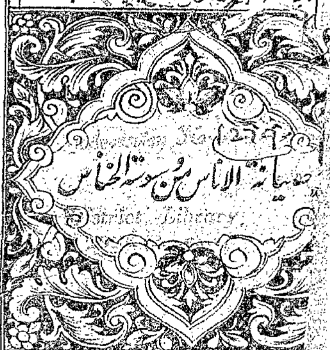
ی حافظ قرآن حاجی حرمین شریفین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ کے
تحسین کمال بی ادبی کی ہی اور وسوسے بہولی بعلیم لوگونکی دلمین ڈالی ہین تو ہم نے
رسالہ بقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اوسکی جواب مین واسطی دفع اونکے
وساوس کے لکہتی ہین اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا
اور ایک مقصد پر جو دفع اوسکی وساوس کا ہی اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگی اور نام اس
رسالہ کا صیانۃ الاناس من وسوسۃ الخناس رکہا اور جو دس وسوسون کا اوسکی اسمین
رد ہی تو دوسرا نام اسکا عشرۂ کاملہ ہے ہو صاحب الانعام



سکونت پذیر ہین بسبب رد مقولات عشرہ

فضل رسول بداونی کے باہتمام
با نیاز احمد فخر المطابع مین طبع ہوکر تحفۂ شائقین کا ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي انزل على عبده الكتب ولم يجعل له عوجا والصلوة والسلام
على سيد المرسلين وامام النبيين محمد صاحب الشفاعة الكبرى وعلى اله
واصحابه الذين هداة الطريق الاسنى اما بعد معلوم ہو جیو کہ بعضی کور باطن دجال
سیرت اور مفسدین شیطان طبیعت کی بیہودہ سرائی اور ہرزہ درائی شروع کی ہی اور عوام
در پئے ہی عوام کالانعام اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کی رسایل نویسی اختیار کر کے انہیں
کو گمراہ کرتے ہیں اور سبب اسکا یہہ ہی کہ ان خفاش منشون کور باطن کو نور ہدایت سے
تکلیف ہوتی ہی اور فسق و فجور کے ظلمت انکے دلوں پر چھا گئی ہے اسلئے نہایت پیچ و تاب کھا کے
دری اطفای نور ہدایت سعی نا مشکور بجا لاتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ومن الناس
من يجادل في الله بغير علم ولا هدى ولا كتب منير ثاني عطفه ليضل عن
الله له في الدنيا خزي ونذيقه يوم القيمة عذاب الحريق اور اس ایہ

انی حافظ قرآنی حاجی حرمین متبع نقیین غازی مجاہد شہید سبیل رحمانی اور اہل اللہ کے
مین کمال بے ادبی کی ہی اور دس وسوسے بیہودے جاہل لوگون کی دلمین ڈالی ہین تو ہم نے یہ
رسالہ بقصد امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اوسکی جواب مین واسطی دفع اون
وساوس کے لکھتی ہین اور اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور ایک تمہید جواب اوسکی تمہید کا
اور ایک مقصد پر جو دفع اوسکی وساوس کا ہی اور ایک خاتمہ پر مرتب کرینگی اور نام اس
رسالہ کا صیانۃ الناس من وسوسۃ الخناس رکہا اور جو دس وسوسون کا اوسکی آسمین
کی ہین تو دوسرا نام اسکا عشرۃ کاملہ بھی ہی مقدمہ حدیث شریف مین آیا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ
سنۃ من یجدد لھا دینھا ترجمہ یعنی بے شک اللہ تعالی اوٹہا کہڑا کریگا سر پر ہر
سو برس کی ایسی شخص کو جو تازہ کریگا واسطی اس امت کی دین اوسکا یعنی جو ہر
صدی مین بسبب دور ہونی زمانہ نبوت کی طرح طرح کے شرک اور بدعت اور گناہ کبیرہ
وغیرہ اور وہم وشک رواج پاتی ہین اس واسطی پروردگار حکیم جل شانہ وعظم برہانہ
اپنی حکمت اور ربوبیت کی واسطی دور کرنی فساد ان خرابیون کی ایک مجدد تازہ
کرنیوالا توحید اور سنت کا اور مٹانیوالا شرک اور بدعت اور مناہی کا قائم کرتا ہی کہ اوسکی
باعث سے دفع اون ظلمات کا ہوتا ہی پہر دوسرے صدی مین شیاطین الجن والانس
ور رہی بدینی اور بے دیانتی شروع ہوتی ہی کہ حاجت دوسرے مجدد کے پڑتی ہی
عادت پاک پر تیرہوین صدی مین اللہ تعالی کی ذات مجمع الحسنات والبرکات
قامع البدعۃ علمای انام پیشوای دینداران اسلام حضرت سید احمد صاحب ادام اللہ
پیدا کیا جب حضرت موصوف سن تمیز کو پہونچی خلق اللہ کے ہدایت پر کہ اللہ تعالی نے
طبیعت کو سعادت ازلی پر مجبول کیا تہا خود بخود متوجہ ہوی جسقدر حضرت کی عمر بڑہتی

لگی ویسی ہی ہدایت دور و دور تک پہونچتی رہی یہان تک کہ بعد مشرف ہونی بیعت پیر و مرشد عمدۃ
المحدثین والمفسرین مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اور ارشاد اور تعلیم اوس جناب
موصوف کے اونکی ہدایت کا نور مثل آفتاب کے بکمال نور اور شور کے بیچ بلاد و قلوب کے
منور ہوا سعیدان ازلی ہر ایک طرف سے رخت سفر کا باندہ کی منزلون سے آکے اشراک اور
بدعات وغیرہ منہیات سے کہ بسبب عادت زمانی کی خوگر ہو رہی تہیا توبہ کرکے راہ سنت توحید و سنت
کی اختیار کرنے لگی اور اکثر ملکون مین خلفا اور بہت کردار جناب موصوف نے سیر زرا کی لاکہون
آدمی راہ راست دین محمدی کے بتاری جنکو سمجہتے تہے اور توفیق الہی سے اونکی دستگیری
کی وہ اوس راہ پر چلی چنانچہ مکہ شریفہ مین شیخ مصطفی امام حنفی مصلی کے اور شیخ
شطا مصری شافعی کہ اب مکہ شریف مین درس فرماتی ہین اور اونکی واسطی مولانا
مرحوم نے کتاب صراط مستقیم کو عربی زبان مین ترجمہ کرکے دیدیے چنانچہ وہ ترجمہ
کتب خانہ مین حضرت امیر الاسلام سلمہ اللہ تعالی و سایر المسلمین بطول بقاۂ کی موجود ہے اور
شیخ محمد علی ہندی مدرس مکہ کی اور حافظ مغربی شیخ احمد بن ادریس کہ رئیس مغرب آکر و زیرین
اور شیخ بخاری مع شرح قسطلانی از بر اور حفظ یاد رکہتے تہی اور عمر بن عبد الرسول جو محدثین
معظمہ مین بہت مشہور تہے اور شیخ بخاری مدرس مدینہ منورہ نے سب بیعت حاصل کرلی تہی اور شیخ محمد
صالح شافعی اور شیخ بقا شافعی نے مکہ متبرکہ مین دعا کروائی اور بہت سے مشایخ طریقت کہ
صدہا ہزارہا آدمی اونسی بیعت رکہتے تہی تجدید بیعت کی کرکی حضرت کی مریدون مین داخل ہوے
اور ہزارہا آدمی جو اطراف و جوانب کی جو زیارت حرمین سی مشرف ہوئی تہی نعمت بیعت سے بہی
سرفراز ہوی اور اسی طرح جدہ اور حدیدہ اور مخہ صدہا زندیقون نے توبہ کرکے بیعت حاصل کی
اور کابل اور قندہار مین بلا واسطہ حضرت سے اور حضرت کی خلیفون کے ہاتہہ سے جیسے بادشاہ کابل کا
اور روساے بخارا اور مظفر آبادی اور یورپ کے ملکون مین مثل ڈہاکا اور بنگالہ اور حاکم بن

آسام اور نیپال مین اسیطرح صدہا اور ہزارہا بلکہ لاکہہا او کروڑہا ایمان دار شرف بیعت حاصل
کرتی گئی سید امیر حمزہ جو برہما کے ملک سے قسم قسم کا سوتا جو وہان پیدا ہوتا ہی کلکتہ میں
لاتی تھے اور بیچکر کلکتہ کے تحفہ مہارانی کی لئی لیجایا کرتی تہی جب حضرت سی سالی
سفر حجکی کلکتہ مین ملاقات ہوی اور اپنی حال مین عجیب تغیر صحبت سی پایا تب بیعت
کی اور خلافت اور اجازت بیعت لی نی کی حاصل کے کتاب صراط المستقیم لکہوائے
اور اپنی ملک کو لیگئی ڈاڑہی سید امیر حمزہ کے ذونا بہہ تہی گرہ لگای رہتی تہے اُس
کاتب الحروف نی روبرو اپنی نپوای تہی اور ہزار ون خلیفہ جابجا مقرر ہوی کہ اونکی
ایک سلسلہ بیعت اور ارشاد و تلقین جاری ہی اور وہ لوگ جو نماز روزہ سی بیزار اور
بہنگ بوزہ کی کاروبار رکہتی تہے شراب اور تاڑہی اونکی بدن کا خمیر ہو رہا تہا بر ملا
بکتی تہی کہ نماز حکم کمپنی کا نہین اور نہ روزہ آئین کونسل کی زکوۃ و حج کا پہر کیا ذکر ہے
سب و روز رشوت و زنا اور بردم آزاری اور سود خواری مین مشغول رہتی تہے اور
مرد و عورت مثل حیوانات بی نکاح باہم ہوتی اور سینکڑون ولد الزنا اونسی پیدا ہوی اور
صدہا پیر و جوان نا مختون مثل نصاریٰ اور مشرکون کے تہی محض حضرت کی تعلیم سے
اپنی سب گناہون سی توبہ کرکے نکاح اور ختنی کروا کی نیک و پاک متقی ہو گئی حضرت
کی ہاتہہ پر دس دس ہزار آدمی ایک ایک بار بیعت کرتی گئی اور بہت بہت ہنود اور نصاریٰ
اور جوگی اور بیعت حضرت کی ارشاد و تلقین سے خالص مسلمان ہو گئی اور بعضی نصاریٰ
اپنی قوم سے اپنی خفیہ ایمان لائے پہر ہزارہا علما نی بعد حصول بیعت اور خلافت کی رہنمای
خلق اللہ کے اختیار کے بعضون نے وعظ و نصیحت و ارشاد و تلقین کو عادت اپنے
ٹہرای اور بعضون نی کتاب اور رسالہ اور ترجمہ آیات قرانی و احادیث صحیحہ کے کہ مسائل
ضروری عبادت اور ہر سب گناہ سی ہی اپنی الگ کے زبان مین بہت لکہ کر کے ہزار ون جہاں کو

قل کل یعمل علی شاکلتہ والکل میسر لما خلق لہ خصوصاً اس زمانہ مین سرگروہ ضالین
ومضلین و پیشوای فرقہ شیاطینیہ جامع رفض و خروج نامقبول عدو اولاد بتول شیخ نجدی
بداونی نامعقول مسمی بفضل رسول مصداق اس مصرع کے مصرع برعکس نہند نام زنگی
کافور کہ اوسنے بعد گذرنے مدت بیس سال کی شہادت سے مولانا و اولانا الفاضل النبیل المولوی
محمد اسمٰعیل محدث دہلوی قدس سرہ کی اور یہہ مولانا ممدوح خلفا و نبین حضرت مجدد مائۃ
ثالث عشر کے افضل اور اکمل تہے بمقتضاے حدیث کی کہ آثار قیامت مین مروی ہے حضرت علی اور
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے ہی ولعن اخر ہذہ الامۃ اولہا لعن و طعن مولانا
موصوف کے جیسے فرقہ اثنا عشریہ نے خلفای ثلثہ پر شروع کیے ہی اور جہلا کو بہکا کر اپنی واسطے
بزرگی پیدا کرتا ہی ہرچند مولوی سراج احمد صاحب نے سراج الایمان اور مولوی محمد بشیر
الدین صاحب اور مولوی قطب شاہ صاحب نے جدا جدا رسالون مین اوسکی سرکوبی کی ہی مگر
اس حرکت سے باز نہین آتا محاسن اور مکارم اوس شہید اکبر کی تمام خلق مین مشہور ہین
حاجت بیان کی نہین صغر سن مین حافظ کلام اللہ کے ہوے پہر عنفوان شباب مین عالم
جامع معقول اور منقول کے ہوے پہر حاجی اور زائر حرمین شریفین کے ہوے پہر مجاہد اور غازی کفار کے ہوے
پہر شہید فی سبیل اللہ مشہور کیے گئے نہ ہے تارک دنیا اختیار کرنیوالے آخرت کی دنیا پہر
کونسی فضیلت مخفی آخرت مین اونسے باقی رہی اور یہہ بداون کا لالا محض بیحیا سگ دنیا افشا
کی گہر کا کتا صرف اپنی بہبود اور رسوخ کے لیے دربار اہل دول مین کہ اکثر کفار اور فجار ہین بعضی
البتہ باوجود ثروت ظاہری کی کچہہ دولت باطنی ایمان کے بہی رکہتی ہین تو وہ اغنیا فساق
کا اونکو کاروبار رشوت خوری اور ظلم اور شراب نوشی اور ناچ رنگ کا رہتا ہی اور اونکو
دین سی نہایت رنج ہوتا ہی تو لقمہ خوار اونکی دسترخوان کے جیسی یہہ بداون کا لالا اونکی ساتہ
اچہی لوگون کی برائی اور عیب چینی کرتے ہین تاکہ وہ اسے خوش ہو کی کچہہ منفعت اور خدمت دیوین

اور

اور یہہ نابیان علماء یہود اپنی شرارت سے ان اغنیا کے عیب کو تاویل کر کے کچہہ
دامن تصوف مین پردہ پوشی کر کے غنا اور مزامیر وغیرہ انکی واسطے حلال کر دیتے
ہین بعضی محرمات کو تاویل مردودسے مکروہات اور مباحات مین شمار کر کے انکو راضی
کر دیتے ہین چنانچہ یہی دجال بدادنی پڑہو دہین جا کر حکیم کاظم علیخان کی پاس کہ نواب کی
سرکار کا بڑا رکن تہا اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بن کر زر خطیر حاصل کیا اور اسیطرح
شرف الدولہ جسکا نام امیر لکہنو کی یا نواب کر مطلب اپنا کہ کہنچنا زر کا تہا عمل مین لایا ہیچ
کئی سو روپیہ لئے یہہ دونو صحف اوسکی زبانی ان لوگون کی جو اوسوقت پڑہتے اور
لکہنو مین موجود تہی معلوم ہوئی والعہدۃ علی الناقلین اور بدانو کی رہنے والون سے سنا
گیا واللہ تعالی اعلم کہ ہمیشہ یہہ اپنی والد کو آزردہ رکہتا تہا یہانتک کہ وہ اس جہان
سے سفر کر گئے اور اس سبب ناخوش گئے غفر اللہ تعالی لہ اور کوئی حافظ خیر الدین نام
نابینا کمال مفلس اوسکی محلے مین رہتے ہین بسبب تنگدستی کے اونہون نے حاکم انگریز کے
پاس عرضی دی کہ میرا مقدور چوکیداری دینے کا نہین صاحب انگریز نے رحم کہا کر معاف
کیا اس ظالم نے اور لوگون کی ہاتہہ سے بہت عرضیان حاکم کی یہان دلوائین کہ خیر
الدین نابینا بہت مقدور رکہتا ہے غرض اوسکی یہہ کہ جو چوکیدار ہر اوسپر رکہا جاوے اور
اوسکو اوسکی ادا کا مقدور نہوگا تو اپنا گہر بیچیگا تو مین مول لے لونگا تو دیکہو یہہ خوب
حق ہمسایہ ادا کیا اور دلالی عملہ ای صدر اکبرآباد کی مشہور ہے کہ اسی سبب قدم لیے کتنا لئے
سے بیکار اور وکلاے صدر کی تباہ ہوکی مقید ہوئی یعنی اکثر عملون نے اوسکی معرفت رشوت
لی تہی مراد آباد کی حاکم انگریز نے بہت تدبیر کے مقدمہ کہلا آخر کو اسی دجال کو بلا کر اپنی
کرسی پر بٹہلا کر دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اور کہا تم ہمکو ٹہیک کا درست کی امر مقدمہ سے ہمکو
اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنے سب عملون کی [illegible] توڑ ڈالے کی ظاہر کی [illegible] قدم

تا مبارک سہو شکر حیدر یار دو برادر دو دو اب غور کیا چاہی کہ یہہ شیطان اپنی واسطے مکر سبکو رشوت
دلواکی پہر آپہی اوس رشوت کو ظاہر کرکے سب سی بری ہو گیا مطابق اس آیۃ کریمہ کے کمثل
الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منک انی اخاف
اللہ رب العالمین اور اسنی جب اون سبکو تباہ کیا کم کوی اسکی طرف اپنی عزت کے
ڈرسی رجوع کرتا تہا ناچار مصرع تجہ جون پری شود دیشہ گیہد دالی اس عقرب سیرت نے
شہر شاہجہان آباد مین جاکر پہر اوس شغل کو یعنی شیوۂ رفض لعن وطعن بزرگان دین کا
خلاف مضمون کلاتاکی وہمی تکلم الانجاب وہان کی امیرون کی دربار کا تحفہ ٹہیرایا
بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین پہنسایا غالب ہے مفتی صدر الدین صاحب
کی خدمت مین اوسنی اپنی یہہ وسوسی پہنچی ہونگی لیکن وہ تو بڑی عاقل ہین اسکو اونکی سالاگی
کی بہی نسبت ہو ایسی کلام سے تو وہ کبہو نکر اسکی فریب مین آتی اور اوسکی وساوس پر کیونکر
مہر کرتی یہہ مہرون والی لوگ اگر شرع کی مسئلہ سی واقف ہوتی تو اسکی فریب مین نہ آتی
بشرع مقدس مین تو یون ہی کہ فتوی مجتہد فاسق کا واجب التوقف ہی عمل اسپر بے تحقیق
جائز نہین چنانچہ بزدوی وغیرہ مین صریح مذکور ہی اور دلیل یہہ آیت ہی ان جاءکم فاسق
بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوما بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین جب قول
مجتہد کا یہہ حال ہو تو ایسا رافضی طالب بلکہ گنا دنیا کا جاہل اور منکر نصوص قطعی قران مجید
کا کہ جسکی محققین علما معتبرین نی حکم کفر کا دیا ہی جیسکہ جہی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہوگا
انشاء اللہ تعالی تو اوسکی قول کا کیونکر اعتبار ہو پہر قول اوسکا جو ایسی مشہوا ہی ین ہی
لعن وطعن مین ہو سچ ہی کہ شیطان بڑا دشمن ہے اوسکی دشمنی ہمکو ہمارا رب بتاچکا ہے اپنی پہر
پہر بہی بعضی لوگ نہین سمجہتی حق تعالی فرماتا ہی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا انما یدعوا حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر اب اوسکی مکر کے مونہہ سی پردا

اور کہا کر سبھی مومنون کو سمجھایا جاتا ہی جو وہابی لوگون کی نزدیک منفور ہین تو اسطی وہابی
مذکورین کو اس شیطان نی وہابی اول ٹہیرایا تہا کہ لوگ اونسی نفرت کرین اور انکا کلام حق
ہی عند اللہ اور عند الرسول صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف کان نہ دہرین اب اوسکی مکر کی دفع
کی لئی اوسکو کہا جاتا ہی کہ ای بی انصاف تو نی تو وہابیون کا نام ہی سنا ہی اور حرمین شریفین اور
سارے عرب مین وہ لوگ وہابی خود موجود تہی وہان کی لوگ جیسی وہابیون کے اقوال اور افعال
سی واقف تہی اور ہین تو اوسکا عشر عشیر بہی نہین جانتا اگر حضرت سید احمد صاحب
اور مولوی اسمعیل صاحب اور دوسرے ہمراہیون مین کچہہ بہی وہابیون کے خلاف شرع
محمدیہ کے ہوتی تو ایسی اکابر اور مقتدای حرمین شریفین کے اور اور بزرگ عرب کے اوسکی
بیعت کیون کرتی اور خلافت اور اجازت کیون لیتی اور صراط مستقیم کیون عربی مین ترجمہ
کرا کی لیتی ای شیطان تیری حقیقت یہی ذکر حکم لا حول کا رکہتا ہی جو کہ عباد مخلصین اللہ تعالے
کی ہین تیرا غلبہ اونپر نہوگا ان عبادی لیس لک علیہم سلطان اور جو تیری اتباع ہین
اونکی بیان وخامت عاقبت مین بدلالۃ النص یہہ آیہ کریمہ بس ہے واستفزز من استطعت
منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال
والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطن الا غرورا **تمہید** اب ہم چاہتی
ہین کہ شروع کرین دفع دسوت وسوسون کا اس خناس کے پر جیسی اسنی پہلی وسوسون وسوسونکے
ایک جال شیطانی بطور تمہید وساوس کے پہیلایا ہی اور وساوس کو بجای دانی کی اس جال
مین ڈالا ہی کہ بہولی لوگ اس جال مین پہنس کے اپنا ایمان خطر زوال مین ڈالین تو ہم بہی
مطابق طابق النعل بالنعل کے پہلی دفع اوس وسوسون وسوسونکی تعوذ کر کی اور لا حول پڑہہ
کی اوس دام شیطانی کو اوٹہا دیت اور اوسکی مضمون کو حرف بحرف دفع کر دین تو کہتی
ہین ہم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعوذ باللہ من الشیطن

الرجيم ايسيهو جيسي مسلمانون **قول موسوس کا** مانا جاهي که هندوستان مين فتنه
نجديه کا جو وهابيه کهلاتي هين مولوي اسمعيل کے ذات سي پهيلا اور بهت لوک بسبب ناواقفي
کي ظاهر حال سي دهوکا کها کر اس بلا مين مبتلا هوگئي تهي علماء اهل سنت اور جماعت کے کوشش
سي اور يهي بسبب آ جاتي تحريرون اور فتوون کي عرب سي که چار مذهبون کي قاضي مفتي
عالمون ني بالاجماع نجديه کي رد و ابطال مين لکهي تهي حال اس نجديه کي گمراهي کا و مخالفت
مذهب اهل سنت اور جماعت سي خوب ظاهر هوگيا **جواب اسکا يهه هي** موسوس کذاب
بهت چهوٹا هي غور کرو که لاکهون آدمي که دعوي اسلام کا رکهتي تهي هنود کے ميلون مين شريک
هوکر بتون کو جيسي چيچک وغيره پوجا کرتے تهي اور دوسري اعتقاد اور اقوال اور افعال
کفر اور شرک کي تو کيا ذکر هي نه شرک اصغر فقط بلکه شرک اکبر هي اور شراب نوشي
اور زناکاري اور رشوت جواري اور رياح اور زنک اور مثل انکي بهت سي کبائر جو کرتے تهي
اس خناس کے اعداد کي وعظ اور نصيحت اور صحبت سي وه سب پاک هوگئي جيسي پهلي
مقدمه مين معلوم هوچکا يهه بات تو همارے لاکهون کو مشاهده تها اور دوسرون کو تواتر
سي معلوم هوا تها اور بهت کافر مسلمان هوے اور رافضي سني اور صدها علماء اهل سنت
جو اس رافضي خناس کو اونکي شاگردي کي بهي نسبت نهين هوسکتي کيا هندوستان اور
کيا ملک خراسان اور بلکه وه بهي اور عرب وغيره مين اپني احوال کو نهايت دين کے
طرف متوجه کيا اس طريق سي جسکو يهه خناس برا کهتا هي داخل هوے انکار اسکا مثل
انکار براهمه اور سمنه کي تواتر کا هي تو اسکو يهه خناس دهوکا کهتا هي بلکه يهي خناس
اب لوکون کو دهوکا ديتا هي اور اسکو فتنه نجديه او رد وهابيه کا کهنا صحيح هي کيون نهو
ابليس اور اوسکي اتباع کي تو گردن ٹوٹ گئي وه کيون نه اسکو فتنه کهين کي اس خناس
کي اور هدايت اور ارشاد اتباع سنت اور ترک اشراک اور کفر اور کبائر سي ابوابائي

مثل چمگادڑ اور چہچہوندر کے ظلمت کفر اور گمراہی ہی اسکی راحت ہی تو کیون نہین ایسے
طرح سی کہیگا اور یہہ جو کہا کہ علماے اہل سنت کے کوشش سی اور فتوون سی عرب کی چارون
مذہبون کی علما سی بالاجماع اسمٰعیلیہ کے گمراہی ہے اور حال مخالفت کا مذہب حق اہل سنت
اور جماعت سی خوب ظاہر ہوگیا جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ فتوی دیکھی سے دریافت ہون گے
کہ کس طرح سی ہین پہر اگر صحیح بہی ہون تو ہمکو اونسی کیا کام وہ نجدیہ کی رد مین پڑے
ہون مولانا شہید کا تو کلام موافق ملت حنیفیہ سمحہ سہلہ بیضا کی ہے کہ حضرت
خاتم النبیین نے اوسکو لیکر ہمکو پہنچای ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور یہہ بات
مثل آفتاب کی اونکو جو اس ملت حقہ سے ازروی علم اپنے کے واقف ہین روشن
ہی اس گمراہ کی گمراہی کہنی سے کیا ہوتا ہی اور یہہ جو اوسنی کہا کہ مخالف ہی مذہب حق
اور اہل سنت اور جماعت کے سو یہہ جہوٹا ہی بفضل الٰہی ایہی معلوم ہوتا ہی کہ وہ عین
مذہب اہل حق اور اہل سنت اور جماعت کا ہی اصل بات تو یہہ ہی یہہ کیون نہ اولیا اور
مخالف حق کے سمجہی کا مطابق من عادی لی ولیا فلیبارزنی للحرب جو اولیا اللہ سے
اوسنی عداوت بگرے اور بی ادبی شروع کی تو شراب قہر الٰہی اوسکی نصیب ہوے
اوسکو بی گرمستا و خراب ہوا سب حواس اوسکی مبدل ہوے عکس بینی حق و باطل مین
اسکی قسمت مین ہوے ایسون کی شان مین عارف رومی فرماتی ہین **ابیات** از شراب
قہر چون مستی دہی * نیست ہا را صورت ہستی دہی * چیست مستی بند چشم از دید چشم * تا نماید
سنگ گوہر پشم پشم * چیست مستی حسہا مبدل شدن * چوب گز اندر نظر صندل شدن
اسکی مستی اور خراب ہونی پر شراب قہر الٰہی سے یہہ دوسرا قول اسکا دلیل ہے
کہ کتاب تقویت الایمان گویا وہی کتاب التوحید النجد اسمٰعیل کو غیب دانی کا ابتی لئی
ہی ایہی معلوم ہوگا اور یہیہ بدمست شراب قہر الٰہی کا علم غیب خاصہ حضرت عالم الغیوب

کا نہین جانتا چنانچہ دوسپارہ مین معلوم ہوگا تو پہر یہہ مستی اور خرابی شراب قہر الہی سے
نہین ہی تو کیا ہی اب اس گمراہ کی گمراہی اور جہالت اوسیکی اقرار سے اسی کلام مین خوب
ظاہر ہوگئی کہ یہہ جاہل اجماع سیکے معنی نہین سمجہتا اجماع جو حجت شرعی ہی وہ عبارت
ہی اتفاق سی سب مجتہدون کی جو ایک عصر مین ہون جیسی کتب اصول مین مذکور
ہی اور اجتہاد تو ایک مدت سی موقوف ہوگیا ہی تو اب اجماع شرعی کہ مثبت حکم شرعی
کو ہو وہ کیونکر ہو دی اور اگر اجماع غیر مجتہدون کا مراد ہی تو اول تو یہہ حجت شرعی
نہین دوسرے یہہ کہ لادی دکہادی کیونکر تمام علماء امت کا اسپر اجماع ہی تو یہہ
محض کذاب مفتری ہی حاصل یہہ ہی کہ اجماع قول سیکے وسوسہ و انا منقول ہی **قول
موسوس کا** تقویۃ الایمان مولوی اسمعیل کی گویا وہی کتاب التوحید محمد بن عبد
الوہاب نجدی کی ہی اوس کتاب کی روسی مولوی اسمعیل کے استادون سے لیکر صحابہ تک
کری کفر اور شرک سی نہین بچا حرام اور مکروہ کا کیا ذکر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہہ قول اسکا باطل اور جہوٹا ہی کیونکہ اسمین تو کئی باتین نامعقول جہوٹی ہین ایک یہہ کہ
اسنی اسمین دعوی علم غیب کا اپنی لئی کیا یہہ جو کہا کہ اوس کتاب کے روسی مولوی اسمعیل
کی استادون سی لیکر صحابہ تک کوی کفر اور شرک سے نہین بچا تو جب تک سب مضمون
کتاب مذکور کا اور حال سب لوگون کا جو اس مسافت مین کہ اوسنی ذکر کی واقع ہین اور لا تعد
ولا تحصی ہوگئی ہین معلوم نہو تو کیونکر تطبیق ساوکی حال کی اس کتاب مذکور پر دیکہا دی اور یہہ
حکم کیا جاوے لاستباع الحکم من حیث اجزاء ما فیہ الحکم اور نیز یہہ کہ وہ
لوگ بعضی اونمین ایسی اولیاء اللہ گذری ہین کہ خطرہ ما سوا اللہ کا بہی اونکی دلمین نہین گذرتا تہا
جیسےکہ اون کتابون کی دیکہنے سی جو احوال اولیاء اللہ مین ہین معلوم ہوتا ہی تو اون لوگون
پر کیونکر اسنی حکم کفر اور شرک کا اس کتاب مذکور کے روسی تجویز کیا اور وہ لوگ

اس سی پہلی غایب تہی تو علم اونکا اور اونکی احوال کا اسکو کیونکر حاصل ہوا یہہ علم تو سوای
علام الغیوب عزوجل کے کسیکو نہین قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا
اللہ نص قطعی ہی اور یہہ خناس اس نص قطعی کا منکر ہی جیسکہ اسکا انکار اور حکم اوسکی منکر
کا وسوسہ کے دفع مین بہی بیان ہوگا ان شاء اللہ تعالی اور اس نے یہہ حکم کردیا تو اس سے لازم
آیا اسکا یہہ دعوی کہ مجکو ان سب کا علم ہی اصلی معنی یہہ حکم کیا دوسرے یہہ بات ہی کہ اسنی اپنا
اپنی رفض ناپاک بر برہمین عمل کیا اور تبرا صحابہ کی حق مین کرگیا اگر اسکو گالی دینی منظور تہے
تو اسیقدر بس تہا کہ کہتا مولوی اسمٰعیل اور اوسکی اوستاد ایسی تہے صحابہ کا کیا ذکر کرنا تہا
اگر اسکو تبرا مقصود نہ تہا غایۃ معنیا کی حکم مین بنابر اختلاف مذاہب کے تو فی الجملہ داخل
ہوتی ہی اور موافق مذہب تحقیق کی بہی اسطور سی کہ معنی کلام کے یون ہون کہ مولوی
اسمٰعیل کے استادون سے لیکر یعنی مافوق صحابہ تک تو یہان غایۃ واسطی اسقاط ما ورا
ہوی تو موافق مذہب تحقیق کے ایسی غایۃ معنیا کی حکم مین داخل ہوتی ہی جیسی مرافق اور
کعبین غسل ایدی اور ارجل مین تیسرے یہہ بات کہ یہان اپنی مجتہدون کو بہی اسمین داخل
رکہا مثل حلّی اور طوسی اور شیطان الطاق وغیرہ کے تقیہ کے ردسی لیکن اونکی حق مین
ضرر نہین سمجہا کیونکہ اسکا تو مذہب یہہ ہی کہ کوی سیئہ محبت اہل بیت کی ساتہہ مضر نہین جیسکہ
کوی حسنہ محبت صحابہ کے ساتہہ مفید نہین تو وہ جو تقاتسی اسکا رفض منا تہا اوس دوسرے
بات سی ثابت ہوا **قول موسوسکا** وہ امور کہ شارع نے جن پر ترغیب اور تحریص کے
اور اجر فرمائی اور کتب دینیہ مین مستحبات لکہی ہین سبکو کفر اور شرک مین داخل کردیا۔
جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ موسوس اول تو فاسق اور رافضی دوسرے منکر نص قطعی
قل لا یعلم الآیۃ کا جیسی آگی اویگا تیسرے مدعی علم غیب کا اپنی حق مین جیسی مذکور ہوا تو اسکی
خبر کیونکر مانی جاوی ان جاءکم فاسق بنبا فتبینوا الآیۃ المراد اس کتاب کو دیکہا جاوے تو صحیح

جہوٹ اسکا معلوم ہو دے پہر بہی ہمکو اُس کتاب سے کیا علاقہ ہمارے مذہب مین نہین ہماری
امام کی نہین پر اتنا ہم کہتے ہین کہ یہہ قول اسکا سبکو کفر اور شرک مین داخل کر دیا یہہ تو عقل
صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اسمین کذاب جہوٹا ہے جیسے اور اپنی بات مین اگر مدعی علم کا ملکہ
ایمان کا ہے تو وہ سب ہمکو لکہہ بہیج دے ہم اوسکے سوا بہت مستحبات اور موجبات اجر اور ثواب اور
ترغیب اور تحریص شارع کی نکال دینگے کہ اوسنے اونکو کفر اور شرک نہ لکہا ہوگا بس سارا اُس
اسکا اسے پر فیصلہ ہے اگر ہم سوا اور ثابت نکر سکین تو یہہ سچا ہم اسکے کلام کو رد نکرینگے تسلیم
کرینگے اور اگر ہمنے ثابت کر دے تو یہہ تائب ہو جاوے پہر دین مین رخنہ اندازی اور خناسی نکرے
بس یہی فیصلہ ہے مستحبات صوم و صلوٰۃ اور حج و زکوٰۃ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور صدقات
اور سوا اسکے بہت مستحبات ہین سبکو اوسنے کفر اور شرک ہرگز نہ لکہا ہوگا اور اگر لکہا ہے
تو ہمکو بتا دے البتہ بہتی جگہہ یہہ کہا کہ بعض امور کو اونمین سے کفر اور شرک مین داخل
کر دیا تو یہہ احتمال ہے پر اس صورت مین دیکہا جاوے کہ وہ سب مین مخطی ہے یا مصیب یا بعض
مین مخطی ہے بعض مین مصیب **قول موسوس کا** جب یہہ سب حال ظاہر ہو گیا اور عام
اور خاص مطلع ہو گئے جنکو کچہہ بہی عقل اور دین سے بہرہ تہا اونکو ہدایت ہو گئی اور راہ راست
پر آگئے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ قول اور اسکے جواب ہے اپنی تفاخر اور اپنے
اتباع کے مدح اور جنہون نے بالتہ کتاب اور سنت کے اعتصام کیا ہے اونکے ہتک
شان مین ذکر کیا تو اسکا جواب ان آیات کریمہ سے مستنبط ہر مومن عاقل صاحب علم
کر لیگا ویوم یعض الظالم علی یدیه یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول
سبیلا یاویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن
الذکر بعد اذ جاءنی وکان الشیطٰن للانسان خذولا اگرچہ
یہہ آیات عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف کے حق مین نازل ہین پر من حیث اللفظ

والاشارع عام مین شامل ہین ہر مضل اور ضال کو کذا فی التفاسیر تو یہان مضل کو
تو شیطان اور وہ جو اس مضل کے کہنی سے ضلالت مین پڑگیا اوسکو انسان ظلم
فرمایا **قول موسوسکا** مگر وہ جو جہل مرکب مین گرفتار اور ربار کو نار پر مقدم سمجھی
اوہنون نے اظہار تو یہ ابی تک نہین کیا ہی اگرچہ صاف صاف اوس طریق پر ہونیکا
بہی علی العموم اقرار نہین کرتے کبہو کچہہ نہین کبہی کچہہ کہنی لگتی ہین **جواب**
اسکا یہہ ہی متمسک ساتہہ کتاب اور سنت کے کئی فریق ہین ایک عباد اللہ المخلصین
اونپر شیطان کا تسلط نہین ہی نہوکا ان عبادی لیس لک علیہم بسلطان
حق تعالی فرماتا ہی وہ تو اس خناس کا موہنہ توڑتی ہین اور دوسرے فریق پہر تفاوت
مراتب پر ہین بعضون نی شیطان کا کہا مان لیا بعضون کے دلمین تردد آگیا کبہی
کچہہ کبہی کچہہ کہتی ہونگی پر یہہ خناس جو علم معتقدین بالکتاب اور سنت کو جہل مرکب کہتا
ہی تو یہہ وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر آلہی کا ہی کہ غلط بینی اور عکس فہمی اسکی نصیب
ہی **قول موسوسکا** اور آخر کلام اکثر اسمعیلیہ کا اہل علم کے مجامع اور مجالس مین یہہ
ہی کہ مولوی اسمعیل کے کلام مین افراط اور تفریط اور سواد اعظم کے مخالف ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ معتقدین کتاب اور سنت کی جو محقق ہین اور مولوی اسمعیل
بہی ایسے ہی وہ محمدی ہین اونکا نام یہہ خناس اسمعیلیہ رکھتا ہی جہوٹا ہی اونکا کلام
یہہ ہی اول اور آخر کلام مولوی اسمعیل علیہ الرحمہ کا اقتصاد اور اعتدال سے
افراط اور تفریط مین اور موافق ہے سواد اعظم کے جو اہل سنت اور جماعت ہین جیسا کہ
دفع وساوس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہہ کلام کہ اس خناس نے
نقل کیا ہی دوسرے فریق کے ایک صنف ہوگی اونکا یہہ کلام ہوگا **قول وسوسکا**
مگر یہہ اختلاف ایسا ہی جیسا کہ مسایل فقہ مین باہم علما کی ہوتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**

اوریہہ قائلین قاصرین فہم کلام مولوی اسمٰعیل علیہ الرحمہ سے کلام اوسکا علیہ الرحمہ ایسا ہے
جیسا کلام مجتہد مصیب کا اور اوسکی مقابل کلام ایسا ہے جیسا کلام مجتہد مخطی کا یا
اس مخطی کا **قول موسوسکا** یہہ کلام ہی سفاہت اور ابلہ فریبی ہے **جواب اسکا**
یہہ ہی کہ یہہ وہی اثر مستی شراب قہر آلہی کا ہی جیسی کفار شراب قہر آلہی سے مست ہوکر
کہتی تہی انؤمن کما امن السفہاء حق تعالی اوسکی جواب مین فرماتا ہی الا انہم ہم
السفہاء ولکن لا یعلمون **قول موسوسکا** مولوی اسمٰعیل کا اختلاف بدتر ہی معتزلہ
اور ظاہریہ در افضی وخارجی کی اختلاف سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ وہی اثر
ہی کہ شراب قہر آلہی اس خناس سینے پی ہی اور ہذیان کرتا ہے جیسیکہ دفع
وساوس اس خناس مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالے **قول موسوسکا** کچہہ
باتین ان بدمذہبون سکے لی ہین اونکی کچہہ اپنا خبط ملایا ہی عقاید سبکے چارون بابون مین یعنی
الہیات ونبوت وامامت ومعاد مین مولوی اسمٰعیل کو مخالفت ہی مذہب اہل
سنت وجماعت سے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ فہم کلام کے لئی حالت صحو اور
ہوش سکے چاہیی یہہ خناس تو شراب قہر آلہی سے بدمست اور خراب ہے یہہ کیونکر
کلام عالم ربانی کا سمجہیگا چارون باب مین اور سب جگہہ کلام اوس عالم ربانی کا موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی سبکی یا سواد اعظم اور محققین کے جیسیکہ دسون
وسوسون کی دفع مین معلوم ہوگا انشاء اللہ تعالی **قول موسوسکا** وہ جو آیات
حدیث بی محل لی آتی ہین اور صرف اس قدر سے اوسکی بدمذہبی نہین جاتی کیونکہ
بیان معنی مین غلطی کرتی ہین اور مخالف تفسیر صحیح سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ اور تابعین سے اور برخلاف شرح حدیث کے کہ جمہور ائمہ مسلمین سے
مروی ہو اپنی رای فاسد سے نئی معنی بتاتی ہین اور نظم ومعنی یکہ آسمین اور

اوسکی ترتیب و احکام وغیرہ امور ضروریہ ہیں کہ احکام شرع کے معرفت اونپر
موقوف ہی ناواقف ہیں یا دیدہ و دانستہ اغوای نفس و شیطان سے اوسکی رعایت
نہین کرتے یہی اوسکی گمراہی ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ موسوس اول
سطحی اور دوسرے بیدین اسکو محل اور غیر محل کے پہچان کہان عالم ربانی
رحمہ اللہ علیہ جامع علوم عقلی اور نقلی نے جو معنی قران کے بیان کئی ہین وہ صحیح
ہین موافق تفسیر صحیح کے جو منقول سلف اور خلف سی ہی اور اسی طرح سی
احادیث جو اپنی محل پر ذکر فرمای ہین موافق شرح حدیث کی جو محققین آیمہ سلمین
سی مروی ہی اور جہان تفسیر منقول اور شرح حدیث مروی نہین وہان موافق
قواعد عربیہ اور اصول حدیث اور اصول فقہ کے اور جو مسموع عنعنہ مسلسل سے
ہی مفسرین اور محدثین سی اسکو غلط اور مخالف تفسیر اور شرح حدیث مذکورہ کے
اور خلاف اصول عربیہ اور اصول فقہ اور حدیث کی اور لی معنی اپنی طرف سے
سمجھنا وہی اثر مستی اور خرابی شراب قہر الہی کا ہی اگر بدمست اس شراب سے
نہ تہا تو کیون نہین دو چار مثالین ذکر کین پہر اوسکا اگر کوئی عالم جواب نہ دی سکتا تو اوسکے
بعد یہہ ہذیان کیا ہوتا **قول موسوس** کا مذہب حق وہ ہی کہ سواد اعظم امت نے باجتماع
و مراعات جملہ شرائط فہم کتاب و سنت و تحقیق ناسخ و منسوخ و راجح و مرجوح و دفع
تعارض اور تطبیق مختلفات وغیرہ ہر ایک امر ضروری کے ایک امر منقح اور مدلل بدلائل
شرعیہ ٹہیرا دیا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اقوال عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایسی
ہین جو امور مذہب حق کو درکار ہین وہ مرعی رکہی گئی ہین اور اعمال اور اخلاق اور عقاید آپ
موسوس کے اکثر مخالف ہین ان امور کے تحقیق کے لئی ضرور ہین چنانچہ بعضی تو مذکور
مقدمہ میں ہو چکی اور بعضی دفع وساوس میں اوسکی مذکور ہونگی اور کچہہ اوسکی

پہلی انشاء اللہ تعالی اور دوسرے اسمین یہہ کلام ہے کہ جو معنی اسنی مذہب حق کے لکھے
ہین اکثر اور بیشتر تو ایسی ہی ہی مگر بعض وقت مین بنابر مصلحت شرعی اور دینی کے کبھی
برخلاف اوسکی مذہب حق اور مدلل ہو جاتا ہی جیسی تحلیف مشہود کہ چارون مذہبون کے
مجتہدون نے اپنی بقدر وسع اور مقدور کے مراعات شرائط حقیت کے کرکے اس
تحلیف کو ناروا ٹہیرا دیا تہا یہان تک کہ کتب فقہہ مین لکھا ہی کہ اگر امیر اپنی قضات
کو شہود کے تحلیف کا حکم کرے تو وہ قضات امیر سے کہین کہ تو ہمکو ایسی بات کا
حکم مکر کہ اگر ہم تیری بات مانین تو حضرت رب العزت کا عزوجل عصیان لازم آوے اور
اگر نہ مانین تو تیرا عصیان اور اتباع چارون مذہبون کے وہی سواد اعظم اہل سنت
کا ہی ان اتباع کے سوا اور اہل سنت بہت کم ہین ! وجود اسکی تحلیف مشہود کے
ایک مدت سی جمیع اعصار اور امصار مین مروج اور جاری ہی بحر الرائق اور بہت
معتبر کتابون مین فقہ حنفی کے اس مسئلہ کو معمول بہا اور مدلل لکھا ہی اور کہا ہے
کہ جو تزکیہ شہود واجب ہے اور اس زمانی مین متعسر بلکہ متعذر ہو گیا کیونکہ مزکی کا ملنا
ہونا تو ضرور ہے اور عدالت ہے اس زمانے مین حکم کبریت احمر اور اکسیر اعظم
کا پیدا کیا ہی زمانی مین حضرت امام اعظم کے جہان وہ رہتے وہان سات آدمی لائق
شہادت کے نکلتے تہے تو اب اس تحلیف مشہود کو قائم مقام تزکیہ کے ٹہیرایا ہی اور
یہہ مذہب ابن ابی لیلی کا ہی تو دیکھو یہان مخالفت سواد اعظم کے ہی اور یہی حق
اور مروج ہے نہین تو لازم آتی ہے تفسیق سب علماء امصار اور اون اعصار کی اگر
خوف تطویل نہوتا تو سب عبارتین کتابون سے نقل کیے جاتی اگر کسی ما بہ سی شکر ہو تو
ہم اوسکو اوسیوقت نقل کر دینگی **قول موسوس کا** اور اس طریق سے ایک
عقیدہ یہہ ہے جو مخالف ہوا وہ خارج ہوا اہل سنت سے کی معتزلہ ہوا کوئی رافضی

کوی خارجی کوئی سند ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ وسوسہ تو یہی ہی یہہ سب
اقوال اوسکی طوطی کے طرح سے اوسکی زبان پر ہین اونکی معنی وہ ہرگز نہین
سمجھتا ہی جو خود بعضی عقاید اوسکی مخالف سواد اعظم اہل سنت کی ہین اور
بعضی نص قطعی کے کہ جس سے ارتداد لازم آتا ہی جیسی دفع وساوس مین معلوم ہوگا
انشاء اللہ تعالی تو پہر یہہ کس طرح اس کلام کو اپنی زبان پر لاتا ہی سمجھتا اسی لیے
یہہ کہتا ہی آخر مداوت کا للا ہی اس سی کیا تعجب ہے اب سنو کہ اس کلام مین کیا
مخبط ہو گیا رکب متن عمیا او خبط خبط عشوا یہہ وبال ہی عداوت اہل اللہ کا بیان
اسکا یہہ ہی کہ فرض کیا ہمنی ایک شخص کو ایک مسئلی مین مخالف اور سو مسئلون مین مثلا
موافق ہے ایک فرقی سے اور دوسرے فرقے سی سو مسئلون مین مخالف اور
ایک مسئلہ مین موافق اس شخص کو دوسرے فرقے سے شمار کرنا اور اول
سی نہ گننا مخالف ہے عقل اور نقل کی اسلئی کہ اقل کو اکثر کے تابع کر کے اکثر پر کل
کا حکم کرتے ہین عقلیات مین اور نقلیات مین اور یہہ نہین کہ اکثر کو اقل کے تابع
کر کے اقل کو کل کا حکم دیا جاوے اسکو تو عقل اور نقل دونو ہٹکار دیتی ہین اور
یہہ خناس اکثر کو اقل کے تابع کرتا ہی اور ایسا علماؤن مین بہادر اور رستم وقت
ہی کہ اکیلا عقل اور نقل دونون سی لڑتا ہی کیون کہ شخص مذکور کو پہلی فرقی سے
کہ سو مین موافق اور ایک مین مخالف نکالتا ہی اور دوسرے فرقی مین کہ سو مین
مخالف اور ایک مین موافق داخل کرتا ہی تو دیکھو یہان اقل کو اکثر کو تابع کیا اب حکم
عقل کا سنو استقرا کہ جو مفید ظن ہی اوسمین تتبع اکثر کا کر کے اقل کو اکثر کے تابع
ٹھیرا کر کلی کے سب افراد پر ظنی حکم کرتے ہین تو دیکھو یہان اقل کو اکثر کے تابع کیا نہ
عکس اور ایسی ہے نجوم مین دقایق اور ثوانی اور ثوالث دیلم جراکی حساب مین جو کسور

نصف سے کم ہون تو اونکو چھوڑ دیتی ہین اور جو اکثر ہون نصف سی تو انکو اولیٰ
یا ثانیہ یا ثالثہ وہلم جرا اعتبار کرتے ہین اور یہی شاہدین ہین پر دو شاہد عقلی کے حکم کیے
لئے بس ہین اور نقل مین تو مشہود بل نہایت ہین پر دو پر ایک عبادات اور ایک
معاملات سے اکتفا کرتے ہین باب القران مین لکہتے ہین فان وقف القارن
بعرفة قبل اکثر طواف العمرة بطلت عمرته فلو اتی باربعة
اشواط ثم سبطل اور بیع الصرف کا مسئلہ ہی جو فضہ مین مس ملا ہو اگر فضہ اکثر
ہی تو سبکا حکم نقرہ کا ہی فضہ خالص جیدہ سے جو اوسکی بیع کرین تو فضل ربوا اور حرام
ہوگا جیسے ہم خالص کے خالص سے اور مس غالب ہو تو سبکا حکم مس کا ہی اوسمین فضل جائز ہی جیسے ہم کہا
فضہ خالص کی شرطین یہہ ہی کہ اکثر کو اقل کی تابع کرتی ہین ترجیح راجح کی ہی اور ترجیح بلا مرجح جائز نہی تو
ترجیح مرجوح کیونکر جائز ہوسکے اور اسکو لڑکے بہی جو سکندر نامہ پڑہتی ہون جانتی ہین کہ
سہ یکی بر صد آید نہ صد بر یکی دوسرے ضبط اسکا یہہ ہے کہ حدیث ستفرق امتی کی جو
ترمذی مین ہی اس سے تو تہتر فرقے اس امت کی ہونی تہے ہو چکی پہلی ان لوگون سے
جنکو یہہ شیخ سجدہ سے بخدیہ کہتا ہی جیسا کہ کتب کلامیہ مین مفصل مذکور ہین پہر اگر یہہ لوگ
ایک نیا فرقہ ہو جسکا نام اسنی بخدیہ رکہا تو العیاذ باللہ حدیث مذکور کی تکذیب لازم آئی
اب حکم اس شخص کا عقل اور نقل کی طرف سی یہہ ہے کہ اوسکو اوسی فرقے مین شمار
کیا جاوے جسکی ساتہ سو مسئلون مین موافق ہی کما فی مسئلہ تحلیف الشہود اور اس
ایک مسئلہ مین جو مخالف ہی اگر مصیب یا مجتہد مخطی ولو علی التجزی الاجتہاد و ہو الحق تو
ممدوح اور شاباش ہے نہین تو مذموم اور ایک کلام اسمین یہہ ہے کہ جو پہلی صدی کی آخر سے
لیکر فتنہ اعتزال کا شروع ہوا اور عقائد معتزلہ کے مدون اور موسس ہوئے یہان تک کہ
ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اوستاد جبائی پر تین بہائیون کا اعتراض کرکے

اونہا

اوسکو ملزم کیا کہ دو بالغ مرے ایک مطیع ایک عاصی اور ایک صغیر تو انکا کیا حال
ہوگا اوسنے جواب دیا آخر کو ملزم ہوا تو ابو الحسن اشعری نے مختلفات مین تطبیق
اور تعارض کا دفع اور راجح اور مرجوح اور ناسخ اور منسوخ کی تحقیق کرکے اونکی
شبہون کا اور دلیلون کا جواب دیدیا اور ایک امر منقح اور مدلل بدلایل شرعیہ
ٹہیرادیا پہر ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے اوس سب امر منقح اور مدلل مین غور
کی تو اکثر کو بحال رکہا مگر بعض جگہہ خلاف اشعری کا کیا جیسے تحقیق معنی کسب مین اور
اثبات ایک صفت تکوین آٹہوین اور اسپر اتفاق کرکے کہ صدور قبایح کا حق تعالے
سے ممتنع ہے لیکن منصور یہہ ہی یا نہین اشعری کا ثانی قول ہے اور ماتریدیہ
کا پہلا اور حسن اور قبح کا عقلی ہونا ماتریدی اور صوفیہ کے نزدیک جیسے معتزلہ کہتے
ہین اور اشعریہ شرعی کہتے ہین اور صفات کا زاید ہونا ذات پاک پر لاعین ولاغیر
یہہ قول دونون کا ہی رحمۃ اللہ علیہما اسمین صوفیہ کرام مخالف دونون سے عینیہ صفات
کے قایل ہین جیسے معتزلہ اور حکما اور یہہ مسایل ہین جنمین خلاف ہے ماتریدی کا اشعری
سے تو ہم اس موسوس کو کہتے ہین کہ صوفیہ کرام اور حضرت ماتریدی نے عقلی ہونے
مین حسن اور قبح کے حضرت اشعری سے اور حضرت صوفیہ کرام قدس اسرارہم
دونون نے عینیہ صفات مین خلاف کیا بعد ٹہیر جانے ایک امر منقح اور مدلل کے اور
موافقت کی معتزلہ سے تو حضرت ماتریدیہ اور صوفیہ کرام کو معتزلی کہوگے العیاذ
باللہ تعالی یا نہین اگر کہتے ہو تو تمسے بڑا بہادر اور بیباک کوئی نہین اور اگر نہین
کہتے ہو تو تمہارا یہہ قاعدہ خارج ہونیکا اہل سنت سے اور داخل ہونا معتزلہ مین ٹوٹ
گیا تو عالم ربانی پر کیون اعتراض کرتے ہو **قول موسوس** کا اب اون عقاید حقہ محققہ
کی ترقلات پر بعد مقرر ہوچکنے اس بات کے کہ یہہ مذہب اہل سنت کا ہی اور یہہ مذہب

معترضہ کا اور جواب اسکا یہی اہل سنت سکے آیات اور احادیث صحاح دستاویز معتزلہ سے
کتب مبسوطہ میں سمجھ کر جو کوئی آیت حدیث غلط فہمی معنی مراد کلام اور عدم مراعات نظم و ربط
معرفت احکام کے سبب اپنے مذہب ناحق مخالف صریح مذہب اہل سنت اور موافق
مذہب اعتزال پر ذکر کریں اس حرکت سے لزوم و خروج مذہب اہل سنت سے اور دخول
مسلک معتزلہ میں پایا نہیں رہتا **جواب اسکا یہہ ہی** کہ با وجود تدافع اس قول
کی پہلی قول سے اسلئے کہ پہلی قول میں کہا تھا کہ اگر ایک عقیدہ میں بھی اہل سنت سے
مخالف ہو تو وہ خارج ہوا اہل سنت سے کوئی معتزلی کوئی رافضی کوئی خارجی کوئی نجدی
تو دیکھو یہاں چاروں فرقوں کو اقسام ٹہیرایا اور جو خارج ہوا اہل سنت سے اوسکو
مقسم اور اقسام آپسمیں قسیم اور متباین ہوتی ہیں اور یہاں نجدی اور معتزلی کو ایک
کر دیا فرق یہی رکھا کہ ایک جگہہ مذہب اور دوسرے جگہہ مسلک کہا اور یہہ دو لفظ
مطلب اور مراد میں ایک ہی ہیں موجب تدافع کے دفع کے نہیں ہو سکتی لیکن ہمکو
سو کچھہ مطلب نہیں اور نہ اسمیں اور کلام کریں کلام اسمیں ہے کہ ایک خاندان ہے
کابرا عن کابر اور اتقیا اور اولیا کا سب علوم عقلیہ و نقلیہ مسند و مستند
بہرہ آفاق اور مستخرج شیہ تمہ ہندوستان کی علی الخصوص علم تفسیر اور حدیث
ہر دو رسے علما سند تفسیر اور حدیث کی لیتے وہاں جاتی تہی پہر ایسی خاندان میں ایک
شخص نہایت ذکی متقی تارک دنیا کہ راس ہر خلیفہ کے ہی حافظ قرآن مجید عالم متبحر جامع علوم
عقلی اور نقلی حاجی زائر حرمین شریفین پہر مجاہد غازی پہر مشرکین کے ہاتہہ سے معرکہ
میں اللہ تعالی کے راہ میں شہید آخر کلام اوسکا کلمہ شہادت ہی کیا اور صحیح حدیث
میں ہی من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ ہزاروں آدمی اوسکی
سبب سے متقی مسلمان کامل ہوگئی اور ایک دوسرا شخص ہے ضد اوسکی نہ خاندانی جیسی پہلا تہا

پہر بہی سطحی طالب دنیا حدیث تفسیر کسی شیخ سے موافق شرائط سند کے تہین پر کہین
اور اوصاف جو پہلی شخص کے تہی سو آخر مین کی جاتی کی اون سب اوصاف سے
سوا اصل ضرب المثل سہ خر عیسی اگر بمکہ رود الخ اور منکر نصوص قطعی قران کا اور اپنی حق
مین مدعی علم غیب کا عاق والد مرحوم اپنی کا موذی جیران پہر اور یہی رافضی تہا اوسنی ہوا
دستور رفضہ ہے کہ واسطی اغوای عوام سنیون کی بہت کیو دانکی مین جیسی تحفہ اثنا
عشریہ مین مذکور ہین اپنی متبعین ایک مدت سی تقیہ کر کی سنی بنایا اور مثل عبد اللہ بن سبا
اپنی مرشد کے ایک وقت مین قابو پا کی اوس خاندان مین کوی نزا پہلی شخص
مدد حکو گمراہ اور معتزلی ٹہیرایا اور رسالہ مین لکہا تو ایسی شخص دوسرے کا آیا قول
نزدیک علما او دین دار کے سند ہی یا نہین یقین ہی کہ جو کوئی اوسکی حال سی واقف
ہوگا اسمین کچہہ تردد نکرےگا اور کہیگا کہ نہین **قول** ہو سکا دہی آیت و حدیث یا
مثل اوسکی معتزلہ دلیل لای اور اہل سنت نی جواب دیا معارضہ بالا قوی یا تفرقہ معنی تجوزی
و مجازی یا تاویل یا متروک الظاہر ہونیکر اب وہی حدیثین صحاح یا مثل اوس مضمون
کی غیر صحاح سی یا سکا تو لا مشتبہ نقل کر کی نصیب دشمنان اسماعیلیہ کیون
سنی ہونی لگی تہی دیکہو انکا رعفو کیا یا اور انکار شفاعت مرتکب کبایر اور خلود نا
مرتکب کبایر پر معتزلہ کیا کیا آیتین و حدیثین صحیح سند لائی بلکہ ہر مذہب کا یہی حال
ہی مجسمہ کیسی کیسی آیتین دلیل لای ید اللہ فوق ایدیہم ثم وجہ اللہ یکشف
عن ساق اور احادیث صحاح ستہ کی جو اس مطلب پر لای ہین لی شمار ہین رافضی
بدا پر آیہ کریمہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت اور صحیح بخاری کا حدیث اعمی اور ابرص کے
قصہ مین کہ لفظ بدا او سمین موجود ہی اون بدمذہبون کی کتابون کو جانی دو اہل سنت
کی کتابون مین جو منقول ہین واسطی جواب کی اوسیکو دیکہو کہ کیا حال ہی طول کے

لی نا سی تفضیل نہین کی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تخطیہ اس امور کا اسنی کیا اس
سی ہمکو کیا کام چشم ما روشن مگر یہہ قول اسکا نصیب دشمنان اسلئیے کیون سنی ہونی
لگی یہہ وہی ہذیان اور خود بہکنا اور بہکانا ہی ہوام اور اثر مستی شراب قہر آلہی کا ہی اور
خفا سی نہین تو ایسی مقتدائی دین کی حقین جسکا ایک ذرہ کمالات کا ہمنی پہلی اسکی مقابلہ
مین بیان کیا ہی یہہ کلمات سوء ادب کے کیون کہتا پر اس سی تعجب کیا ہی و نفتہ امر
سی زیادہ بڑہتی ہین اور یہہ بہی پہ دیکہتی سابق تبرا کاملین کے حقین کر کیا **قول مو**
سو سکا صرف الفاظ عربیہ کا ہندی ترجمہ کرنا کافی نہین **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ اللہ تعالی فرماتا ہی یاایھا النبی بلغ ما انزل الیك من ربك فان لم
تفعل فما بلغت رسالتہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تبلیغ کر کی فرمایا فلیبلغ
الشاهد الغایب اور فرمایا بلغوا عنی تو واسطی امتثال امر کے بعض کاملین امت
نی تو الفاظ کی تبلیغ کی اور بعضون نی اوس تبلیغ کی ساتہہ تفسیر اور شرح حدیث
بہی کر دی کہ یہہ سب تبلیغ ہی اور استنباط بہی جو مجتہد کرتے ہین اسمین آگیا
اور بعضون نی تراجم قران اور حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق کی ہر زبان مین
جو وہان رایج تہی کر دی یہہ سب تبلیغ ہی اور یہہ سب اقسام تبلیغ کی مدت سی اس
امت مرحومہ کی علما مین چلی آتی ہی ہندوستان مین ہندی زبان بہت مفید ہی کیونکہ
سب لوگ عربی فارسی نہین سمجہتی اور اس تراجم ہندی سی ہزارون زن و مرد عالم
دین کی ہو گئی منصف مسلمان کو اسمین غور چاہیی تو یہہ بات اسکو نہایت شاق ہوئیگی
اور برچہیان اسکی دل پر لگین کیونکہ یہہ تو ظاہر ہے اور شرک و بدعت اور معاصی کا
دریردہ خواہان ہی تو اسلئی تراجم ہندیکو بی اعتبار کرتا ہی اور لوگون کی دلون سی اوکی ر
دور کرتا ہی تو اب مسلمان لوک اوسکی بات کی طرف کان نہ دہرین اپنا نقصان نکرین

کیونکہ یہہ تو خناس ہی اور تقویۃ کا خصوصا اہل سنت کا دشمن اور یہہ جو کہتا ہی کہ ہندی
ترجمہ کافی نہین جو نصوص کے منسوخ اور مخصوص اور مأول نہون وہان کیون نہین
ترجمہ کافی ہی عالم ربانی نے تو ایسا کیا ہی اور جو کہین کچھہ خفا موافق بشریت کی
بالسبب تفاوت اذہان کی باقی رہگئی تو اوسکو اور علما دین دار دور کردیتی ہین
مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ قضیہ عقلیہ اتفاقیہ ہی یہہ تو ہمیشہ سی چلا آتا ہی کہ
اوپر کے لوگون کا بیان جو بہت لوگ نہین سمجھتی کیا قران و حدیث مین کیا دوسری
کاملین کے اقوال مین تو نیچی کے لوگ اوسکو بیان کردیتی ہین اور اوسمین بہی جو
کچھہ خفا رہگیا تو اور دوسرے اوس خفا کو دور کردیتی ہین ورنہ ہم جرا تو یہہ خناس
صحابہ پر بہی اعتراض کریسے کہ تمہارے تو بیان مین اس قدر خفا رہگیا تہا کہ تابعین نے
اوسکو بیان کردیا تو تمنی کیون اوسکو بیان کیا تہا اور ایسی ہی جو تابعین کے بیان مین کچھہ خفا رہا تو تبع تابعین نے بیان
کردیا یہہ اعتراض تابعین پر بہی کریگا کہ تمہارا بیان کافی نہین تہا تمنی کیون بیان کیا اتنا نہین سمجھا کہ اوپر والی اگر بطریق اور کلام اپنا کرتی
اگر اسمین کچھہ خفا ہو تو نیچی والا اوسکو دین کیونکر پہنچتا اب جان لینا چاہیی کہ ثبوت میزان اور وزن
اعمال اور ثبوت صراط اور اوسپر مرور مین اور ثبوت عذاب القبر وغیرہ مین جو نصوص
وارد ہین اور ظاہر معنی نصوص کا جو ترجمہ ہندی فارسی اوس ظاہر معنی مین کافی ہے
وہی مراد ہی معتزلہ نی اوسکا انکار کیا اور حاصل اونکی کلام کا بہی یہی ہے کہ صرف ترجمہ
ہندی فارسی کردینا نصوص کے مراد مین کافی نہین بہت کچھہ چاہیی تو اونہون نے
عقل جز دی اور اصول فلاسفہ کو دخل دیکر احکام مذکور کا انکار اور نصوص کے تاویل
کرگئی تو اہل سنت اونکی رد مین کہتی ہین النصوص محمولۃ علی ظواهرها
یعنی اوسکی جو ترجمہ ہندی فارسی سی معنی سمجھی جاتی ہین وہی مراد ہین اور وہ تراجم کافی
ہین تو ہم کہتی ہین کہ وہ تراجم اگر کافی نہون تو معتزلہ پر رد اہل سنت کا تمام نہو البتہ جو

اور قسم کتاب اور سنت سوای نصوص کے ہو اور مخالف ان نصوص سے تو اونکو تاویل
کردین کی تو اب معلوم ہوا کہ یہہ کلام موسوسکا تائید معتزلہ کی لئی ہی **قول موسوسکا**
بہت کچھہ درکار ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اول تو نصوص کی معنی ظاہر ہوتی ہین اونکی
تعبیر کرنا کافی ہی اور اگر بہت کچھہ درکار ہی تو وہ بہت کچھہ عالم ربانی علیہ الرحمۃ کے پاس
موجود تہا اسی لئی بعد بر ترجمہ کی شرح اور بیان کردیا ہی یہہ بہی وہی بہت کچھہ کے زمرے
ہی لیکن مشہور جاہی یہان ایک بڑے مزے کی بات ہی سنا جاہی نصوص معنی خاص
کہ شامل اقسام خفی المعنی گو نہون یعنی خفی اور مشکل اور مجمل اور متشابہ کے مقابل
کردہ قطعی ہین اور نیز اہل سنت کا مذہب یہہ ہی کہ **النصوص تحمل علی
ظواهرها** تو ترجمہ وہان کافی ہوگا کیونکہ کافی تو تب نہو کہ اونکی ظاہر معنی مراد
نہون اور وہ اپنی ظواہر پر محمول نہون اور یہہ عنی الکار کرتا ہی اور سلب کلی کہتا
ہی تو اس مسئلہ مین اہل سنت سی خارج ہوا موافق اپنی قرار داد کی اور مسلم کے نز
یہان تقیہ اوسکا جاتا رہا اور جہوٹا دعوا اوسکی سنی ہونیکا دور ہوا مثل مشہور
ہی دروغگو را حافظہ نباشد **قول موسوسکا** خصوصا باب الہیات اور نبوت
مین تو اسپر قناعت کرنے مین سارا دین برہم ہو جاتا ہی **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ ان دونو بابون مین قران اور سنت اگر محکم اور مفسر ہو بلکہ نص اور ظاہر ہی تو
ترجمہ پر قناعت کرنی سے سارا دین کیون برہم ہو جائیگا مسئلہ برہم ہوگا نہ تہوڑا بہلا
لا الہ الا اللہ کا معنی ترجمہ کیا نہین کوئی لائق پوجنے کے سوا اللہ تعالی کی اور محمد رسول اللہ کا
ترجمہ کیا اور محمد صلعم رسول اللہ تعالی کی اور احکام تمہارے طرف بہیجتی ہوی اوسکی ہین بہلا دیکہو مسلمانون
سلما اور یہہ کیون نہین کافی ہزارون لاکہون بلکہ اس سے بہی زیادہ لوگ جو اس قدر کلمہ
کی معنی سمجہتے کے مسلمان ہوتے ہین اونکا اسلام ایمان ثابت تہو بہلا دیکہو تو یہہ

کیسی بات ہی تو سلب کلی اسکا دعوی غلط ہوا پہر ہم کہتی ہین کہ ترجمہ جو کافی
نہین تو اوسکی سوا اور بہت کچہہ چاہیی وہ بہت یا اوسکی تفصیل کافی ہے
یا اسکی مبائن اگر تفصیل کافی ہے تو یہہ مجمل بہی کافی ہوا ایمان مجمل توحید
اور رسالت پر کافی ہی اگر مباین ہی تو پہر نصوص اپنی ظواہر پر محمول نہوے
دہو خلف **قول موسو سکا** اور یہہ بات ایسی ظاہر ہی کہ مجالس الابرار والا
بہی جو نجدیہ کا ہم مشرب ہی اور انکا بڑا معتمد ہے لکہتا ہی کہ الله تعالی کی معرفت اور
اوسکی رسول کے معرفت مین مجرد ظواہر کتاب وسنت کو تمسک کرنا اصول کفر
سی ہی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ یہہ سطحی غبی نوک کا کلام نہین سمجہتا مراد
صاحب مجالس الابرار ومسالک الاخیار ومقامع اہل البدع والاشرار کی دعوے
ہی رفع ایجاب کلی کا نہ سلب کلی یعنی کتاب اور سنت متشابہات بہی ہین جیسے
ید وجہ ساق حقوہ یدین وغیرہا تو یہان ہی جوارح الله پاک کو ثابت کری اور رسول
الله کے حق مین لبشر مثلکم وارد ہی تو اس جناب پاک کو اپنی مثل ہی سمجہنا ہر وجہ سے
اور کمالات کہ وہ موجب امتیاز کی ہین سب مخلوق سی اوس جناب مقدس سے
اوس سے آنکہہ چہپانا یا جو آیات کریمہ مین صورت عتاب ہی جیسی وَلَوْ تَقَوَّلَ
عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيلِ لَاَخَذْنَاهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ
الْوَتِينَ یا ولو اشرکت لیحبطن عملک اور مثال اسکی حقیقت کو نہ جانا
اور ایسا سمجہنا کہ جیسی ایک آدمی زبردست دوسرے کو کہتا ہی تخفیف کے راہ سے
حالت غضب مین تو یہہ اصل کفر ہی بیان حقیقت مراد ایسی کلام کے مواہب لدنیہ
اور مدارج النبوة وغیرہما مین ہی اور یہہ مراد نہین کہ کوئی آیت کتاب کے اور کوئی
حدیث سنت کی اگرچہ مفسر اور محکم بہی ہوں جیسی ان الله بکل شیء علیم

ان الله بما تعملون بصیر یا محمد رسول الله صلعم تو اوسکی مجرد ظاہر کو جو تمسک
پکڑی تو کافر ہو جاتا ہی یہہ کوئی عاقل نہ کہیگا چہ جای محقق مذکور اور دیکہو اسی لئی اوس
کتاب فرمایا یہ منصوص اور معتبر اور محکم اور یہہ جو پورا نام کتاب مذکور کا مذکور کیا
اور اوسکی مصنف کو ہم مشرب نجدیہ اور اونکا بڑا معتمد کہا سبب اسکا یہہ ہی کہ دوسرا
جز نام کا کہ قامع اہل البدع والاشرار ہی اسنی اپنی حق مین موجب قدح کا سمجہہ کی
کہ یہہ سر آمد اہل بدع اور اشرار کا ہی چہوڑ دیا اور یہہ جو ہم مشرب نجدیہ اور معتمد
انکا کہا جواب اسکا یہہ ہی کہ یہہ تو قایل ہی کہ معارض اقوی سی معارض اضعف
ساقط ہو جاتا ہی تو اس غبی کی مقابل مین ہم ایسی عالم کی طرف سی اوسکی مصنف
کی کمال مدح ثابت کر دینگی کہ اسکو اوس عالم کی ساتہہ یہہ بہی نسبت نہو جیسی قطرہ
کو دریا سی اور یہہ نسبت ہر کسیکو معلوم ہو سو یہہ ہی سنو کتاب مجالس الابرار
ومسالك الاخيار ومقامع اهل البدع والاشرار فی علم
الوعظ والنصيحة يتضمن فوايد كثيرة من ابواب اسرار الشريعة
ومن ابواب الفقه ومن ابواب السلوك ومن ابواب رد البدع
والعادات الشنيعة لا علم لنا من كان مصنفه الا ما يكشف
عنه هذا التصنيف من تدينه وتورعه وتفقهه فی العلوم الشرعية
ولنعم ما قيل لا تنظر الى من قال واسمع ما قال فانما يعرف الرجال
بالحق لا الحق بالرجال والله تعالى اعلم بالصواب وعنده حسن
المآب هذا من فوايد خاتم المحدثين والمفسرين مولانا ومولى
الكل الشيخ عبد العزيز الدهلوی قدس سره العزيز رقمه
تقريظا على ذلك الكتاب المستطاب اب حکایت جای حضرت ملک العلما

قدس سرہ العزیز کی بات پر عمل کرے اور جسکا جی چاہے ہر ادن کی للاکی کہنے پر
اعتماد کرے جو طالب آخرت ہو اور اس کتاب مستطاب کو دیکھے اور علم تفسیر اور
حدیث اور عقاید اور فقہ اور اخلاق وغیرہ سے واقف ہو وہ جان لیگا کہ یہہ کتاب
خوبی مین بے نظیر ہی **قول موسوسکا** بعض مترددین نے یہہ حال سنکر استدعا
کی کہ چند باتین مولوی اسمٰعیل کے اس طرح سے نقل کر دیجے کہ موافق مخالف
سے تحقیق کیے جاوین ہر چند دانشمندون پر مولوی اسمٰعیل کے کلام سے ظاہر ہے
کہ اونکو اصلا قید مذہب و ملت کی نہین ہے اور سیف الجبار وغیرہ رسایل مثبت
محقق ہو چکا **جواب اسکا** یہہ ہے حال رسایل مذکور کا تو دیکھنے سے معلوم ہوگا
پر اتنا کہا جاتا ہی کہ ملت سے اگر مراد یہہ ہے کہ مولوی اسمٰعیل کو قید دین اسلام
کی نہین تھی کبھی مسلمان کبھی یہود کبھی نصرانی کبھی مشرک بنتے تھے تو یہہ بات قابل
جواب کی نہین جواب اسکا ہر کوئی جانتا ہے کہ یہہ جہوٹہ ہے اور اگر مراد ملت سے وہی
مذہب ہی تو اسکا جواب یہہ ہے کہ قید ایک مذہب کی اکثر لوگون کی حق مین اکثر احوال مین
اولی اور مستحسن بلکہ ضرور ہوتی ہے کیونکہ دین پر چلنا سہل ہو جاتا ہے لیکن ہر شخص
کی واسطے ضرور نہین جسکو اللہ تعالی مرتبہ تحقیق کا دے وہ کیون تقلید کرے یہہ
تقلید ایک شخص معین کی اسپر اگر کوئی ادلہ شرعیہ ار بعہ سے ہو تو لاو ذکر کرو تقلید
تو واسطے بے علم کے ہے فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون سید شریف
نے شرح حکمۃ العین کے حاشیہ مین فرمایا ہی کہ اولاد رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک حسیمی ہین وہ سادات کرام او نپر صدقہ زکوۃ کا حرام ہے دوسرے
اولاد روحی وہ علماء عظام ہین او نپر تقلید جو دوسرے عالم کا صدقہ ہی حرام ہے
اور جو تحقیق اصل ہوئی اور تقلید ضروری یعنی وقت ہو لی مرتبہ تحقیق کی ضرورت

ہی تو ہوئی تو اسی لئی مجتہد مخطی کو بہی ایک اجر ہی اور اگر مصیب ہو تو دو اجر بخلاف
عامی مقلد کے کہ اوسکو خطا مین نہ دونا اجر نہ ایک محقق کی حق مین کلام بر سبیل تنزل کیا
گیا و الا عامی اور مقلد کو بہی موافق تحقیق متاخرین اور متقدمین کے تقلید ایک
شخص کی لازم اور واجب نہین اگرچہ اولی اور بہتر اور موجب سہل ہونی عمل کے
ہی اس ہماری دعوی پر صحابہ رض کا اجماع حجت اور دلیل ہی تو جو شخص کہ تقلید ایک
شخص کی لازم اور واجب کہتا ہی وہ غلط کہتا ہی جو عدم وجوب پر اجماع صحابہ کے
ہی افسوس اوسکو علم نہین اب سنو اسکا بیان مسلم کتاب علم اصول الفقہ کی جس خوبی
سی ہے اور اخیر اور پہلی کتابون مین حاجت بیان کی نہین اوسمین ہمارا مطلب ہے اور
تحریر محقق ابن ہمام کی اور اوسکی شرح مین بہی ایسی ہے ہی اب پہلی کتاب اور اوسکی
شرح کی عبارت نقل کی جاتی ہی مسلم اور اوسکی شرح مین یون ہی مسئلہ قال
الامام اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابة
یعنی امام الحرمین
رضوان الله تعالی عنهم فان اقوالهم قد یحتاج فی استخراج الحکم
منها الی تنقیر کما فی السنة ولا یقدر العوام علیه بل یجب علیهم اتباع
الذین سبروا ای تعمقوا وبوبوا ای اوردوا ابوابا لکل مسئلة
علی حدة فهذبوا مسئلة کل باب ونقحوا کل مسئلة عن غیرها
وجمعوا بینها بجامع وفرقوا بفارق وعللوا ای اوردوا لکل مسئلة
مسئلة علة وفصلوا تفصیلا یعنی یجب علی العوام تقلید
من تصدی بعلم الفقه لا الاعیان الصحابة المجملین القول
وعلیه ابتنی ابن الصلاح منع تقلید غیر الائمة الاربعة
الامام الهمام امام الائمة امامنا ابو حنیفة الکوفی والامام

مالك والامام الشافعي والامام احمد رحمهم الله تعالى
وجزاهم عنا احسن الجزاء لان ذلك المذكور لم يوجد
في غيرهم وفيه ما فيه في الحاشية قال القرافي انعقد
الاجماع على من اسلم فله ان يقلد من شاء من العلماء
من غير حجر واجمع الصحابة على من استفتى ابابكر و
عمر اميري المومنين فله ان يستفتي اباهريرة ومعاذ
بن جبل وغيرهما ويعمل بقولهم من غير نكير فمن
ادعى برفع هذين الاجماعين فعليه البيان انتهى فقد
بطل بهذين الاجماعين قول الامام وقوله اجمع المحققون
لا يفهم منه الاجماع الذي هو الحجة حتى يقال يلزم تعارض
الاجماعين بل الذي يكون مختارا عند احد ويكون الجماعة
متفقين عليه يقال اجمع المحققون على كذا انتهى في كلامه
خلل اخر وهو ان التبويب لا دخل له في التقليد وكذا التفسير
بان المقلدات فهم مراد الصحابي حمل والا سال عن
مجتهد اخر فافهم وبطل بهذا قول ابن الصلاح ايضا ثم
فيه خلل اخر اذ المجتهدون الاخرون ايضا بذلوا جهدهم
مثل الائمة الاربعة وانكار هذا مكابرة وسوء ادب بل الحق
انه انما منع من منع تقليد غيرهم لانه لم يبق رواية مذاهبهم
محفوظة حتى لو وجد رواية صحيحة من مجتهد اخر يجوز
العمل بها الا ترى ان المتاخرين افتوا بتحليف الشهود اوانه

له موقع التزکیة علی مذهب ابن ابی لیلی فافهم انتهی اس تحقیق
سی معلوم ہوا کہ طعنہ زنی خصوصا ایسی علماؤن پر بعدم تقید مذہب اور ملت کی اور
دوسرے مطاعن منشا اسکا وہی نشہ شراب قہر الہی کا ہی جیسی مکرر معلوم ہوا **قولہ**
موسوسکا جب استدعای مسایل دس متولی مولوی اسمٰعیل کے بطور نمونہ اور
کلام جماعت اونیز بہدایت سجلات اور قلت فرصت مین لکھدی گئی اُس شخص نے
سوال جواب مرتب کرکے علما موافق اور مخالف کی اگی پیش کیا علما حقانی اہل
سنت جماعت نی مہر و دستخط سی مزین کر دیا اور مخالفین سی بعضون نے باوجود
اقرار حقیت جواب کے مہر کرنے مین عذر کیا مصلحت دنیا دیکہا حافظ احمد علی صاحب
نی اول اقرار کیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ کی ہی باقی کو مینی نہین
دیکہا پہر جب کہا گیا کہ دیکہی اگر صحیح ہو تو مہر کیجی اور شبہہ ہو بیان کیجی جواب دیا
کہ کسیکی عیب چہپی مجہسی نہین ہولی جواب کہا گیا کہ اظہار حق اور تفضیح عقاید فاسدہ عوام
اور ہدایت انام ہی اسمین کچہہ قباحت نہین بلکہ ضروری انبیا علیہم السلام کے عیب
چہپیان اُنکو گوارا نہین اور اظہار حق ناگوار ہر چند اس باب مین طول فہمایش ہوا مگر
حافظ صاحب نی فتوی پر مہر نکرنیکا تو جواب ندیا مگر اپنی موہنہ پر ایسی مہر خموشی کی لگائی
کہ اس امر مین کچہہ نہ بولی **جواب اسکا یہہ ہی** کہ حافظ صاحب تو مخالفین مجہی ہی
واسطی اسکی اس کلام مین اونکی موہنہ پر مہر لگانی ٹہیرائی پہر یہہ موسوس کہ انکی
دل پر اور کانون پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہی کہ حق بات اسکی دلمین نہین پہنچتی
اور کانون مین نہین پہنچتی تو جو حافظ صاحب نے ایسا احمق اور ابلہ دیکہا تو اسکو
جواب ابلہ فریبی کا دیکی اور اپنا مطلب بچا گئی پر اسکی کانون اور دلپر مہر الہی تہی کیونکہ
اوس جواب کو سنا اور سمجہا وہ جواب یہہ دیا کہ پہلا مسئلہ تو بالیقین موافق معتزلہ

کی ہی جو ابلہ نہو تا تو پہر پوچہتا کہ یہہ کہو کہ پہلا مسئلہ مخالف اہل سنت کی بہی ہی یا نہیں
اسلئی کہ بعضی مسئلہ اہل سنت کی تو موافق معتزلہ کی بہی ہین اسمین قباحت نہین جیسی
حسن اور قبح عقلی کا ہونا مثلا نزدیک ماتریدی اور صوفیہ کرام کے اور قباحت ہو تو
مخالفت مین ہو اہل سنت کی نہ صرف موافقت مین معتزلہ کی مگر یہہ ابلہ سمجہہ گیا کہ
پیر میرے مطلب کے موافق تو جواب دیدیا پہر کہی **قول موسوس** کا یہ ہو کہ حضرت
شاہ احمد سعید صاحب زاد برکاتہ کی سامنی علی روس الاشہاد پیش آیا مسجد جامع
مین جو لوگون نی مولوی نصیر الدین صاحب وغیرہ سی پوچہا مولوی نصیر الدین صاحب
نی کہا کہ ہمارا کہنا کوئی نہین مانتا پہر ہم کیون دخل کرین لوگون نی عرض کیا کہ آپ اگر
معقول بات کہین گی تو ہم کیون نہ مانینگی جواب دیا کہ ہمارے کہنی سی الو کا گوشت
پہلی کہا لو تب اسکا جواب ہم دین علی ہذا القیاس جیسی دیکہا ایسی ہی پریشان باتین
کہین واسطی اطلاع خاص وعام کے یہہ ماجرا مع استفتا تحریر کیا گیا عبارت اوسکی
یہہ ہی انتہی کلام الموسوس **جواب اسکا یہہ ہی** کہ مولوی نصیر الدین صاحب نے
جو جواب دینا ابتدا الو کی گوشت کہانی پر رکہا تو معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے اوسکی دوسون
وسوسون کو شاید نہین دیکہا یا سرسری دیکہا اور غور اور تامل کیا نہین تو باعث اوسکی
کلام کا اوسوقت وہان موجود تہا اس موسوس نے اگر الو کا گوشت نہین کہایا تو الو کیون
بن گیا بیان اسکا یہہ ہی کہ عداوت اہل اللہ کے وبال مین اسکو شراب قہر الہی پلا دی
گئی تو یہہ اوس شراب سی بدمست ہوا پہر اپنی نقل اور گزک کی لئی موافق دستور شرابیون
کی الو کی گوشت کی کباب بنائی اور اوس شراب کی گزک کری ایک تو بدمست ہوا پہر اوس
سی الو کی گوشت کی کباب کہا کر الو بنا تو مولوی صاحب کو چاہیی تہا کہ جواب دیدیا ہوتا پر
نہ دیا شاید وسوسون کو نہ دیکہا یا دیکہا پر غور نفرمائی واللہ تعالی اعلم بالصواب موسوس

کہا چند مقولی ایک شخص سے اور ایک جماعت کا کلام اور نیز علما دین دار کے حضور مین پیش
کی جاتی ہین امید ہی کہ بلحاظ تاکید تاکید خدا اور رسول کی کہ اظہار حق مین اور وعید شدید کے
کہ اخفار حق کے حق مین وارد ہی بعد ملاحظہ مقولات قایل اور رد جماعت کی سوال سایل
کا جواب صاف صاف لکہدیں انتہی جو سوال سایل کے صاف صاف جواب لکہدین کے
وجہ معقول ہی تو اہل سنت اور جماعت کی سلف اور خلف سی مرجحا اور موافق قواعد
مقررہ انکی کے جو علوم شرعی مین ہین منقول ہی لکہنا ضرور ہوا پہر اگر اتفاق ہوا تو بہتر
نہین تو وہ موافق سواد اعظم اور تحقیق کے ہوگا **قایدہ** جاننا چاہی کہ جماعت جسنی
قایل یعنی عالم ربانی علیہ الرحمہ کی اقوال رد کئی اس معترض نے کنایہ اپنی نفس سے کیا
ہی یہ بطور توریہ اور ایہام اور تقیہ کی کیونکہ معترض تو شیعی ہی جیسی مقدمہ مین اور
اوسکی کلام سی بہی سابق معلوم ہوچکا ہی اور گرداس شیعی کے حقیقت مین وساوس
خناس ہین چنانچہ ان ردون کی دفع سی ثابت ہوگا تو ہم ان ردون کی تعبیر ساتہہ
وساوس کے کرین گی اور اوسکی جوابون کی تعبیر مین دفع وساوس کا کہیں گے مقصد پہلا
وسوسہ یہہ قول اوسکا پہلا **مقولہ قایل** کا شرک بخشا نہ جاویگا جو اوسکی سزا
ہی مقرر ملی گی پہر اگر پہلی درجہ کا شرک ہی کہ آدمی جس سی کافر ہوجاتا ہی تو اوسکی سزا
یہہ ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور جو اوس سے اوترلی درجی کے شرک ہین اونکی سزا
جو اللہ تعالی کے ہان مقرر ہی سو پاویگا اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچہہ سزائین اللہ
کی ہان مقرر ہین سو اللہ کے مرضی پر ہین چاہی دلوی چاہی معاف کری انتہی جماعت نے
کہا کہ یہہ جو اسمین گناہ کو تین قسم ٹہیرایا ایک شرک کفر اوسکی سزا ہمیشہ دوزخ دوسرے
غیر کفر اوسکی سزا مقرر ہی اور دونون غیر مغفور تیسری کی سزا اللہ کے مرضی پر سو یہہ بات
مخالف ہی اہل سنت کی مذہب سی کہ سوای کفر کی ساری گناہ قابل بخشنی کے ہین اسکے

تج

دفع اس وسوسے کا یہہ ہی کہ اس آیہ کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان
یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء لفظ ان یشرک بہ مین تین احتمال ہین
ایک یہہ کہ مراد اس لفظ سے بطریق مجاز کے مطلق کفر ہی شرک اکبر ہو یا اور قسم کا کفر جیسے
کفر انکار کرنے سے حضرت صانع کی عز وجل مثلا تو سب گناہ سوا کفر کی کبیرے یا صغیرے
یہان تک کہ شرک اصغر بہی نیچے یغفر ما دون ذلک کی داخل ہی دوسرا احتمال یہہ کہ شرک
اکبر مراد ہی بالخصوص یعنی شرک اصغر اس لفظ سے نکالدیا جاوے بطریق تخصیص عام کے تو
بہی شرک اصغر اور دوسرے کبیرے اور صغیرے داخل رہی نیچے مغفرت کی بہر دون
جو بمعنی نیچے اور کمتر کی ہوگا تو کفر جو سوا شرک اکبر کے ہو اس آیت مین اوس سے تعرض
نہوا نہ عدم مغفرت کر کی نہ مغفرت کر کی اور اسمین کچہہ مضایقہ نہین اس کفر کا حکم
اور نصوص سے معلوم ہی اور جو ما دون بمعنی غیر اور سوا کی ہو تو کفر بہی داخل نیچے
یغفر کے رہا تو تخصیص کفر کے لفظ عام ما دون سے کرنے ضرور ہوگی تو مخصصات اسکے
اور نصوص ہین یہہ دونو احتمال منشاء اعتراض کا عالم ربانی پر ہی تیسرا احتمال یہہ کہ
مراد اس سے مطلق شرک ہے اکبر ہو یا اصغر اور لفظ ما دون بمعنی تحت ضد فوق کے
یعنی کمتر تو معنی یہہ ہین کہ اللہ نہین بخشتا کسی شرک کو اکبر ہو یا اصغر اور بخشتا ہے
اوسکو جو نیچے اور کمتر ہو شرک سے تو اس احتمال مین بہی اور قسم کفر کا جو سوا شرک
اکبر کے ہو تعرض نہوا اور ہی نصوص سے اسکا حکم معلوم ہوگا پر احتیاج تخصیص کے بہی نہو
تو سب صغایر اور کبایر سوائی شرک اصغر کے نیچے ما دون ذلک کے داخل رہی اور
کفر جو شرک اکبر ہو اور شرک اصغر ان یشرک بہ مین داخل رہی اور یہی مراد عالم ربانی کی ہے
اور ظاہر بنظر قواعد عربیہ اور اصول فقہ کی یہی احتمال ثابت ہوتا ہی واللہ تعالے اعلم تو اول دو احتمال
پہلون کو دلیل سے نکالدیتی ہین اور احتمال ثالث کو ثابت کرتے ہین

اور کہتی ہین کہ پہلا احتمال مجاز ہی کیونکہ لفظ شرک کا تو مطلق کفر کی لیے موضوع ہونا
اور شرط مجاز کی یہہ ہی کہ قرینہ صارفہ حقیقت سی پایا جاوے اور یہان یہہ قرینہ صارفہ
موجود نہین کیونکہ شرک کی تو یہان معنی مراد ہو سکتی ہین جیسی کہ آگی معلوم ہوگا انشاء
اللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ جو خیالی یا اور کسی کتاب مین معنی ان شرک کی ان یکفر بہ
لکھی ہین سو تحقیق کی خلاف ہین اور درجہ اعتبار سے ساقط اسلئی کہ قرینہ صارفہ ارکی
معنی موضوع لہ سی اسمین نہین ہی اور وہ جو خیالی مین دلیل کی ہی کہ تعبیر کفر کی ساتھہ
شرک کی کری اسلئی کہ کفر عرب کا شرک تہا تو اول تو مجاز ثابت کر لو پیچھی تخصیص تعبیر
کی وجہ بیان کرو اور یہی کہتی ہین کہ اگر مراد یہہ ہی کہ کفر عرب کا منحصر تہا شرک مین تو یہہ
ممنوع ہی بعضی انکار صانع سی کرتی تہی وما یہلکنا الا الدھر منکر ہی ہین بہی یہہ انکار صانع کا ہی
اور بعضی نبی سی انکار کرتی تہی شاعر ساحر مجنون کہتی تہی بعضی بعث سی انکار کرتی تہی اس مضمون کی آیتین بہت
ہین اور اگر مراد یہہ ہی کہ کفر اونکا شرک ہی تہا تو یہہ موجب خاص تعبیر کا نہین ہو سکتا
قرآن مجید تو فصاحت بلاغت مین اعجاز ہی اور عربی مبین پہلا ان یکفر بہ کہنی سے
کیا مانع تہا کہ کمال واضح ہوتا اپنی مراد مین اور شامل ہوتا سب افراد کفر کو تو معلوم
ہوا جہان کفر فرمایا ہی وہان کفر اور جہان شرک فرمایا وہان شرک مراد ہے
اور اسیطرح احتمال ثانی کہ تخصیص عام کیے ہی صحیح نہین کہ یہہ تخصیص بلا مخصص ہے
رہگیا احتمال ثالث وہی صحیح ہی بنظر قواعد مذکورہ کی اب بیان اسکا سنو ضربا
ضربت زیدا ضربا مین مثلا تاکید ہی اس حدث کی جو مدلول فعل کا ہی اور
نکرہ اگر حدث مدلول فعل نکرہ نہو تو تاکید اوسکی ضربا سی کہ نکرہ ہی نہوگی اسلئی کہ جاءنی
الرجل الرجل جاءنی الرجل نفسہ وعینہ کہتی ہین اور جاء الرجل رجل والرجل نفس رجل
تو یہہ تاکید کی نہین کہتی کیونکہ تاکید تو افادہ مفاد کا ہی من غیر زیادۃ صرح بہ فی التلویح

اور افادہ غیر مفاد کا ناسی ہے نہ تاکید اور جو معرفہ نکرہ ہو کی معاد ہو ثانی غیر اولی
کی ہوتا ہی اور مغایرۃ منافی تاکید کی ہی اور جس جگہہ جو معرفہ نکرہ ہو کر معاد اور
نکرہ سی وہی معرفہ مراد ہو تو وہ جگہہ تاکید سی غیر ہوتی ہی جیسی اس قول میں حق تعالے
کی انما الحکم الله واحد اور جیسی اس بیت حماسی مین صفحنا عن بنی ذهل
وقلنا القوم اخوان عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا اور غیر
ان دو مثالون کی دیکھو نکرہ اول مثال مین خبری اور دوسری مثال مین مفعول بہ
تو مقام تاکید کا نہین اور یہی دلالت فعل کی حدث کلی پر ہی کہ وہ مدلول نکرہ کا ہی نہ حدث
جزئی اسلئی کہ بیچ مثال جا انی زید وعمرو کی صدر الشریعۃ نی جا انی دوسرا مصطلح
کی نئی مقدر کر کی کہا ہی کہ ضروری ہی یہہ کہ مجی زید کی غیر مجی عمرو کی ہی علامہ تفتازانی
نی اوس پر رد کیا اور کہا کہ تقدیر جا انی دوسرے کے حاجت نہین اسلئی کہ مجی جو مستفاد
جا انی سی ہی وہ معنی کلی ہی کہ تعلق اوسکا متعدد سی ممکن ہی لہذا اعلاء عربیت اجماع
رکہتی ہین اسپر کہ یہہ باب عطف مفرد سی ہی مفرد پر نہ قبیل عطف جملہ سی ہی جملہ پر
بالجملہ حدث جو مدلول فعل کا ہی بیچ معنی نکری کی ہی اور کلی اور یہی فعل صفت
نکری کی واقع ہوتا ہی نہ صفت معرفی کی رایت رجلا یرمی کہتی ہین اور رایت
زیدا یرمی نہین کہتی توصیف سی بلکہ کہتی ہین یرمی حال ہی زید سی نہ نعت تو فعل
نکرہ ہو کا نہ معرفہ اسلئی کہ نعت اور منعوت مین اتحاد تعریف اور تنکیر مین شرط ہے
اور یہی مقررات ائمہ عربیہ سی ہی کہ ان مصدریہ کی ساتھہ فعل بمعنی مصدر کے ہوتا
ہی جیسی اعجبنی ان یقتل زید یعنی قتل من زید لہذا التقدیم معمول مصدر کے مصدر پر جایز
نہین رکہتی جیسی تقدیم معمول ان یقتل کے ان یقتل پر اور اسی لئی کہ فعل
بسبب دخول ان کے مصدر کی معنی مین ہوجاتا ہی اس ان کو مصدریہ کہتی ہین اور اسے

عمل مصدر منون کا شایع اور کثیر ہی بخلاف مصدر معرف باللام کے کہ اوسکا عمل قلیل
ہی بسبب اسکی کہ مشابہت دونوں مین کم ہو گئی کیونکہ فعل تو نکرہ ہی اور یہہ معرف
باللام معرفہ اور قرآن مجید لغت عرب فصیح اور بلیغ پر اور بموافق محاورہ فصحا
اور بلغا کی نازل ہوا ہی تو بنا بر قواعد مقررہ اور مؤسسہ کی کہا جاتا ہی کہ لفظ ان یشرک
بہ کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین بمعنی اشراکا بہ کی ہو کا نہ الاشراک
کی اور اگر کسی تفاسیر مین بجای اشراکا منون کی الاشراک بہ معرف باللام مذکور
ہو تو لام زاید ہوگا یا لام استغراق کا مراد ہی اور تسلیط نفی ہی اسپر عموم نفی نہ نفی
عموم مراد ہوگی بنظر ان قواعد مذکورہ کے اور کلام ہی محتمل ہی اسلئے کہ لیس کل جیسکہ
سور رفع ایجاب کلی کا ہی واسطی سلب کلی کی بہی مستعمل ہی صرح بہ سید الشریف
فی حواشیہ علی شرح الشمسیۃ حیث قال فیہا فکلمۃ ھذا لیس کل
یحتمل سلبا کلیا اور اشراک اور شرک دو نوع ہین شرک اکبر اسکو شرک جلی
بہی کہتی ہین اور شرک اصغر اسکو شرک خفی بہی کہتی ہین شرک جو دو نوع ہی ہر دو نوع
نوعون شرک سی تعبیر ساتہہ مطلق شرک کی بدون تقیید کی ساتہہ اکبر اور اصغر
قرآن مجید اور حدیث شریف مین واقع ہی کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک
بہ شرک اکبر مین اور کریمہ ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا شرک اصغر مین کہ عمل عبادت
مین ریای نازل ہوی ہی کما اتفق علیہ المفسرین اور جو ان یشرک بہ بمعنی
اشراکا بہ کہ مفعول بہ لا یغفر کا واقع ہی تو نکرہ سیاق نفی مین واقع ہوا جیسکہ ما
ضرب زید احدا مین اور جیسکہ اس کریمہ مین ان اللہ لا یستحیی ان یضرب
مثلا ای لا یستحیی ضرب مثل ای مثل کان اور جیسی اس آیت کریمہ مین وَ
ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب الآیۃ یعنی

کسی آدمی کی حد نہین کہ اوس سی کلام کری اللہ کر اشارہ ہی سے یا پردہ کی پیچھی الخ
اور جیسی اس آیت مین اولئک ماکان لہم ان یدخلوھا الا خائفین
جمیع افراد دخول کے مراد ہین بدلیل استثنا اور جیسی اس کریمہ مین لاجناح علیکم
ان تبتغوا فضلا من ربکم سب افراد ابتغا کی ظاہر مراد ہین واللہ تعالے
اعلم اور قواعد مقررہ عربیہ اور اصول فقہ سی ہی کہ نکرہ سیاق نفی مین مفید استغراق
کا ہی خواہ اسم نکرہ ہو جیسی یا جائی احد خواہ فعل جیسی لا اکل اول مین فرد منتشر
کی نفی ہی کہ مدلول اسم نکرہ کا ہی دوسرے مین نفی ماہیت ہی کہ مدلول فعل کا ہی نفی
جمیع افراد کی ہو جاتی ہی یہی استغراق ہی تو مدلول صریح اور ظاہر نص مذکور کا
یہہ ہی کہ اللہ تعالی نہین بخشتا کسی نوع شرک اور کسی فرد شرک کو جلی ہو یا خفی اور
بخشتا ہی وہ جو نیچی اور کمتر شرک سی ہو اور دون بمعنی تحت ضد فوق کے اور
بمعنی غیر کے ہی اور دونوں معنون سی تفسیر صحیح ہی پر اوپر تقدیر معنی غیر کے
احتیاج پڑیگی طرف تخصیص کر دینی اور نکال دینی اوس کفر کے جو سوا شرک کی ہی
ما دون سی یعنی وہ بخصوص جنکی کافرون کا مخلد فی النار ہونا ثابت ہی اون نصوص
نی اس کفر کو ما دون سی نکالدیا بخلاف معنی تحت کی کہ اس تقدیر پر کفر ما دون مین
داخل ہی نہین تو حاجت تخصیص کی نہین تو اسلئی یہہ تفسیر اولی ہی اور عدم مغفرت
شرک خفی کی کہ بعض کتاب سے بنظر قواعد مذکورہ کی مستفاد ہوتی ہی احادیث صحیحہ
مین اسکی تصریح واقع ہی جیسیکہ اگی آویگا انشاء اللہ تعالی تو تخصیص اور اخراج کرنا
مین شرک خفی اور اصغر کی اور ارادہ کرنا شرک اکبر اور جلی کے بالخصوص کہ خلاف
قواعد مذکورہ کی ہی نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ سی بغیر مخصص قطعی الدلالۃ
اور ثبوت جیسیکہ بعض کتاب اللہ سے صاحب شرع علیہ الصلوۃ والسلام سی بروایت

صحیح درکار ہی اور بدون نص مخصص مذکورہ کی مومن باللہ وبالیوم الآخر کو جرأت
اسپر متصور نہین اور مورد نص ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کا جو شرک اکبر
ہی اور مورد نص ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا کا جو شرک اصغر ہی یہہ
موجب ارادہ شرک اکبر کا بالخصوص کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ مین اور
موجب ارادہ کرنے شرک اصغر کا آیت ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا سی نہین ہو
سکتا اسلئی کہ اجماع امت کی اس قاعدہ پر ہی کہ العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص
المورد اگر یہہ قاعدہ نہو تو افتراق زمانی صحابہ رضی اللہ عنہم سی القرانی شریعت
اسلام کا لازم آتا ہی اور وہ جو بعضی تفاسیر مین پہلی آیت کی بیان مین شرک اکبر اور
دوسرے آیت کی بیان مین شرک اصغر بیان کرلی ہین بدون نفی دوسرے قسم کے
تو یہہ قبیل اکتفا سے ہے ساتھ ذکر مورد کی نہ جنس سے نفی شرک اصغر سے آیت اولی
مین اور نفی شرک اکبر سے آیت ثانیہ مین نہین تو قواعد موسسہ اتفاقیہ عربیہ اور
شرعیہ کا ہدم لازم آوے گا اور ہو باطل بالاجماع تفسیر قرآن القرآن مین موافق قواعد
مذکورہ کی ایسا مذکور ہی ولا یشرک جلیا خفیا بعبادۃ ربہ احدا تو ہی اس آیۃ
مین موافق قواعد مذکورہ کی دونو قسم شرک کی جلی اور خفی مراد ہین تو موافق انہی
قواعد مسطورہ کی اس آیت کریمہ مین ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ دونو قسم شرک
کی چاہیے کہ مراد ہون اور بدون بیان فارق اور بر خلاف اصول مقرر مذکورہ کی ارادہ شرک
جلی کا بالخصوص اور اخراج شرک خفی کا تخصیص اور اخراج بلا مخصص اور بغیر مخرج کے
ہی تو مقبول نہو گا اور دعوی اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر محل خفا ہین بلکہ جز
ابطال مین اسلئی کہ فرق درمیان مخصص اور ناسخ کی یہی ہی کہ مخصص مین اتصال
زمانی کا چاہیے حقیقۃ یا حکما یعنی صورت عدم معرفت تاریخ مین اور ناسخ مین تاخر

کاتو جو اجماع زمانی نزول وحی مین ہے حجت نہین ہی حجیت اوسکی بعد انقراض زمانی وحی سکے
ہی بلکہ زمانی مین نزول وحی کی اجماع منعقد ہی نہین اسلیکہ بغیر شمول حضرت کی صلی اللہ
علیہ وسلم اجماع نہوگی اور جب شمول حضرت کا ہوگا صلی اللہ علیہ والہ وسلم تو صرف
قول حضرت کا کافی ہی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری قول سکے احتیاج نہین تو یہہ اجماع
جو اوپر جواز عفو پر صغیرہ اور کبیرہ کی سوائی شرک جلی سکے ہوگی تو یہہ اجماع ناسخ
عموم نص سکے ہوگی نہ مخصص اور یہہ جمہور سکے نزدیک جایز نہین ہی تلویح مین ہی
و الجمهور على انه لا ينسخ و لا ينسخ به ضمیر کی راجح ہی طرف
اجماع سکے اور ہدایہ مین منسوخ ہونی متعہ مین کہا ہی قد ثبت النسخ باجماع الصحابة
رضي الله عنهم فتح القدیر مین کہا ہی ليست الباء للسببية فان المختار
ان الاجماع لا يكون ناسخا پھر ناسخ اور حدیث ذکر کردی یا کہتی ہین ہم کہ دعوے
اجماع اہل سنت کا اس تخصیص پر صحیح نہین اسلیکہ اگر یون اجماع ہی کہ شرک اصغر
بدون توبہ کی جایز العفو ہی یعنی یہہ اجماع شرک اصغر کی عفو پر بالخصوص منعقد کر
تو لاؤ ثابت کرو ہم دیکھین کیونکر ثابت کرتی ہو اور اگر یون کہو کہ اجماع اہل سنت سکے
ہی کہ سوا کفر کی اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ جایز العفو ہین تو اس عموم مین شرک
اصغر بہی آگیا تو ہم کہتی ہین کہ جایز ہی کہ یہہ عام بنظر شرک اصغر سکے مخصوص البعض
ہو جیسی اس ہی حقوق کفار اور حقوق دواب اہل سنت کی یہان مخصوص ہین کیونکہ
طریقہ عفو کا انکی اہل سنت کو موافق اصول شرع سکے معلوم نہین ہوتا کیونکہ طریق
فیصلہ کا درمیان مومنین سکے تو یون مقرر ہی کہ حسنات ظالم سکے مظلوم کو دئے
جاوین گی اور نہین تو سیات مظلوم سکے ظالم پر رکہی جاوینگی اور یون بہی ہوگا کہ
اللہ تعالی اپنی فضل سے مظلوم کو بخشدے اور اوسکی دلمین رحم ڈالدی کہ مین تو

بخش گیا میرا بہائی مسلمان میری سبب سے معذب ہوتا ہی مین نی اسکو بخش دیا اور یہ
تینون صورتین کفار اور دواب مین متصور نہین کیونکہ حسنات ظالم کی اون دونون
کو مفید نہین اور سیئات دواب کی ہین نہین اور کفار کی توہین پر مظلوم کو دین اور تخفیف
عذاب کافر سی کرین تو یہہ ہو نہین سکتا کا یخفف عنہم العذاب کفار کی شان مین ہے
تو سوا تعذیب کے دوسرے صورت ہو نہین سکتی تو عام مذکور سے یہہ دونو ظالم مخصوص
ہو گئی اور عام بہ نظر ان دونو کی مخصوص البعض ہوا تو اسی صورت سی شرک اصغر بہی
مخصوص ہو بالجملہ اجماع صورت عموم مین معترض کو مفید نہوی تو جب تک کہ اجماع
خاص عفو شرک اصغر پر ثابت نکری اعتراض اوسکا بیجا ہی اور یہہ اجماع خاص ثابت
کرنی مشکل ہی اس آیہ تفسیر مین ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ
جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما
جلالین مین تین وجہین مذکور ہین وہذا مأول بمن یستحلہ او بان ہذا
جزاءہ ان جوزی ولا بدع فی خلف الوعید بقولہ ویغفر ما
دون ذلک لمن یشاء وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہا علے
ظاہرہا وانہا ناسخۃ لغیرہا من ایات المغفرۃ یعنی حضرت ابن عباس رض
سی یون مروی ہی کہ یہہ آیت اپنی ظاہر پر باقی ہی اور جو کوئی مومن کا عمدا قاتل ہو تو اوس
آیتون سی جو اس قاتل کا احتمال مغفرت کا سمجہا جاتا ہی کہ احتمال ہی کہ اللہ تعالی اسکو
بخش دیگا اور آیتین کہ قاتل مذکور کے حق مین مغفرت کی ہین اس آیت سی منسوخ ہو
گئین ہین تو دیکہو قتل مومن کا بغیر استحلال کے نہ کفر ہی نہ شرک اگر باوجود اسکی حضرت
عبد اللہ بن عباس رض کی پاس اوسکے بخشش اور عفو نہین اور ما دون ذلک سے
مخصوص ہی اور خارج تو موافق معتزلہ کی ہوا معہذا کوئی عالم حضرت ابن عباس کو

رضی الله عنہا نہین کہتا کہ اہل سنت سی خارج ہوی یا یون کہی کہ معتزلہ سکے برابر ہوے
تو عالم ربانی جو منتظر قواعد مقررہ اہل سنت کی فرماتی ہین کہ ظاہر اور صریح اس آیت
سی ان الله لا یغفر ان یشرك به الایہ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دونو قسم شرک
کی مغفور نہین تو کیونکر نسبت خروج کی اہل سنت سی اور نسبت دخول کی معتزلہ
مین اونکی طرف صحیح ہوگی تو یہہ دونو نسبتین تو صریح جہالت اور ضلالت ہیے
جو نص کتاب الله سی منتظر اور بحکم قواعد معتبرہ عربیہ اور شرعیہ کے جو موافق
اہل سنت کی ہین عدم مغفرت دونون قسم شرک کی دریافت ہوی اب عدم مغفرت
شرک اصغر کی سنت سی سنا چاہیی تو پہلی ذکر کرنی احادیث کی یہہ بہی جان لیا
چاہیی کہ عدم عفو اور عدم مغفرت کو مواخذہ لازم ہی لیکن مواخذہ اور سزا منحصر
اسمین نہین کہ دخول نار ہیے ہو بلکہ ہر مصیبت جو پہنچتی ہی وہ سزائی عمل ہیے
جیسی کہ الله تعالی فرماتا ہی ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم
و یعفو عن کثیر تو ما کسبت مین شرک اصغر بہی داخل ہی البتہ سزائی کفر بوجہ
اور انواع سزا کی خلود نار بہی ہوگا ایک مرتبہ چراغ بی بی عائشہ صدیقہ کا گل ہو
گیا حضرت نبی صلی الله علیہ و آلہ وسلم اپنی زبان مبارک سی کہا انا لله و انا
الیه راجعون بی بی صاحبہ نے اوسکو مصیبت سمجہانی تعجب کیا آپنی صلی الله علیہ
و الہ وسلم فرمایا کہ جو امر مومن کو پہنچی اور وہ موجب ناخوشی کا اسکو ہوی تو وہ اوسکی
مصیبت ہی تو دیکہو جو شرک اصغر یعنی ریا ہو موجب حبط عمل یا نقصان ثواب کا ہوگا
جیسی اگی آتا ہی تو وہ موجب ناخوشی مومن کا ہوگا بی شک تو یہہ اوسکی مصیبت ہوسیے
اور مصیبت کو الله تعالی نی سزای عمل فرمایا ہی تو ریا پر جو شرک اصغر ہی مواخذہ ثابت
ہوا تو عدم مغفرت بہی اوسکی ثابت ہوئی اب سنو تفسیر مظہری مین بیچ اس آیت

کریمہ کی دلالت شرک بعبادۃ ربہ احدا از کوری عن محمود بن لبید ان
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر
قال الریاء رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ رض قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا الشرک الاصغر قالوا وما
الشرک الاصغر قال الریا ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ شرک اصغر ریا ہے
وعن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل
عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وفی روایۃ فانا
بری منہ هو للذی عملہ رواہ مسلم وعن شداد بن اوس رض
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی یرائی
فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی
فقد اشرک رواہ احمد دیکھو یہاں تین جگہہ مرائی کو شرک فرمایا بقید اصغر
کی تو بھلا البتہ کہ عین شرک اصغر کیوں نہیں داخل ہوگا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ نماز اور روزہ اور صدقہ دینا ریا سے شرک ہوتا ہے وعن انس رض
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یؤتی یوم
القیمۃ بصحف مختمۃ فتنصب بین یدی اللہ فیقول القوا ہذہ
واقبلوا ہذہ فتقول الملئکۃ وعزتک ما کتبنا الا ما عمل فیقول
ہذا کان لغیر وجہی وانی لا اقبل الیوم الا ما ابتغی بہ وجہی
وعن شہر بن عطیہ قال یؤتی بالرجل یوم القیمۃ للحساب

و فی صحیفة امثال الجبال من الحسنات فیقول رب العزة
تبارک و تعالی صلیت یوم کذا لیقال صلی فلان انا الله لا اله
الا انا لی الدین الخالص و صمت یوم کذا لیقال صام فلان
انا الله لا اله الا انا لی الدین الخالص فما یزال یمحی شی بعد
شیٔ فیقول ملکاه لغیر الله کنت تعمل و عن شداد بن
اوس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم
ان الله تبارک و تعالی یجمع الاولین و الاخرین ببقیع واحد
ینفذ البصر و یسمعهم الداعی فیقول انا خیر شریک فکل
عمل لی فی دار الدنیا کان فیه شریک فانا ادعه الیوم
لشریکی ولا اقبل الیوم الا خالصا رواه الاصبهانی انتهی
مع الاختصار طریقة محمدیه میں ہی دینا عن جبلة الیحصبی رض عن
النبی صلی الله علیه و اله وسلم انه قال ان المرای ینادی یوم
القیمة یا فاجر یا غادر یا کافر یا خاسر ضل عملک و حبط
اجرک اذهب فخذ اجرک ممن کنت تعمل له غور چاہی کرنا کہ جبوقت
یہہ ندا متبعین ریائی کو ہوئگی خصوصا جو پاکا فراوسکو کہا جاویگا تو کیا ذلت اور رسوائی
اوسکو حاصل ہوگی اور کیا خوف اوسکی دل پر مستولی ہوگا آیا یہہ مغفرت ہی یا عقوبت
ان حدیثوں سی معلوم ہوا کہ شرک اصغر یعنی ریا موجب حبط عمل کا ہی جیسی شرک اکبر
اور کفر فرق اس قدر ہی کہ کفر اور شرک اکبر موجب حبط سب حسنات کا ہی اور شرک
اصغر سبب حبط اوس عمل کا ہی جسمیں وہ شرک اصغر واقع ہوا تو یہہ حبط عمل کا بھی خوف
ہوا اور بسبب انکو سنت سی بھی ثابت ہوا کہ شرک اصغر معفو اور مغفور نہوگا عالم ربانی

بھی تو نہیں فرمایا کہ شرک اصغر میں مواخذہ دخول نار ہی ہوگا بلکہ فرمایا ہے کہ شرک
اصغر میں تو سزا ہوگی ہر وجہ سے جو ہو البتہ شرک اکبر کے سزا خلود نار ہے اور سوا اسکی
اور بھی اگر کوئی کہے کہ وعدے سب واقع ہونیوالے ہیں اور وعید بعضے واقع نہوینگی
حال انکہ خبر دونوں کی ایک ہی طرح سے ہے تو علما نے اسکی کئی جواب دیے ایک یہہ کہ خلف
وعدہ کا عیب ہے اور وعید کا نہیں بلکہ کرم اور فضل گنا جاتا ہے اور حدیث مسند مرفوع
انس بن مالک سے اس مضمون میں مروی ہے عقاید جلالی میں ہے انس بن مالک سے کہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من وعدہ اللہ تعالی
علی عملہ ثوابا فہو منجز لہ ومن اوعدہ علی عملہ عقابا فہو
بالخیار انتہی مع الاختصار اور یہہ بھی اسمین ہے کہ یحیی بن معاذ نے کہا ہے
کہ وعدہ حق العبد ہے ومن اوفی بالوفاء من اللہ تعالی اور وعید حق تعالی
کا ہے چاہے بخشے چاہے عذاب کرے لیکن توقع مغفرت کی بہت ہے اسلیے کہ وہ غفور رحیم
ہے کریم ہے عز وجل لیکن محققین کے نزدیک یہہ دونو وجہیں پسند نہیں کیونکہ اسمین تبدیل
قول کی ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے ما یبدل القول لدی پھر کہا کہ یہہ نصوص وعید کے
یا انشا تہدید میں تو تبدیل قول کی ہوگی کیونکہ تبدیل قول کی اوپر تقدیر اخبار کے ہوتے
ہے یا یہہ کہ نصوص وعید سے مراد استحقاق ہے مضمون وعید کا نہ وقوع جیسے اس
نص میں اشارہ بھی نکلتا ہے فجزاؤہ جہنم خالدا الایہ یعنی جزا اوسکی یہہ ہے واقع ہو
یا اپنی کرم سے عفو فرماویں یا یہہ کہ مراد تو ان نصوص سے وقوع ہے نہ استحقاق فقط
پھر یہہ وعیدات مقید ہیں ساتھہ ان جزوی کی یا ان لم یغفر کے مثلا تو جایز ہے کہ احادیث
وعید ریا کی بھی ایسی ہوں تو جواب اس اعتراض کا یہہ ہے کہ یہہ تینوں وجہیں سب نصوص
وعید کے ہیں یہہ بھی مخصوص جو حدیث کلمن ریا کی ہیں کیونکہ اسمین تو قیامت کا احوال بھی ذکر

ہی تو انشا کیونکر ہوسکی اور بعضی کلام کو انشا کہین اور بعضی کو اخبار باوجود ہونی دونون کلامون کو ایک ہی نسق پر تو یہہ افصح عرب اور عجم کے کلام مین نہین کہا جاتا اور ایسی ہے توجیہ استحقاق کے کہ واقع نہو یا مقید ہونا ساتھہ شرط مذکور کے یعنی ان حوزی یا ان لم یغفر کی شملا خصوصا اون حدیثون مین جنمین لفظ انا اغنی الشرکاء عن الشرک یا انا خیر شریک ہی اسلئی کہ مراد استحقاق وعید کا اگر ہو اور وعید واقع نہو یا یہہ کہ وقوع تو مراد تہا پر مشروط تہا ساتھہ عدم عفو کی تو جو عفو ہوا تو شرط نپائی گئی تو وعید پایا گیا تو ہم کہتی ہین کہ یہہ کہنا صحیح نہین اسلئی کہ اللہ تعالی نے اپنی ذات پاک کو اغنی اور خیر شریک سی اس عمل مین فرمایا ہی جیسی وہ سب ماسوا سی اغنی اور خیر ہی تو اگر یہہ وعید واقع نہو تو وہ عمل ریا کا قبول ہو تو ذات پاک پروردگار عزوجل اوس شریک سی اغنی اور خیر ہونا صادق نہوا العیاذ باللہ تعالی تو معلوم ہوا کہ یہہ حبط عمل ریا اگر توبہ نہو تو ضرور واقع ہوگا تو مغفور نہوا اور مراد عالم ربانی کی ثابت ہوئی واللہ تعالی اعلم بالصواب پہر اگر کوئی کہی کہ احادیث مذکورہ سے تو عدم مغفرت ایک شرک اصغر کے جو ریا ہی ثابت ہوئی شرک اصغر کے تو اور بہی اقسام مین اونکی مغفرت کا نہونا ان حدیثون سی ثابت نہوا تو دعوی عالم ربانی کا جو عام تہا ثابت نہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ جب جمیع اقسام اور افراد شرک اصغر کے مغفور نہونا اونکا نص کتاب اللہ سے ثابت ہوچکا جیسی مذکور ہوا پہر ان حدیثون سی اور اقسام کا حکم عدم مغفرت کا اگر ثابت نہوا تو عالم ربانی کی مطلب کو مضر نہین کیونکہ دلیل اقوی سے تو ثابت ہوچکا ہی اگر ان حدیثون سی ثابت نہوا تو کچھہ مضایقہ نہین پہر بہی یہہ قول کو کہ اہل سنت کی مذہب مین سوائے کفر کے سارے گناہ قابل بخشش کے ہین یہہ کلیہ ان ریا کی حدیثون سی باطل ہوگیا اب سننا چاہی یہہ جو اسرجم ان نے معنی آیت کریمہ کے بیان کئی

سو موافق قواعد اور اصول شرع اور عربیہ کے ہین جیسیکہ معلوم ہو چکا پہر اگر یہہ
مراد حضرت رب العالمین جل وعلا کی ہی تو فہو المراد والحمد للہ علی ذلک اور اگر اسکی
خلاف مراد ہو تو آمنا وصدقنا **قول موسوسکا** اور ملتی ہوی ہی معتزلہ کے
ایک فرقہ گمراہ سی تفسیر عزیزی مین بیان کیا کہ خارجی اور معتزلہ مرتکب کبیرہ کے
وعید کو قطعی دایمی کہتی ہین اور کہا و بعضی از ایشان وعید قطعی منقطع را ار
اثبات می کنند ومیگویند کہ او شایان عفو نداز دالبتہ معذب خواہد شد اما عذاب او
منقطع خواہد شد و آخر بہ بہشت خواہد رفت وہمین است مذہب بشر مریسی و خالد سے
دیگر جاہلان بی و قوف انتہے **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے** کہ خارجے اور معتزلے وعید
مرتکب کبیرہ کو ساتہہ دخول نار کے قطعی دایمی کہتی ہین اور عالم ربانی نہ ہر مرتکب کبیرہ
کو کہتی ہین بلکہ صرف شرک اصغر کو اور نہ ضرور دخول نار کے قایل ہین بلکہ ہر طرح سے
کہ سزا ہو تو بات عالم ربانی کے انسی ملتی ہوی نہوی اور مریسی اور خالد ہے جو قطعی
منقطع کہتی ہین تو اسی دخول نار کو کہتی ہین کہ منقطع ہو جایگا اور عالم ربانی محقق
وعید شرک اصغر کا ساتہہ دخول نار کے قطعی نہین کہتی بلکہ یہہ کہتی ہین کہ اس
آیت سی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الایہ عدم مغفرت شرک اصغر کے ثابت
ہوتی ہے پر جو سزا کہ اللہ کے ہان مقرر ہے سو پاویگا یعنی یہہ ضرور نہین کہ دوزخ
ہی اسکی سزا ہو جیہ جائی کہ مخلد ہو یا منقطع بلکہ ہو سکتا ہی کہ دنیا یا برزخ مین اسکی
سزا ہو اور آخرت مین پاک ہو جاوے یا آخرت مین ہو تو سوا نار کے اور طرح سے ہو
یا نار سے ہو بغیر خلود لیکن یہہ نار سے قطعی اور ضرور نہین پہر دیکہو جو آخرت مین بہر حال اسکی
سزا ضرور کہتی ہین اونسی یہہ بات ملتی ہوئی نہوئی اور اصل بات تو یہہ ہی کہ جو بات

دلیل صحیح سی ثابت ہوا ہیں اگر اور کوئی فرقہ گمراہ ملتا ہو تو کچھہ مضایقہ نہین کیونکہ
وہ فرقہ تو اس بات مین گمراہ نہین اور باتون مین گمراہ ہی جیسی حسن اور قبح عقلی مین
معتزلہ ماتریدیہ اور صوفیہ سے ملتی ہوی ہین اور جیسی یہہ موسوس اور اسکی شیعی مجتہد
ماتریدیہ سی ملتی ہوی ہین ثبوت حرمت مصاہرہ مین بسبب زنا کی خلافاً للاشعریہ بلکہ اگر
تتبع کرو تو کوئی فرقہ اہل قبلہ سے ایسا نہین کہ کسی بات مین اہل حق سی ملتا ہوا نہو

دوسرا وسوسہ قول اوسکا دوسرا مقولہ اوسکی مثال

یہہ ہی کہ بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت جتنی کرین جیسی چوری وغیرہ چاہی تو
پکڑی چاہی معاف کرے اور ایک تقصیرین اس ڈہب کے ہین جسمین بغاوت نکلتی
ہی یہہ تقصیرین سب تقصیرون سی بڑی ہین اوسکی سزا ہی مقرر اسکو پہنچتی ہے
اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسون کو سزا نہ دی اوسکی بادشاہت
مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسی بادشاہون کو بیغیرت کہتی ہین سو اوس مالک
الملک شہنشاہ غیور سے ڈرا چاہی کہ یہ لی سرکار زور رکھتا ہی اور ویسی ہے
غیرت سو وہ مشرکون سے کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا انتہی ملخصاً
جماعت نی کہا کہ یہہ جو اللہ تعالی کی مثال دی ہے بادشاہ سے اور سزا نہ دینی مین
بادشاہت کا قصور اور عقلمند لوگون کا بیغیرت کہنا ٹہیرایا اگر اللہ تعالی کو کہا کہ
مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا سو یہہ بات مخالف ہے
مذہب اہل سنت کی کہ اللہ تعالی سے کوئی فعل قبیح نہ اوسپر کچھہ واجب یفعل
ما یشاء ویحکم ما یرید لا یسأل عما یفعل وهم یسألون **دفع اس**
وسوسیکا یہہ ہے کہ یہہ موسوس تو اتنی ہی اونچی ہوتا گرا یہہ تو مسائل
دین سی کچھہ واقف نہین وسوسہ مسلمانون سیکہ دل نشین الکرکچھہ لوگون کو اپنی بیدینی

مین شریک کرلیا سوا اس دسوسیکا دفع کرنا واجب ہوا ایسے ہو لکھنا ہی کہ یہہ بات
خالف ہی مذہب اہل سنت سے یہہ جہوٹا ہی جمہور اور سواد اعظم اہل سنت کی مذہب سے
موافق ہی اگرچہ جماعت قلیلہ کی مخالف ہی مطلب عالم ربانی کا اس تمثیل اور ضرب المثل
سی یہہ ہی کہ حسن اور قبح موافق مذہب سواد اعظم اس امت کی جو صوفیہ کرام اور ماتریدیہ
ہیں عقلی ہے اور معتزلہ بہی اوسکی قایل ہیں جیسی کہ آتا ہی اور عفو شرک سے باوجود
قدرت کی انتقام پر قبیح عقلی اور رلی غیرتنے ہی تو ہیرل سر سے کا زور آور اور غیور ہو
یعنی اللہ تعالی تو اوس سے عفو اشراک کا نہایت قبیح ہوگا اور افعال الٰہی قبح
سی منزہ ہیں یعنی باوجود قدرت کی لا الفعل القبیح تو عفو اشراک کا عقلا بہی واقع
نہوگا جیسی معرفت صانع سے اور توحید اور صفات کمالی اوسکی ان پر شرع موقوف
ہی اور یہہ عقلی ہیں شرعی نہیں یعنی ہو تو شاید شرعی نہیں تو دور لازم آوے
کما ذکر فی علم الکلام والاصول طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرحین یہہ عبارت ہی واللہ
تعالی لا یغفران یشرک بہ لان الاشراک غیر قابل للمغفرۃ اصلا
لنص القرآن وھل یقبلہ عقلا اختلاف قال الاشعری نعم و
یدل لہ قول عیسی علیہ السلام وان تغفرلھم الآیۃ وقال
الماتریدی لا لان ذنبہ یمنع التکفیر عن السیات یعنی ہر گاہ شرک
اوس مرتبہ میں قبیح اور خبیث اور ناپاک ہے کہ مانع ہی عفو اور سیئات کا پہر آپ بہ
قابلیت عفو کی رکہتا ہوگا از روی عقل کے اور اکا رتبہ گردینی والا اور حسنات کا ہی
جیسی گندگی موجب تنفر کے ہی اور طعام سے جو اوسمین پڑجاوے تو پہر وہ آپ
گندگی کیونکر موجب نفرت کی نہوگی یہہ بات تو ہر عقل والا سمجہتا ہی **سوال**
اگر کوئی کہی کہ شرح طریقہ محمدیہ سے معلوم ہوا کہ مراد شرک سی آیت میں شرک

اکبر ہے اس لئی کہ مانع تکفیر سیئات کا ہی شرک اکبر ہی نہ شرک اصغر جواب نہین مانتی ہم کہ مانع تکفیر کا شرک اصغر نہین بلکہ یہہ بہی مانع ہی تکفیر کا فرق اسما قدر ہی کہ شرک اکبر سب سیئات کی تکفیر کا مانع ہے اور شرک اصغر اوسی فعل کے تکفیر کا مانع ہی جس فعل مین یہہ شرک اصغر واقع ہوا فرقا بین الاکبر والاصغر جیسی ریا کہ حدیثون سی معلوم ہوا کہ جس فعل مین ریا واقع ہو وہ فعل حبط اور اکارت ہی اور ریا شرک اصغر ہے موافق حدیث کی اور بہی کہتے ہین ہم بر تقدیر تسلیم کہ قول صاحب طریقہ محمدیہ کا مخصص عموم نص کا تو نہین ہو سکتا غایت مافی الباب یہہ کہ دلیل مذکور شرک اکبر کے ساتھہ خاص ہوگی تو . دلیل جو شامل شرک اصغر کو ہو کہ مغفرت مطلق شرک کی قبیح عقلی ہے اور قبح عقلی سے تنزیہہ واجب تعالی کے ضرور ہی اب سنو کہ یہہ مسئلہ فرع ہے حسن اور قبح کا جو حسن اور قبح شرعی کہتی ہین وہ عقلا شرک کو قابل عفو کی جائز رکہتی ہین جیسی اشعریہ اور جو عقلی کہتی ہین وعقلا ہی عفو شرک جائز نہین کہتی جیسی ماتریدی اور صوفیۂ کرام اور معتزلی مسلم اور اسکی شرح مین ہے فعند الاشاعرة التابعين للشيخ ابي الحسن الاشعري المعدودين من جملة اهل السنة والجماعة ايضا شرعي ان يجعله متصفا اياه بهما فقط لا غير من غير حكمة وصلوح للعقل فما امر به الشارع حسن وما نهى عنه قبيح ولو انعكس الامر اي امر الشارع انعكس الامر اي امر الحسن والقبح فيصير ما كان حسنا قبيحا وبالعكس وعندنا معشر الماتريدية والصوفية الكرام من معظم اهل السنة والجماعة وعند المعتزلة عقلي اي لا يتوقف على الشرع لكن عندنا من متاخري

الماتریدیۃ لا یستلزم صفۃ الحسن والقبح حکما من اللہ تعالیٰ فی العبد بل یصیر موجبا لاستحقاق الحکم من الحکیم الذی لا یرجح المرجوح فالحاکم ھو اللہ تعالیٰ والکاشف ھو الشرع فما لم یحکم اللہ تعالیٰ بارسال الرسل وانزال الخطاب لیس ھناک حکم اصلا فلا یعاقب بترک الاحکام فی زمان الفترۃ ومن ھھنا اشترطوا بلوغ الدعوۃ فی تعلق التکلیف فالکافر الذی لم یبلغہ الدعوۃ غیر مکلف بالایمان ولا یواخذ بکفرہ فی الاخرۃ وھذا الذی بخلاف رای المعتزلۃ والامامیۃ من الروافض خذلھم اللہ تعالیٰ والکرامیۃ والبراھمۃ فانہ ای کلا من الحسن والقبح عندھم لوجب الحکم من اللہ اذ ھو الحاکم لا غیر فلولا الشرع بما ھو شرع بان فرض عدم ارسال الرسل وکانت الافعال بایجاد اللہ تعالیٰ لوجبت الاحکام علی حسب ما فصل الان فی الشریعۃ الحقۃ الی اخرہ اشاعرہ کے حق میں محدود اہل سنت سی کہا اور ماتریدیہ اور صوفیہ کو معظم اہل سنت کی کہا آپ اور بیوقوفی اور جہل اسکا یہہ ہے کہ اگرچہ باطن میں تو رافضی اثنا عشری ہی پر تقیہ کے ردے سے تو اپنی تئین حنفی قرار دیا ہی نماز و روزہ حنفیون کے طرح کرتا ہی سو یہہ بیوقوف اتنا نہ سمجہا کہ ماتریدیہ کے عقاید کے تو یہہ بات مخالف نہین ہے اصل بات یہہ ہے کہ اپنی رفض کے مسئلی تو خوب جانتا ہی اور ہمارے یہان کے مسئلی اوپر سے ہی ہی کہا ہی آدہی بات سمجہتا ہے نہ ساری چنانچہ یہان بیان ہوا اور اگی بہی کہا جاویگا اور اس موسوس نے یہہ جو کہا کہ اللہ تعالیٰ سے نہ کوی فعل قبیح نہ اور سپر کچہہ واجب

یہہ بہی اسکی جہالت پر دلیل ہے اول مسئلہ مین توموہنہ ملک انڈ ا اور دوسری مین
کچہہ تفصیل ہے یہہ عبارت کہ اللہ تعالی سے نہ کوی فعل قبیح اسکی دو معنی ہین ایک
یہہ کہ جو فعل واقع ہوا یا ہوگا وہ قبیح سے دور ہے تو یہہ معنی حق ہین پر مولوی صاحب
کو کچہہ مفید نہین کیونکہ مشرک کی مغفرت تو واقع نہوگی تا کہ بعد وقوع کے کہا جاوے
کہ یہہ قبیح نہین اور اس معنی مین تو نفی قبح کے افعال واقعہ ہی سے ہی دوسرے
معنی یہہ کہ جو فعل عبادی ہو تو وہ قبیح ہو اور جو اللہ تعالے سی وہ واقع ہو تو
قبیح نہو اس لئی کہ فعل قبیح تو اللہ تعالی سے متصور ہے نہین جیسی مغفرت
شرک کی کہ جو بادشاہ اپنی شریک اور شریک والون کو معاف کری اور درگذر
کری تو یہہ قبیح ہی اور اگر اللہ تعالی درگذر فرماوے اور مغفرت کری تو قبیح نہین
اسلئی کہ اللہ تعالی سے کوی فعل قبیح متصور نہین شرح عقاید جلالی مین یون ہی *
اجمع الامة علی اللہ تعالی لا یفعل القبیح لکن الاشاعرة ذہبوا
الی انہ لا یتصور منہ القبیح لان الحسن و القبح العقلیین منفیان
و الشرعیین لا تعلق لہما بافعالہ تعالی تو یہہ دوسرے معنی اگر اتفاقی
اجماعی ہوتی یا قول سواد اعظم کا یا تحقیق تو صحیح ہوتی اور عالم ربانی پر اعتراض ہوتا پر
یہہ معنی نہ اتفاقی اجماعی اور نہ تحقیق اور نہ قول سواد اعظم امت مرحومہ کا بلکہ صرف
قول اشاعرہ کا ہی مقابل تمام امت کی مبنی حسن اور قبح شرعی پر کہ شرع نے جسکو حسن
کہا وہ حسن اور جسکو قبیح کہا وہ قبیح ہوا اگر عکس کرتا تو عکس ہوتا اور قول باقی تمام
امت کا یہہ ہی کہ لا یفعل القبیح و ان کان یتصور منہ القبیح یعنی مثلا
مغفرت کفر کی جو قبیح ہے اسپر قدرت ہی چاہی تو مغفرت کر دی پر جو قبیح ہے نکری کا
کو متصور اور مقدور ہے تو ہم کہتی ہین کہ یہہ شرعی ہونا باطل ہی اس لئی کہ اس

تقدیر پر لازم آتا ہی کہ کوئی فعل اللہ تعالی کا جیسی قبیح نہیں ہو سکتا حسن بھی نہو سکی
اس لیے کہ شرع متعلق ہی افعال عباد ہی حسن اور قبیح میں افعال عباد تابع شرع کے
ہیں شرع متعلق فعل الہی سے نہیں اور نہ افعال الہی تابع شرع کے کہ جو شرع
حسن کریے تو حسن ہوں اسلیے کہ شارع تو خود ذات پاک اللہ تعالی کی ہی شرع اوسی
کی طرف سی ہی پس اللہ تعالی کا اپنی افعال میں تابع شرع کی ہونا متصور نہیں اور حال یہہ ہے
افعال اللہ تعالی کی سب حسن ہیں ہمیشہ بالاتفاق جیسی شرح عقاید جلالی میں ہی و فعل
اللہ تعالی حسن ابدا بالاتفاق اسکی جواب میں اشاعرہ کہتی ہیں کہ معنی الحسن
ما حسنہ الشرع کی یہہ ہیں کہ نہی شرعی تحریما یا تنزیہا اوسپر وارد نہیں جیسی فعل اللہ
تعالی کا اور واجب اور مندوب اور مباح مواقف میں ہی القبیح ما نہی عنہ شرعا و
الحسن بخلافہ اس جواب کی دفع میں یہہ ہیچمدان کہتا ہی کہ ظاہر تقابل حسن اور قبیح
میں تقابل تضاد ہی جیسی مسلم کے عبارت سی معلوم ہوا تو حسن اور قبیح شرعی کی تقدیر
پر حسن بمعنی ما ورد بہ الامر شرعا ہوگا جیسی قبیح بمعنی ما نہی عنہ شرعا جیسی مسلم میں مذکور
ہوا تو اس تقدیر پر افعال الہی میں حسن متصور نہوا کیونکہ افعال الہی تو ما ورد بہ الامر
نہیں حال آنکہ سب افعال الہی حسن بالاتفاق ہیں اور جو معنی اشاعرہ فی حسن کے جواب
میں کہی تو اون معنی پر تقابل اونمیں ایجاب سلب کا یا عدم ملکہ کا ہوگا اول یعنی ایجاب سلب
کا تقابل تو نہیں اسلیے کہ واسطہ پایا جاتا ہی فعل بہایم نہ حسن نہ قبیح سو افعال بہایم کے بہت
چیزیں نہ حسن نہ قبیح اور ایجاب سلب میں واسطہ نہیں ہوتا پس تقابل عدم ملکہ کا ہوگا اگر
اس تقابل میں شرط ہی کہ محل عدمی کے شان سی اتصاف ساتھہ وجودی کے ہو تو جو افعال
الہی حسن ہیں اس معنی کر تو اونکی شان ہی قبیح ہونا بھی ہو سکی لیکن اشاعرہ کے نزدیک قبیح افعال
الہی میں متصور ہی نہیں نہ بجای امکان اور صلاحیت اور یہی معنی قبیح کے جب ما نہی عنہ

شرعا ہوئی تو شان افعال الٰہی یہی کہ سب حسن میں یہہ ہو کہ منہی عنہ نہی ہو سکیں حال
انکی نہی متعلق نہیں ہوتی مگر افعال عبادی اسلیے کہ نہی درامر شرعی کو مخلصی نہیں
خطاب الہدی کہ متعلق ہو افعال عبادی باعتبار اقتضا اور تخییر کے جیسے اقیموا الصلوٰۃ
ولا تقتلوا اولادکم اس دفع جواب کی دفع میں اشاعرہ کی طرف سے اگر کوئی کہی کہ
شان محل عدمی سے موصوف ہونا ساتھہ وجودی کی تو شرط اس تقابل کی یا شبیہ
براس محل کا موصوف لشخصہ ہونا ضرور نہیں خواہ وہ محل عدمی لشخصہ اوسکی شان
سے موصوف ہونا یا اوسکی نوع یا جنس قریب یا جنس بعید کے شان سے اتصاف
ساتھہ وجودیکی ہو اور یہہ بات فعل الٰہی میں پائی جاتی ہے کیونکہ افعال مکلفین کے
تو بعضی قبیح ہوتی ہیں اور اونپر نہی وارد ہے اور یہہ افعال عباد افعال الٰہی کے
مماثل ہیں یا مجانس تو شان نوع یا جنس فعل الٰہی کے ہے اتصاف ساتھہ قبح کے ہوا اور
شرط اس تقابل کی پائی گئی تو ہم اس دفع جواب کی دفع کے دفع میں کہینگی یعنی پہر دفع
جواب اشاعرہ کا راست کرینگی اور جواب کو اونکی بگاڑینگی اور حسن اور قبح شرعی کو
باطل کرینگی اور کہیں کے کہ جیسے اللہ تعالی کی ذات کا نہ کوئی مماثل نہ مجانس اسیطرح
سے اوسکی صفت کی کسیکی صفت نہ مماثل نہ مجانس مثلا صفت علم الٰہی اور صفت علم ممکن
مشترک لفظی ہیں اور معنون انکی باہم سراسر متباین صفت علم الٰہی بسیط اور قدیم ہے
اور صفت علم ممکنات مرکب جنس اور فصل سے حادث اغلب ہے مقولہ کیف کی [illegible]
القیاس اور صفات اسیطرح سے افعال الٰہی کے افعال عباد نہ مماثل نہ مجانس افعال عباد کے
مقولہ فعل سے ہیں کہ جسمیں تدریج ماخوذ ہے فعل الٰہی مبرا از تدریج ہے تدریج تو اوسکی
فعل میں ہو جو زمانی ہو زمانہ اوسپر جاری ہے تو حضرت واجب الوجود جل وعلا نہ زمانی اور
زمانہ اوسپر جاری ہے الا انہ بکل شیء محیط البصر تو شان فعل الٰہی سے بالخصوص

اتصاف قبیح کا نہ اسکا کوئی مماثل نہ مجانس کہ اوسکی شان سی اتصاف قبیح سے ہو تو شر
اس تقابل سے قوت ہوئی تو یہہ تقابل ہی سے قوت ہوا اذا فات الشرط فات المشروط
پس نہوا مگر تقابل تضاد کا پس اگر حسن اور قبیح شرعی ہو تو حسن بمعنی ما امر به الشارع ہو
جیسے مسلم مین ہی اور ظاہر ہے کہ کوئی فعل الہی ما امر به الشارع نہین تو حسن بہی نہو
تو اب حسن اور قبیح شرعی نہوا بلکہ عقلی ہوا یعنی غیر موقوف شرع پر جیسے یہہ مذہب ما
اور صوفیہ کرام کا ہی کہ وہ سواد اعظم امت مرحومہ کے ہین جیسے کہ مذکور ہو چکا سنیون
اور معتزلی بہی اس قدر اس مسئلہ مین شریک ہین اور کچہہ مخالف جیسے شرح مسلم
معلوم ہوا اور ایک دلیل ابطال حسن اور قبیح شرعی پر ذکر کرتی ہین اگر یہہ دونو شرعی
ہوون تو ارسال رسل حق مین عباد کے بلا اور فتنہ اور زحمت ہو جاوی نہ رحمت اسلئے
کہ عباد قبل ارسال کے رفاہ مین تہی اپنی کسی مستلذات مین مستحق مواخذہ کے نہین
تہی پہر بعد آنی رسولون کے بسبب بعض اپنی فعلون کے لایق عذاب ابدی کے ہو گئی
پس ارسال رسل مین تو تنگی عباد پر اور تعذیب اونکی ہوئی تو یہہ ارسال رسل بلا اور فتنہ
اور زحمت ہو گئی نہ رحمت وہذا خلف اس لئی کہ اللہ تعالی ارسال رسل سی اپنی منت عباد
پر رکہتا ہی قران مجید مین اگر مقام غریب نہوتا تو بہت تحقیق کی جاتی اب جان لو کہ شر
تو غایت قبیح عقلی ہے تو جیسے قابل مغفرت کا شرعا نہین ایسے ہی عقلا بہی قابل
مغفرت کی نہین اب ظاہر ہوا اشکال ظہور کہ دوسرے معنی عبارت موسوس کے جو اوسکی
دو اصلی مفید ہو چکا اوس مین شبہہ تہا اگرچہ فی الحقیقت مفید اوسکو نہ تہی کیونکہ اسمین
تو اختلاف تہا نہ اجماعی نہ موافق سواد اعظم کے نہ محقق تو یہہ دوسرے معنی صحیح فقیر
محقق وہی مذہب سواد اعظم کا ہی یعنی حسن و قبیح عقلی موافق قول عالم ربانی کی پس
اعتراض عالم ربانی پر یہہ دوسرا خناس تہا کہ جڑ سے اوکہڑ گیا اور ضرب المثل کہاوت

در گذر کرنے شرک کی ساتہہ غفلت کرنے بادشاہ کی اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور
موقع سی ہوئی اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ پر نہ کچہہ واجب سو یہہ تو صحیح ہی پر عالم ربانی
نے کہا کہ تعذیب شرک کی اللہ تعالی پر واجب ہے کہ یہہ نفی اوسکی کرتا ہی عالم ربانی کا
مطلب یہی کہ شرک بڑی درجیکا قبیح ہے نہ قابل عفو شرعا نہ عقلا جیسی کہ مذہب ماتریدیہ
اور سواد اعظم کا ہی تو عفو شرک کے قبیح عقلی ہوی اور اللہ تعالی بڑی درجیکا حکیم اور غیور
وہ کبہی فعل قبیح نہین کرتا جیسی کہ مذکور ہو چکا یعنی فعل قبیح نکرنا اللہ تعالی کا جیسی شرعا
ثابت ہی عقلا بہی ثابت ہی موقوف شرع پر نہین جیسی معرفت صانع کے عقلی ہے نہ شرعی
موقوف شرع ورنہ دور لازم آتا ہی چنانچہ کتب اصول اور کلام مین مفصل مذکور ہے
تو تجویز مغفرت شرک کے تجویز خلاف حکمت اور غیرت کی ہی جیسا عالم ربانی نے کہا اللہ
تعالی اوس سی پاک ہے اور ضرب المثل اور کہاوت درگذر کرنے شرک کی ساتہہ غفلت
کرنی بادشاہ کے اپنی شرک اور شرک والون سی بیجا اور موقع سی ہوئی یہہ جو عالم ربانی
نے کہا مشرکون سی کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اونکو سزا نہ دیگا یہہ ملبد اس سے وجوب
اللہ تعالی پر سمجہا تو ہندی کا محاورہ بہی نہین جانتا ایک فعل کرنے مین جو کسیطرح
قباحت ہو تو کہتی ہین کیونکر یہہ کریگا اور ایک فعل نکرنے مین جو شناعت ہو تو کہتی ہین
کس طرح نکریگا وجوب عقلا یا شرعا ہو یا نہو کہتی ہین زیدنے عمرو کو بازار مین گالی دیے
تو زید کیونکر اسکو چہوڑ دیگا اور کس طرح اوس سے بدلا نہ لیگا اب دیکہو غور کرو نہ چہوڑنا اور
بدلا نہ لینا نہ واجب شرعی نہ عقلی بلکہ چہوڑنا اور بدلا نہ لینا شرع مین تو مستحب اور عقل
کی رو سی تحلم محمود اور یہہ جو موسوس نے کہا کہ ملتی ہوئی ہی معتزلہ اور شیعہ کی مذہب
سی تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی اگر معنی وجوب عقلی این است کہ آنچہ فعل عقلا او را در ہر
واقعہ بالخصوص تقاضا کند باری تعالی را از ان خلاف کردن جائز نباشد پس این خود منافی

جنہیں بجملہ ... الرد علی اہل السنہ ١٢

معنی الوہیت است و بحث ہمدرین معنی است و شیعہ و معتزلہ ہمین معنی را در دیت یاد درین
دو دنیا جیبا ثابت می کنند و جناب باری تعالی در اوشان خود مثل ارسطو و افلاطون یا سکندر
دارد یک زیب قراری رہند و ظاہر است کہ چون عقلا و معقول ہمہ حادث و مخلوق و
مقہور او باشند او را زیر فرمان مخلوقات و حوادث خود کرد اینرا بر بی عقلی است یعنی
عالم ربانی ہے نے غفلت کرنیکو اور سزا دینی کو مشروع سکے واجب عقلی اللہ تعالی پر کہا اور
یہہ مذہب معتزلی اور شیعہ کا ہی تو ہم کہتی ہیں کہ یہہ تو بلادت اور غباوت او زنا فہمی
اسکی بہا جیسی ابہی معلوم ہو چکا اور اگر یہہ غرض ہی کہ غفلت اور سزا دینی کو قبیح
عقلی کہنا معتزلی اور شیعہ کا مذہب ہی مخالف اہل سنت کی تو ہم کہتی ہیں کہ یہہ
جہل اور بیوقوفی اس موسوس کی ہی اسلیے کہ مذہب سواد اعظم اہل سنت کا ہی
حسن اور قبح عقلی ہے اور معتزلہ اور شیعہ سب اسمین موافق اہل سنت کی ہین
البتہ مذہب اشاعرہ کی اسکی خلاف ہی چنانچہ مذکور ہو چکا اور یہہ جو موسوس کا قول
ہی دیکہو دہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلی اللہ تعالی کو اپنے
ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرا ایی اس قایل نے اوسکی تصریح کر دی اے عقلا
دیکہو اس موسوس کے تو اسمین کئی خطائین ہین ایک دو تین پہلی خطا یہہ کہ یہہ
تو جھوٹ کہنا ہی قایل نے کہان تصریح کی کہ اللہ تعالی مثل بادشاہ کی ہی بلکہ اوسنے
یہہ کہا کہ اللہ تعالی شہنشاہ ہے بادشاہ کی معنی اور شہنشاہ کی معنی اور ملک
الاملاک اسم احسن مبارک اللہ تعالی کا ہی شہنشاہ اوسکا ترجمہ ہی اسیلیے کتب شیعہ
مین لکہا ہی موافق حدیث کی کہ ملک الاملاک اور شہنشاہ کہنا کسی غیر کو سوائے
اللہ تعالی کی جائز نہیں طریقہ محمدیہ مین اور اوسکی شرح مین بخاری اور مسلم سے
حدیث نوول نقل سکے ہی اوسکا ایک جملہ نقل کیا جاتا ہے ان اخنع اقبح اسم

عند اللہ تعالی یوم القیمۃ ای اقتلہا لصاحبہ ملک الاملاک او
فی معناہ کشہنشاہ لا مالک لجمیع الخلایق الا اللہ تعالی فالمسمی
بہا ذکر نازع اللہ تعالی فی رداء کبریائہ واستنکف ان یکون
عبد اللہ وھذا الحدیث اتفق علیہ الشیخان ورواہ ابوداود
والترمذی من حدیث ابی ھریرۃ مرفوعا وفی الباب غیرہ انتہی دیکہو
مسلمانو عاقلو کہ عالم ربانی نے اسد تعالی کا اسم مبارک کس عظمت سے ذکر کیا ہے اور یہہ
خناس کیسا بہتان لگاتا ہے خود آپ شہنشاہ کا لفظ نقل بیان کیا اور پہر کیا کہتا ہے
مثل مشہور ہے کہ دروغ گویم برروی تو دوسرے خطا یہہ کہ قایل نے کہا کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہیں عقلا ہے قابل عفو کی نہیں پر اس مطلب کو بسبیل
ضرب المثل اور کہاوت کی ادا کیا کہ بغاوت یعنی اشتراک سے تو دنیا کی بادشاہ
جو قوت اور غیرت رکہتی ہین درگذر نہین کرتی تو وہ شہنشاہ ہے اور بڑا سرپکا
زور اور غیرت والا وہ کیونکر درگذر شرک سے کریگا مراد اوس سے یہہ کہ شرک
جیسی قابل عفو کی شرعا نہین عقلا بہی نہین جیسیکہ مذہب امام ابومنصور ماتریدی
کا ہے رحمۃ اللہ علیہ چنانچہ مذکور ہوچکا اب اس سے یہہ نہین لازم آیا کہ قایل نے
اللہ تعالی کو مثل بادشاہ کی کہدیا پہر صریحا کہدیا جیسیکہ شیعہ اور معتزلہ نے
اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تہا اسلیے کہ غرض تمثیل سے تو یہہ
ہے کہ معنی غیر محسوس بسبب منازعت وہم کے عقل سے تشخیص کبہی خوب ذہن نشین نہیں
ہوتی اور جب اوس معنی غیر محسوس کو صورت محسوس مین لاکر بیان کرتے تو منازعت
وہم سے عقل نجات پاوے اور وہ معنی خوب ذہن نشین ہوجاوے تو یہان عفو شرک باللہ
تعالی کو صورت مین عفو شرک اور بغاوت بادشاہ دنیا کی لاکر فرمایا کہ جیسی شرک

اور بغاوت کرنا قبیح عقلی ہی بادشاہ غیور دنیا کا عفو نہین کرتا ایسی ہی یہہ اشراک
باللہ تعالی بہی تو اوسکا آخرت مین قبیح عقلی ہی اسکو اللہ تعالی نکریگا نظیر اوسکی یہہ ہی
کہ اللہ تعالی مثل مین مشرک اور موحد کے فرماتا ہی ضرب اللہ مثلا رجلا فیہ
شرکاء متشاکسون ورجلا سلما لرجل ہل یستویان مثلا
الحمد للہ بل اکثرہم لا یعلمون یعنی یہہ دونو رجل غلام صفت مین برابر نہین ایسی
ہی مشرک اور موحد صفت مین برابر نہونگی تو اس کہاوت مین جو مطلب تہا وہ اللہ
تعالی نے آپہی بیان فرمادیا جملہ استفہام انکاری مین اور یہہ مراد نہین کہ اللہ تعالی
شرک کی صورت مین جو مشرک شرک کرتی ہین مثل شریک متشاکس کے ہی اور توحید
کی صورت مین مثل اوس رجل کے ہی جو اکیلا مالک ہو اسکے لئے کہ اس مماثلت کی بیان
کی لئے ضرب المثل نہین کی ایسی ہی مغفرت شرک باللہ کے ضرب المثل اور کہاوت مقابل
مین مغفرت اور در گذر کرنا بادشاہ کا باغیون سے فرمایا تو اس سی اللہ تعالی کا مثل
ہونا بادشاہ کا قائل کے کلام سے ثابت نہین ہوتا کیونکہ علامہ تفتازانی نے رحمۃ
اللہ علیہ کہ امام علوم عربیہ کے ہین متشابہات قرآنی کے بیان مین فرمایا ہی او یجعل
الکلام المذکور فیہ الید والوجہ ونحوہما تمثیلا لا یعتبر فی مفرداتہ
تشبیہ انتہی تو دیکہو اس سے معلوم ہوا کہ تمثیلات کی مفردات مین تشبیہ ضرور
نہین ما قلنا مسلمانون یہان ایک لطیفہ ہے سنو اللہ تعالی کو اپنی علم ازلی مین یہہ ذکر
خناس معلوم تہا تو اسکا جواب اپنی اس کلام قدیم کے جملہ استفہامیہ مین فرمادیا یعنی
ضرب المثل مین وہ مماثلت ذکر کرنی مراد ہوتی ہی جو ممثل کہ اور ممثل بہ مین ہی نہ اور یہہ
اپنی اس بندہ عاجز کو اوس جواب پر اپنی فضل سے آگاہ فرمادیا کہ اوسنے اسکو
یہان کہدیا تیرے یہہ خطا کہ اگر کلام قائل سے بر تقدیر تسلیم اللہ تعالی کا مثل

بادشاہ کی ہونا ہی نکلتا ہو اگرچہ صریحا نہین کہا تو مغفرت کرنیمین مثل ہوتا نہ
تابع ہوتی ہین عقل عقلا کے اور اوردر تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہی کہ شیعہ اور معتزلہ
نی اللہ تعالی کو اپنی ذہنون مین مثل بادشاہ کی ٹہیرایا تو یہہ ہے تو تحفہ اثنا عشریہ
مین تصریح ہی کہ تابع ہونے مین عقل عقلا کے اللہ تعالے کو اپنی ذہنون مین
مثل بادشاہ کے ٹہیرایا ہی تو پہر کہنا اوسکا کہ جو تحفہ اثنا عشریہ مین لکہا ہے الخ
یہہ تہی جہوٹ ہوا یہانتک تینو خطاؤن کا بیان ہو چکا اور یہہ بہی سنو مسلمانون کہ
ہمنی جو عقلی ہونا حسن اور قبح کا اور قابل مغفرت کے ہونا شرک کا عقل کے
رو سی دلیل سے ثابت کیا تو یہہ ہمارے طرف سے شروع ہے نہین تو جو موسوم
کا عالم ربانی پر اعتراض یہی تہا کہ یہہ قول اوسکا مخالف ہی اہل سنت کی تو اوسکی
جواب مین اسیقدر کافی تہا کہ ہمنی نقل صحیح معتبر کتاب سے کردیے کہ عقلی ہونا
حسن اور قبح کا اور مغفرت کی قابل ہونا شرک کا عقل کے رو سی ہے موافق
ہی اہل سنت اور جماعت کی مذہب سی یعنی جمہور اور سواد اعظم کے مذہب سے
گو مخالف ہی جماعت قلیلہ کے **تیسرا وسوسہ قول اوسکا تیسرا معقوله**
جو اس کلام مین ہی کہ یہہ لتقصیرین سب لتقصیر دن سی بڑے ہین تا اُسکی سزا
مقرر اوسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سی غفلت کریے الخ جماعت نے کہا
کہ یہہ بہی معتزلہ کے طور پر ہی اہل سنت کی مذہب مین کفر نہ بخشا جانا بدلیل سمعی
معلوم ہوا اور عقلا جایز معتزلہ عقلا ممتنع کہتی ہین انتہی **دفع اس تیسری**
وسوسہ کا یہہ ہی کہ ابہی دوسری وسوسہ کی دفع مین معلوم ہو چکا ہی کہ یہہ
تقیہ کرنیوالا اپنی مذہب سی خوب واقف ہی اور ہمارے مذہب مین سی کچہہ نے پہاگتا
ہی مذہب ماتریدیہ مین کہ سواد اعظم اہل سنت کا ہی کفر کا نہ بخشنا شرعا اور عقلا دونو

ثابت ہی چنانچہ طریقہ محمدیہ اور اوسکی شرح سے مع دلیل مذکور ہوچکا معتزلہ بہی
اسمین موافق ہین تو یہہ تیسرا مقولہ موافق سواد اعظم اہل سنت کی ہی مخالف اہل سنت
کی جاننا جہالت ہے بعضی علم کلام کے کتابون مین جو اسکو معتزلہ کا قول مقابل مین اشاعرہ
کی لکہا ہی تو اوس سی نفی قول ماتریدی کا نہین ہوتا **قول موسوسکا** شرح عقاید
نسفی مین ایک دلیل اوکی یہہ ہے نقل کیے ہی والکرم نهایة فی الجنایة لا
یحتمل الا باحة ودفع الحرمة فلا یحتمل العفو ودفع الغرامة
خیالی مین اوسکا جواب لکہا ہی ثم ان نهایة الکرم تقتضی العفو عن نهایة
الجنایة یہہ جو مذہب ماتریدیکا ہی ہے توجیہہ ان خیالی کی جواب مین کہتا ہی کہ اللہ
تعالی کی صفات جمالی اور جلالی دونون ہین کہ آثار اوکی آپسمین متضاد اور منافی ہین جیسے
رحیم کریم عفو غفور ستار اور منتقم قہار اور ذو عقاب الیم ذو البطش الشدید مثلا اور یہہ
دونو قسم صفات کبہی بیکار اور معطل نہین تو مقتضی ہونا نہایت کرم کا نہایت جنایت
سے اوپر تقدیر لاحظ کرنے دو نو قسم صفات کی غیر مسلم ہے البتہ اگر صرف صفات جمالی
ہوتی تو مسلم تہا اور بہی کہتی ہین کہ دونو قسم صفات جلالی اور جمالی ساتہہ حکمت کیے
ہین حکیم ہے اور اوسکی صفت ہی تو عقل ان سب صفات کو ملاحظہ کرکے امید رکہتی ہین
اور اس بات کی طرف راہ پاتی ہے کہ حکیم نہایت کرم نہایت مطیع کے حقمین ظاہر فرماوے
یعنی سید المرسلین کے حق مین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم فثم اور نہایت عذاب اور انتقام
نہایت جانی اور عاصی کے حقمین اظہار فرماوی جیسے شیطان اور لوگ مدعی الوہیت کہ
ثم فثم اور اسی بعقل کے اور اک کے موافق شرع وارد ہی اور جانتا تو عکس کردیتا وہ
اپنی فعل مین مجبور نہین اوسپر کچہہ واجب نہین پر یہہ خلاف حکمت کے ہی اور قبیح آدمی
وہ ذات پاک منزہ ہی اور یہہ سلم مناظرہ کا مسئلہ ہے کہ نفی دلیل سے نفی مدلول

کی نہین ہوتی جایز ہی کہ اوعن مدلول کی اور ایک دو دلیل ہون کہ وہ سالم ہون
سی چنانچہ یہان کلام موسوس کا ہی مشعر ہی اسی بات کو کیونکہ اوسنی کہا الک لیس
اونکی یہہ ہی **چوتہا وسوسہ قول اوسکا چوتہا مقولہ شفاعت**
بالاذن کی بیان مین چور پہ چوری تو ثابت ہوگی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہین
اور چوری کو اوسنی اپنا پیشہ نہین ٹہیرایا مگر نفس کے شامت سی قصور ہوگیا پہر
وہ اوسپر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا اور بادشاہ کی آئین کو سر اور آنکہون
پر رکہہ کر اپنی تئین تقصیروار سمجہتا ہی اور لایق سزا کی الی اخرہ جماعت شیخ
کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب اہل سنت کی کہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کے
شفاعت ثابت ہی معتزلہ خاص کرتی ہین مطیعین اور تائبین کے واسطی شرح
مقاصد وغیرہ کتب عقاید مین یہہ قصہ بتفصیل موجود ہی انتہی یہہ وسوسہ بھی
سا تو ان اعتراض مولوی فضل حق خیرآبادی کا ہے سو اسکو بعون الہی تو
چار جز مین بتفصیل تمام فارسی عبارت مین رد کیا اور استیصال بکمال عمل مین آیا
اب بقدر ضرورے اسکو ہندی زبان مین اس چوتہی وسوسہ کے دفع کرنیکو
ذکر کرتی ہین کہ اس جماعت موسوسہ نی تیسرے صورت والون کو کہا تائبین
سمجہہ لیا پہر اونکی شفاعت کی ذکر کرنیکو تخصیص شفاعت کی بناء تائبین کی ٹہیرا
کر مخالف اہل سنت کی اور موافق معتزلہ کے کسطرح کہدیا توبہ کی تو دو رکن ہا لاتفاق
ہین ایک ندامت فعل ماضی پر دوسرے عزم عود نکرنیکا پر استقبال مین اور تیسری
صورت مین ندامت کا تو ذکر ہی پر دوسرا رکن جو عزم ہے عود نکرنیکا پر مذکور نہین
توبہ کی معنی طریقہ محمدیہ مین یون ہین التوبۃ ہی الرجوع عن قصد المعصیۃ
والعزم علی ان لایعود علیہا تعظیما للہ تعالی وحذرا من عقابہ و

هی واجبة علی الفور اور تفسیر مظہری میں یون ہی قال الحسن هی ندم
الموبة ان یکون العبد نادما علی ما مضی مجمعا علی ان لا یعود
وقال الکلبی هی ان یستغفر باللسان ویندم بالقلب ویمسك
بالبدن وقال القرطبی یجمع اربعة اشیاء الاستغفار باللسان
والاقلاع بالابدان واضمار ترك العود بالجنان ومهاجرة سیئ
الاخوان وقال البیضاوی سئل عن علی عن التوبة فقال یجمعها
ستة اشیاء علی الماضی من الذنوب الندم وللفرائض الاعادة
ورد المظالم واستحلال الخصوم وان تعزم علی ان لا تعود
وان تربی نفسك علی طاعة الله تعالی کما ربیتها فی المعصیة انتهی
تو دیکھو عزم مذکور کو سب نے معتبر رکہا اور دوسرے ارکان زیادہ کیے توبہ
کی ساتھہ اگر عزم عدم عود کا نہ پایا جاوے تو تائبین ہوگی نہین تو غیر تائبین
تو یہہ دو قسم خاص ہوی دوسرے صورت والی عام اگر کوی کہی کہ خوف اور
ندامت کو عزم ترک لازم ہے تو توبہ ہوگی تو ہم کہیں گے کہ لازم نہین جیسی ایک
شخص مسلمان کہ جسکو عادت گناہ کی ہو جاوے کہ عادت کو تو طبیعت ثانیہ کہتی
ہین یا الفت ومحبت اوس گناہ کی عادت ہو تو یہہ شخص بسبب ایمان کے خوف اور ندامت
کرتا ہی اور بسبب عادت یا الفت گناہ کے شیطان اوسکی دل مین خطرہ ڈالتا ہے
کہ گناہ تجہہ سے چہٹ سکی گا تو اس لئی یہہ عزم ترک پر نہین کرتا تو دیکہو خوف اور
ندامت پائی گئی اور توبہ نہین اور دیکہو قرطبی نے مہاجرۃ سیئ الاخوان کو اور حضرت
علی صاحب نے اعادہ فرائض کا اور رد مظالم اور استحلال خصوم سب سے ارکان
توبہ کے معتبر کئے ہین اور ان سب کا ذکر تیسرے صورت شفاعت مین نہین ہے تو

کیونکہ وہ تائبین ہو گئی البتہ اگر موسوس یون وسوسہ کرے کہ عالم ربانی نے شفاعت
کو خاص کیا ہی ساتہہ خایفین نادمین کے اور حال یہہ ہی کہ شفاعت شرع مین سواے
خایفین نادمین کی اور ون کی حق مین بہی ثابت ہی تو ہم اس وسوسہ کا جواب دیتی
ہین پر جواب دینی سی پہلی تو چند مسایل جن پر دفع اس وسوسہ کا موقوف ہی اور
وہ مسایل مقدمات اس دفع وسوسی کی ہاین ذکر کرتی ہین پہلا مسئلہ یہہ
کہ توبہ بعد گناہ کے واجب علی الفور ہے طریقہ محمدیہ مین ہی التوبۃ ھی الرجوع
عن قصد المعصیۃ والعزم علی ان لا یعود الیہا تعظیما للہ
تعالی وخوفا من عقابہ وھی واجب علی الفور الخ دوسرا
مسئلہ یہہ کہ اللہ تعالی کو نہایت فرحت ہوتی ہے جو اوسکا بندہ توبہ کرتا ہے
اور اوس کمال فرحت کو رسول اللہ نے صلی اللہ علیہ وسلم تشبیہ کہا کر فرمایا ہی للہ
اللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من رجل کان فی سفر فی فلاۃ
من الارض فاوی الی ظل شجرۃ فنام تحتہا فاستیقظ فلم
یجد راحلتہ فاتی شرفا فصعد علیہ فاشرف فلم یر شیئا ثم
اتی الی اخر فاشرف فلم یر شیئا فقال ارجع الی مکانی الذی کنت
فیہ فاکون فیہ حتی اموت فذھب فاذا براحلتہ تجر خطامہا
فاللہ اشد فرحا بتوبۃ عبدہ من ھذا براحلتہ حم عن
النعمان بن بشیر جمع الجوامع اور روایت مسلم مین بعد جملہ تجر خطامہا کی یہ
ہی ثم قال لشدۃ الفرح اللہم انت عبدی وانا ربک اخطاء
من شدۃ الفرح رواہ مسلم تیسرا مسئلہ یہہ ہے کہ جو اللہ
تعالی سے دنیا مین ڈریگا وہ اخرت مین امن سی ہوگا اور جو دنیا مین نڈر ہوگا اللہ

تعالی سے تو اوسکو آخرت مین ڈری جیسی اللہ تعالی نے فرمایا ہی قسم اپنی عزت
کی کہا کرجب عن ابی ہریرۃ رض عن النبی علیہ السلام فیمایرویہ
من ربہ عزوجل قال وعزتی لا اجمع علی عبدی خوفین
وامنین اذا خافنی فی الدنیا امنتہ یوم القیمۃ واذا امنی
فی الدنیا اخفتہ یوم القیمۃ **چوتہا مسئلہ** یہہ کہ شفاعت کئی قسم
ہوگی ایک شفاعت کبرے واسطی حساب کے کہ شدائد روز قیامت سے سبکو نجات
ہوا اسمین سب مخلوق شامل ہی دوسرے شفاعت واسطی منع دخول نار کے تیسرے
شفاعت واسطی اخراجکی دوزخ سے چوتہی شفاعت واسطی کثرت ثواب اور رفع
درجات کے اور بہی سوا اسکی شفاعت ہی اور جو کوئی صفت نار جہنم سے جسکا
حدیثون مین بیان ہی واقف ہوگا وہ جانتا ہی کہ کوئی مصیبت دنیا اور عقبی مین
زیادہ دوزخ مین پڑنے سے نہین تو اسی طرح بچ کر دوزخ سی جنت مین جانا اس سے
بڑے نعمت اور عمدہ مراد دوسرے نہین تو وہ شفاعت کہ واسطی بچانی دوزخ
اور لیجانے جنت کی ہی وہ نزد کامل شفاعت کا ہوا اور وہ لوگ کہ مستحق اس شفاعت
کی ہین وہ اکمل افراد مستحقین شفاعت کی ہین **پانچوان مسئلہ** یہہ کہ مقام
ترغیب اور ترہیب شرعی مین صورت مطلق اور عام مین کلام مذکور ہوتا ہی اور اراده
مقید اور خاص مراد ہوتا ہی جیسی کہ مقام ترہیب مین ایذا مسلم سے فرماتی ہین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من یدہ ولسانہ
نفی مطلق اسلام کے ایذا دینی والی مسلمانون کے سی ذکر فرمایے پر نفی مطلق اسلام
کی مراد نہین رکہی نفی کرنا اسلام کامل کا ارادہ فرمایا جیسے مذہب اہل سنت اور جماعت
کا ہی فیتقابل الادلۃ یعنی اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی سلب مطلق اسلام کا

ہو وہی مسلم ہے پر اور نصوص سے دریافت ہوتا ہی کہ صرف اثر اوسلم سے
کافر نہیں ہو جاتا تو توفیق یوں ہے کہ نفی سے تو نفی کمال کے مراد ہی اور
باقی رہنے سی بقا نفس ذات کی گو صفت نقصان کے ساتھہ ہو اہل زیغ مثل
اس حدیث کو دیکھہ کر جیسی خوارج کہتی ہیں کہ مرتکب کبایر کا کافر ہی اس لئی کہ
جمیع طاعات کو جزو ایمان کا کہتی ہیں اور معتزلہ جو واسطہ اور منزلہ بین المنزلتین
ثابت کرتے تو وہ کہتی ہیں کہ مرتکب کبیرے کا نہ مومن نہ کافر اور ایسی
اور حدیثیں ہیں جیسکہ لا یؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ
ما یحب لنفسہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ
من نفسہ لا یؤمن احدکم حتی یامن جارہ شرہ لا یؤمن
باللہ من لا یکرم جارہ علی ہذا القیاس اور یہہ حدیثیں ہیں کہ ان
سب میں معنا ان نہایات کا نفی مطلق ایمان کی ہی لیکن بقاعدہ ترہیب معنا نفی کمال
کی ہے اور یہی مقام ترغیب پڑھنی سورۂ فاتحہ کے ہر نماز میں یوں فرمایا لا صلوۃ الا
بفاتحۃ الکتاب ظاہر اس نص سے نفی ہر فرد صلوۃ کے ہی بدون فاتحہ کے تو رکنیت
فاتحہ کے ثابت ہوتی ہے جیسی مذہب شافعی کا ہی رح لیکن مراد اس سے نفی صلوۃ
کاملہ کی ہے بدلیل اس قول حق تعالی کے فاقرءوا ما تیسر من القرآن
اسلئی کہ بنا امر قرات کی تیسیر پر ہی اور بصورت عموم نفی اگر رکنیت میں تیسیر
منقلب ہو جاویگا بعسر اور یہہ قلب موضوع ہے اور عکس مشروع تو قرات فاتحہ
کی واجب ہوئی نہ فرض بدون فاتحہ کے نفس نماز ہو جاویگی پر ناقص لیکن مقام
ترغیب میں نفی عام صلوۃ کے بدون فاتحہ کے کر دیے اور مراد اس نفی صلوۃ کاملہ
کی ہے اور اسی باب ترغیب سی ہے یہہ حدیث فمن ترک سنتی لم ینل شفاعتی

بعد ان پانچ مقدموں کے واسطے دفع اس وسوسے کے کہتے ہیں کہ شفاعت
کے ذکر کرنے سے اس مقام پر عالم ربانی کی مراد ترغیب تعجیل توبہ کی ہے بعد
گناہ کے کہ واجب علی الفور ہے بحکم پہلی مقدمہ کے تاکہ جلد اور شتاب اللہ تعالیٰ
اپنی بندے تایب سے خوش اور راضی ہو جاوے بحکم دوسرے مقدمہ کے اور یہہ
بندہ مامون العاقبت ہو جاوے بحکم تیسرے مقدمہ کے اور مستحق شفاعت افضل
کا ہو جاوے بحکم چوتھی مقدمہ کے کہ وہ شفاعت سے دوزخ سے بچا کر جنت میں
لیجاینگی لیکن اس شفاعت کاملۃ النفع کو صورت میں مطلق شفاعت کی ذکر کیا
اور اوس سے یہہ شفاعت کاملۃ النفع مراد ہے بحکم مقدمے پانچویں کے کہ ترغیب
اور ترہیب کے مقام میں مطلق اور عام کو ذکر کرتے ہیں اور اس سے مقید اور خاص
مراد لیتے ہیں جیسی اوسکی مثال میں حدیثوں کا ذکر ہو چکا تو اس مقام میں نفی
مطلق شفاعت کی غیر خائفین کے حق میں کلام عالم ربانی سے سمجھنا اور اوسپر
طعن کرنا غفلت ہے مقتضائے مقام ترغیب اور ترہیب سے اور نڈر ہو کر رغبت سے
دوڑ کی چلنا ہی اس مسلک خوارج اور معتزلہ میں کہ جو ترغیب اور ترہیب کے حدیثوں
میں کہ مذکور ہو چکیں یہہ دونو فریق چلی ہیں تو بتدقیق نظر سے ثابت ہوا کہ یہہ طعن
کرنا عالم ربانی پر خارجے اور معتزلے نے بنا طاعن کا ہے عالم ربانی پر تب اعتراض
ہوتا کہ فرمایا ہوتا غیر تائبین کے حق میں شفاعت واسطے اخراج نار کے بھی نہو سکے
اپنی کوئی قسم شفاعت کی سوا شفاعت کبرے کی کہ ہر کسی کی حق میں حساب و کتاب کے
واسطے ہے ہو گی تو ایسی کی خلود نار کا غیر کافر کے لئی ہے ثابت ہو جاتا اب سنو
ایسے مرحومہ کے گنہگار لوگ دو قسم ہیں اول یہہ قسم کہ جنکا عالم ربانی نے شفاعت
کی تیسرے صورت میں ذکر کیا ہے کہ سرمندہ ہیں اور دن رات ڈرتی ہیں اور شاد

اپنی کو سر آنکھون پر رکھا ہے اور اپنی تئین لقصیر وار سمجھتی ہین دوسرے
قسم وہ کہ نہ گناہون سے شرمندہ ہوتی ہین نہ ورکر گناہون سے باز رہتے ہین
تو وہ جرأت کرتے ہین گناہون پر اور مخالفت کرتی ہین اللہ تعالی کی طاعت سے
ان دو نو قسمون کی لئی شفاعت ہی پر قسم اول کے لئی امید ہے کہ بر سبیل عموم
اور شمول وہ شفاعت ہوگی جو واسطی بچانیکی دوزخ سے ہی جیسیکہ حدیث قدسی
سی معلوم ہوا جسکو ابن حبان نی ابو ہریرہ رض سے اخراج کیا ہی کہ اللہ تعالی نے اپنے
عزت کی قسم کہا کر فرمایا ہی کہ دو خوف اپنی بندے پر جمع نکرون کا تو اس سے معلوم
ہوا کہ اس قسم کو اُس شفاعت کی جو واسطی اخراج کے نار سے ہوگی حاجت نپڑیگا
نہین تو خلاف قسم فرمودے اللہ تعالی کے وعدہ میں ہوگا بلکہ اس قسم کو وہ شفاعت
ہوگی جو واسطی بچانیکی دوزخ سی ہی دوسرے قسم کے لئی بر سبیل عموم اور کثرت
شفاعت ہوگی واسطی اخراج کے نار سے جیسیکہ حدیث جمع الجوامع مین یدخل
من اهل هذه القبلة النار من لا يحصي عددهم الا الله
بما عصوا الله واجترؤا على معصيته وخالفوا طاعته فيؤذن
لي في الشفاعة فاثني على الله ساجدا كما اثني عليه قائما فيقال
ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع طب عن ابي عمرو اسلمی
کہ اس قسم نے برخلاف قسم اول کے جرأت کی ہی گناہون پر اور مخالفت کی ہی اللہ کی
کی طاعت سے اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ایسی جرأت اور مخالفت والی دوزخ مین
پڑین گی اور شفاعت سی نکلین گی اور پہلی شفاعت جو خائفین کے لئی ہے یہہ قسم
بر سبیل عموم اوسکی مستحق نہین ہے اسلئی کہ یہہ تو دنیا مین نڈر ہے اگر آخرت مین بھی
نڈر اور امن مین رہے اور دوزخ مین بچا دین تو دو امن اُنکین جمع ہو جاوین گے

یہہ ثبات مرسودے اللہ تعالیٰ کی ہی الا بر سبیل خرق عادت اور ندرت تو اسمین کلام نہیں
یون تو اللہ تعالیٰ بے دن شفاعت کے بھی جسکو چاہیگا بلی دوزخکی جانیکی بخشیگا
پر یہہ طور خلاف عادت کی ہوگا نہ بر سبیل عادت اور عموم نہین تو دوزخ مین اس قدر
اہل اس قبلیکے کہ جنکی عدد کا احصا سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نکریگا کیون جاتے
اور حضرت رحمۃ للعالمین اپنی شفاعت سے انکو دوزخ مین نجاتی دیتی اسلئی انکی
شان مین تو فرمایا ہی ولسوف یعطیك ربك فترضی تو اس سے معلوم ہوا کہ
شفاعت مطابق عادت الہیہ کے ہوگی خائفین کے حق مین تو فرمادیا کہ انکو آخرت
مین ڈر نہوگا تو انکی شفاعت واسطی بچانی دوزخ کے ہوگی اور اہل جرات اور
مخالفت کی حق مین اپنی رسول کو علم دیا کہ یہہ تو اس قدر دوزخ مین جاوینگی کہ جنکی عدد
سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نجانیگا تو انکی شفاعت واسطی اخراج نار کے ہوگی اور ہر
شفاعت مین اللہ تعالیٰ کے طرف سی تحدید ہوگی کہ حضرت اوس سے زیادہ شفاعت
نکرینگی یہہ حدیث مین آیا ہی یہہ جو مذکور ہوا یہی مذہب اہل سنت اور جماعت کا ہی
اب نصح اور خیرخواہی عالم ربانی کی مسلمان بھائیون کی حق مین دیکھو کہ الدین
النصیحۃ اور عداوت اور بدخواہی اور غرور اور فریب سو جو اس موسوس کا عالم ربانی
نی تو بھائی مسلمان کہنہ کارون کو موافق امر توبوا الی اللہ الآیۃ اور مطابق وعدہ حقہ
حق تعالیٰ کے جو حدیث قدسی مین مذکور ہو چکا طرف توبہ اور استحقاق شفاعت کے جو
مانع ہی دخول نار سے کھینچتے ہین کہ مصداق اذا خافنی فی الدنیا کی ہو کر آخرت مین
امن ہو جاوین اور موسوس برعکس اوسکی شفاعت اور عفو کبایر بتا توبہ سے غرور اور فریب
دیکر توبہ سے باز رکھتا ہی اور معصیت اور مخالفت طاعت پر جری کرتا ہی کہ مصداق اذا
امنی فی الدنیا کے ہو کر مخوف الآخرت ہو جاوین مصرع بہ بین تفاوت رہ از کجا

است ہاں کیٔ اب یہہ قول موسوس کا جماعت نے کہا کہ یہہ تخصیص مخالف ہی مذہب
اہل سنت کی انتہی یہہ موسوسہ مبنی ہے اسکی نافہمی پر اسلئی کہ مراد اس شفاعت
سی شفاعت کاملہ ہے کہ مانع ہو دخول نار سے اور یہہ شفاعت بر سبیل عموم واسطی
خائفین کے خاص ہے مذہب اہل سنت مین اور غیر خائفین کے واسطی یہہ شفاعت
ہوگی تو بر سبیل ندرت اور خلاف عادت الٰہی کے ہوگی نہین تو لا تعد ولا تحصی
اہل اس قبلہ کی جو غیر خائفین ہین دوزخ مین جاتی جیسکہ بیان ہو چکا عالم ربانی نے
اس شفاعت کاملہ نافعہ کو مطلق شفاعت کرکے تعبیر کی دو جہت سے ایک علاوہ
مقام ترغیب و ترہیب دوسرے جہت یہہ کہ عوام الناس مطلق شفاعت کو ایسے
شفاعت مین منحصر جانتی ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ شفاعت مرایت کی حق
مین ہوگی اور سب اس شفاعت کی سبب سے دوزخ مین تجاوز کے تو اس لئے
اس شفاعت خاص کے تعبیر مطلق شفاعت سی کی یعنی جسکو تم عوامون مطلق شفاعت
سمجھتی ہو مسودہ ڈر والون کے حق مین ہی نڈرون کی لئی اگر شفاعت واسطی
اخراج کے نار سے ہوگی تو یہہ موسوس اس مقام پر تین وجہون سے غافل ہوا دو
تو مذکور ہو چکیں تیسرے یہہ قول اجماعی جملہ عقلا کا مہما امکن یجب حمل
کلام العاقل علی الصحۃ پھر کیسا عاقل عالم متبحر حافظ قران مجید جسمین یہہ آیت
لکہی ہے ان اللہ علی کل شئی قدیر × اوسکی کلام کو باوجود قرینہ صادقہ
کی حمل کرتا اور نفی قدرت کی تو پھر یہہ وہی بیہوشی شراب قہر الٰہی کی تہمتین کیا ہے
مومن صادق کو جو اغراض نفس سے اس باب مین پاک ہے کہا جاتا ہے اور یہہ
قول موسوس کا کہ مرتکب کبیرہ لائق توبہ کی شفاعت ثابت ہی انتہی کبیرہ لی توبہ کے
شفاعت بطریق کثرت اور عموم کے تو وہ ہے شفاعت ہی کہ واسطی اخراج کے

نار سے ہوگی اور برسبیل خلاف عادت الٰہی شفاعت مانعہ دخول نار سے بھی ہو کہ اللہ
تعالیٰ مالک اور مختار ہے لیکن قواعد شرع سے تو ایسا ثابت ہوتا ہے کہ خاص نفس
کی شفاعت برسبیل عادت الٰہی وہ شفاعت مانعہ ہے دخول نار سے اور واسطے
رفع درجات اور کثرت ثواب کے بھی ہوگی اور انکی غیر دن کے لیے شفاعت بطریق
عادت الٰہی وہ شفاعت مخرجہ نار سے ہوگی اور کسیکو واسطے حط سیئات کی یعنی شفاعت
مانعہ دخول نار سے اور کسیکو واسطے رفع درجات اور کثرت ثواب کی لیکن یہہ دونوں
بطریق فضل جیسی کہ عقاید سے مذکور ہوا کا حدیث طبرانی سے ابن عمر سے مذکور
ہو چکی ہے جمع الجوامع سے اب محققین نے جو عقاید اہل سنت مین لکھا ہے سو یہہ ہے،
الکفارات والعفو عن الکبایر جایز عند ان افعال اللہ تعالے
فی الدنیا والاخرۃ علی وجہین موافقۃ لسنۃ اللہ تعالی وکائنۃ
علی سبیل خرق العواید وعفو الکبایر عمن مات بلا توبۃ جائز
من باب خرق العوائد کذلک العفو عن حقوق الناس جایز بطریق
خرق العوائد وھذا وجہ التوفیق بین النصوص المتعارضۃ بادی
الرای اور یہہ قول موسوس کا معتزلہ خاص کرتے ہین مطیعین اور تائبین کیلئے واسطے
الخ معتزلہ دو قسم شفاعت کی ایک تو مانع دخول نار سے دوسرا مخرج نار سے
قایل نہین ہین مطیعین اور تائبین کے ساتھ جو خاص کرتے ہین وہ شفاعت ہی واسطے
رفع درجات اور زیادہ ثواب کے جیسی شرح مقاصد سے مذکور ہو چکا تو یہہ قول
موسوس کا صریح خطا ہے اور عالم ربانی نے قسم اول کو خاص کیا ہے خاطئین کے
واسطے سو بھی بطریق عموم اور شمول چنانچہ مفصل مذکور ہوا پر موسوس آپ جہل سے
نا چار ہے پانچوان وسوسہ قول اسکا پانچوان مقولہ سو

اوسکا یہہ حال دیکہہ کر بادشاہ کے دلمین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین بادشاہت
کا خیال کرکے بی سبب درگذر نہین کرسکتا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین
کی قدر نہ گہٹ جاوے الی اخرہ جماعت نی کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل
سنت کی اور مخالف کتاب اور سنت کی اور عموم قدرت کا انکار اور اللہ تعالے
کو عاجز اور محتاج ٹہیرانا ہی اہل سنت کی مذہب مین ثواب دینا اللہ تعالی کا فضل ہے
اور عذاب کرنا عدل کچہہ واجب اوسپر نہین ہے نہ طاعت پر ثواب نہ معصیت پر عذاب
اپنی فضل و کرم سے عاصی کو عذاب نہ دے ہو سکتا ہے اور عفو کبایر سے بی توبہ
جایز ہے معتزلہ جو قایل ہین وجوب کی ان باتون مین مخالف ہین اہل سنت کی ایک دلیل
یہہ بہی لاتی ہین کہ اگر درگذر سے اور ستر اندے تو وعید مین تخلف اور خبرون مینا
جہوٹ لازم آوے وہی طریقہ اختیار کیا کہ کبیرہ کی عفو سے بعد توبہ کی بنتہ ہے
انکار کیا اور اس جرات سے کہ درگذر نہین کرسکتا انسمین معتزلہ سے بہی بڑہ گے
کی شرح مقاصد وغیرہ مین سب موجود ہی انتہی اسوسوسہ مین موسوس نے
چند باتون کا محض ادعا کیا ہے اونکو واضح نکردیا سو انکو ہم پہلی واضح کرین گے
پہر منشا اس وسوسہ کا جو کلام عالم ربانی مین ہے کہ اوسکی غلط فہمی سے یہ وسوسہ
پیدا ہوا ہی اوسکو بیان کرین گی پہر مطلب عالم ربانی کی کلام کا کہ اس وسوسہ کے
جڑ کٹ جاوے موسوس نے یہہ جو کہا کہ یہہ صریح خلاف ہی مذہب اہل سنت کی اسلی
کہ درگذر کرنیکو اللہ تعالی کیے یہی سبب ڈہونڈہا اور موسوس جہٹی وسوسی مین کہیگا
کہ اہل سنت کی مذہب مین اللہ تعالی کے افعال کے واسطی سبب درکار نہین اور
یہہ جو کہا کہ مخالف ہی کتاب اور سنت کی تو اسلی کہ مذہب اہل سنت کا موافق ہے
کتاب اور سنت کی ہو بات اس مذہب کی مخالف ہوگی وہ خلاف کتاب اور سنت

سکے ہوسکیے اور یہہ جو عالم ربانی نے کہا کہ درگذر نہیں کرسکتا یعنی درگذر کرنا مقدور
نہیں تو اسمیں عموم قدرت کا انکار ہے تو عاجز اور محتاج سمجہنا بہی لازم اگیا اور
کتاب اور سنت میں اللہ تعالی کا صاحب قدرت کاملہ ہونا ثابت ہی اور جب درگذر
کرنا یعنی مغفرت گنہگار کے مقدور نہوئی تو تعذیب عاصی کے واجب ہوئے تو ثواب
بہی مطیع کو واجب ہوگا لعدم القول بالفرق اور اہل سنت کی یہاں کچہہ ادہر واجب
نہیں ثواب دینا فضل ہے اور عذاب کرنا عدل اپنی فضل و کرم سے یعنی بے سبب
عاصی کو عذاب نہ دے ہوسکتا ہے تو یہہ درگذر کرنا بے سبب ہوا اور عالم ربانی نے
کہا بے سبب نہیں ہوسکتا اور جو یہہ قائل نے کہا کہ وہ شرمندہ ہی اور رات دن
ڈرتا ہی اور آئین کو اپنی سر انکہہ پر رکہہ کر اپنی تئین تقصیر وار اور لائق سزا کے
سمجہتا ہی الخ یہی معنے تایب کے ہیں اوسکی حق میں کہا درگذر نہیں کرسکتا
تو یہہ مغفرت کبیرہ کی توبہ کے بعد بہی نہوئے اور معتزلہ اس عفو کی قایل ہیں
تو اسمیں معتزلہ سے بہی ترقی ہوئے اور اس جراءت ہی کہ درگذر نہیں کرسکتا
یہاں تک توضیح خرافات موسوس کے ہوئیے اب جوابات خرافات موسوس کے
سنو یہہ جو موسوس نے کہا کہ اللہ تعالی کے افعال کے واسطے سبب درکار نہیں
اس سے اگر یہہ مراد ہی کہ سبب درکار نہیں نہ باعتبار جری عادت الہی کے نہ واسطے
مراعات حکمت اور مصلحت کے نہ موثر نہ بمعنی موقوف علیہ کے پہر موقوف علیہ نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کے نہ بمعنی وجد فوجد نہ بمعنی مصحح دخول فا کی تو یہہ مراد باطل ہے اسلئے
کہ اللہ تعالی نے اپنی افعال کے اسباب آپ مقرر کئی ہیں باعتبار جری اپنی عادت
مبارک کے واسطے رعایت حکمت اور مصلحت کے اور باعتبار موقوف علیہ کے نہ بمعنے
لولاہ لامتنع کی بلکہ بمعنی مصحح دخول فا کی یعنی وجد فوجد بلکہ اوجد فاوجد چنانچہ خود

آپ ذات مقدس اپنی کلام میں فرماتی ہیں وانزل من السماء ماء فاخرج به من
الثمرات رزقا لکم بیضاوی میں عطف علی جعل وخروج اثمار بقدرة الله تعالی ومشیئة
ولکن جعل الماء الممتزج بالتراب سببا فی اخراجها ومادة لها کا
لنطفة للحیوان بان اجری عادته بافاضة صورها وکیفیاتها
علی المادة الممتزجة منهما او ابداع فی الماء قوة فاعلة وفی الارض
قوة قابلة یتولد من اجتماعهما انواع الثمار وهو قادر علی
ان یوجد الاشیاء کلها بلا اسباب ومواد کما ابدع نفوس
الاسباب والمواد ولکن له فی انشائها تدریجا من حال الی
حال صنایع وحکم یجدد فیها لاولی الابصار عبرا وسکونا
الی عظیم قدرته لیس فی ایجادها دفعة انتهی اور ہی بیضاوی
میں ہے انك انت العلیم الذی لا یخفی علیه خافیة الحکیم الحاکم
لمبدعاته الذی لا یفعل الا ما فیه حکمة بالغة انتهی عقاید عضدیہ میں
ہے داعی الحکمة فیما خلق وامر طریقہ تسمیہ میں ہی للعبادات اختیارات
جزئیة واراد انه قلیلة للتعلق بکل من الضدین الطاعة والمعصیة
وقد جعلها الله تعالی شرطا عادیا لخلقه افعال العباد انتهی مختصرا
ایک مثال تو ہو چکی اور امی سورہ میں اور سورہ انفال میں بھی فاخذهم الله بذنو
سورہ ال عمران میں ہی سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا
بالله الآیة سورہ ق میں ہی وقالله ارکسهم بما کسبوا سورہ انعام اور
انفال میں ہی فاهلکنا هم بذنوبهم سورہ انفال میں ہی فاخرجنا به
نبات کل شئی سورہ اعراف میں ہے فانزلنا

ثبه الماء فاخرجنا به من

کل الثمرات تمام قرآن مین صدہا ایسی مثالین پائی جاتی ہین ان سب مثالون مین بائے
سببیہ ہے شرح مایہ عامل پڑھنے والی ہے اسکو جانتی ہین اور موقوف علیہ نہ
بمعنی لولاہ لا امتنع کی بلکہ بمعنی وجد فوجد کے صحیح ہی دخول فا کا پایا گیا یعنی اللہ تعالی
نے موافق جری عادت کی اور مراعات حکمت اور مصلحت کے لئے اپنے افعال عادی
کی لئے اسباب مقرر کئی ہین اور خالق سب سبباب اور اسباب کا خود وہ آپ ہی ہے
اور اگر مراد یہہ ہی کہ سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لا امتنع
کی افعال آلہی کے واسطی درکار نہین تو یہہ حق ہے پر اس سے نفی مطلق سبب کے
لازم نہین آتی یعنی النحاص لا یستلزم نفی العام اور عالم ربانی نے فعل آلہی کے واسطی
سبب موثر سوا اللہ تعالی کے اور موقوف علیہ بمعنی لولاہ لا امتنع کی ثابت نہین
کیا تا کہ اعتراض اونپر متوجہ ہو اگر موسوس کہی کہ قول قایل کا کہ نہین مسلنا دلالت
کرتا ہی سلب قدرت پر اس فعل پر بدون اس سبب کے تو سبب موقوف علیہ بمعنی لولاہ
لا امتنع کی یا موثر سوا ذات اللہ تعالی کے افعال آلہی کے واسطی اس قایل نے
ثابت کیا جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ اعتراض جو کرتا ہی اوسکو شعور نہین وہ بی شعور
ہی اس لفظ کے استعمال سے یہہ لفظ دو معنون مین آتا ہی ایک معنی اوسکا نفی
قدرت فاعل کے اوس فعل پر جیسی کہتی ہین آدمی نہ اڑتا ہی نہ اڑ سکتا ہی اور کبوتر
مثلا اڑ سکتا ہے اور اڑتا ہے دوسرے معنی نفی اوس فعل کے کہ جسکی کرنے مین
مصلحت فوت ہو جیسی کہتے ہین زبردست جو کم زور کو ایک گالی بہی دی تو وہ
کم زور فوٹ کر اسکو بی حمایتی کے گالی نہین دی سکتا کہ کہین اوسکو ماری نہ لگی اور یہہ
معنی اوسکی نہین کہ کم زور کے زبان اسوقت گونگی ہو جاتی ہے کہ قدرت اوسکو

سکالی پر نہین رہتی انشاء اللہ خان کہتی ہین ع ہمنشین تو جو یہہ کہتا ہی کہ قدر غزل
ہی بہت ٭ اب بہی آوازہ کب تجکو سنا سکتی ہین ٭ ای نہ آواز سنا دین جبہی در تک
اگر اپنی پانون کی گردن کو تو بیجا سکتی ہین ٭ دوسرے غزل مین کہتی ہین ع
غیر سرگرم سخن ہمسی ہے کیا کیجی بہلا ٭ ہم نہ رہ سکتی ہین اسوقت نہ ٹل سکتی ہین ٭
تیسرے غزل مین بہی یہہ ہی اور خواجہ میر درد صاحب اور میر تقی کے کلام مین
یہہ بہت ہی پر دو آدین اونکی ہمارے پاس نہین کہ اونسی لکہا جاتا بعد اس تحقیق
کے پہر جبہی جو کوئی عالم ربانی پر اعتراض کرے تو وہ مصداق ہوگا اس
طغرا کی مصرع کا ع برخر نبی توان زخریت عتاب کرد ٭ عالم ربانی کے کلام مین بہی
دوسرا معنی مراد ہے اور اس دوسرے معنی کے تعیین پر قرینہ بہی قائم کیا ہے
وہ یہہ قول ہے اوسکا کہ کہین لوگون کی دلمین اس آئین کی قدر نہ گہٹ جاوے
تو اس قرینہ لفظی سے معلوم ہوا کہ اوسکی معنی یہہ ہین کہ درگذر کرنا مقدور تو ہے پر واسطے
رعایت اس مصلحت کی کہ فوت نہو جاوے درگذر نہین کر سکتا تو جیسی پہلی مثال
مین گونگا ہو جانا زبان کا نہین سمجہا جاتا ایسا ہی یہان ہے بے مقدور ہونا سمجہا
بے شعوری ہی تحقیق اس محاورہ کی یہہ ہے کہ سکتا ہے یا نہین سکتا ہے اصل
معنی اوسکی قدرت رکہتا ہی یا نہین رکہتا لیکن ثبوت اور عدم ثبوت قدرت کا کبہی
باعتبار نفس ذات قدرت کی معتبر ہوتا ہی اور کبہی باعتبار مقارنت مصلحت کے تو اثر تقدیر
پر کر سکتا ہی جسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے رکہتا ہی اور نہین کر سکتا اوسکی معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین رکہتا
جہان مصلحت اوس فعل کے کرنے مین فوت ہو تو وہان یہہ کہنا صحیح ہے کہ نہین کر سکتا اوسکی
معنی یہہ کہ قدرت ساتہہ مصلحت کے نہین ہی یعنی نفی اس مقید کی باعتبار نفی قید مصلحت
کی ہے اگرچہ مطلق کہ وہ اصل قدرت ہی ثابت ہو اور بیچ ضمن مقید دوسرے کی کہ وہ قدرت

ساتھ عدم مصلحت کے ہی پائی جاوے اور یہہ محاورہ صرف ہندی ہی کا نہیں بلکہ
عربی کا بھی محاورہ ہی جیسی کہ یہ اذ قال الحواریون یا عیسی ابن مریم
هل یستطیع ربك ان ینزل علینا مائدة من السماء بیضاوی میں بیچ
یستطیع کے تین توجیہیں میں ایک یہہ ہے کہ وقیل هذه الاستطاعة علی ما یقتضیه
الحکمة والارادة لا علی ما یقتضیه القدرة انتهی آیہ میں غور کرنے سے
یہی توجیہہ خوب معلوم ہوتی ہے پر مختصر یہہ کہ سبب بہ نظر قدرت کی درکار نہیں اور بہ نظر
حکمت کی درکار ہے اور یہی مراد عالم ربانی کے ہی یہہ جو تو موسی نے کہا اپنی فضل
وکرم سے عاصی کو عذاب نہ دیوے ہو سکتا ہی اور عفو کیا کرے ہی تو یہ جائز ہے ہم کہتی ہیں
کہ اسکا انکار عالم ربانی نے کب کیا ہے جو یہہ خرافات ذکر کر رہا ہے بہ نظر حکمت ہوئی باوجود
کی عالم ربانی نے تو یوں کہا ہی کہ بے سبب درگذر نہیں کر سکتا بلحاظ مراعات اپنی حکمت کے
کہ کوئی فعل امر حکیم کا حکمت سے خالی نہیں تو عاصی کو جو اپنی فضل و کرم سے عذاب
نہ دے اور کبائر بے توبہ کو عفو کر دیوے تو وہاں بھی کچھ حکمت ہوگی پر وہ حکمت نامعلوم
ہے کہ کسی کی علم میں نہیں آئی اگر اور سبب نہیں تو وہی حکمت سبب ہے پر اتنا جاننا چاہیے
کہ عفو کبائر بے توبہ سے ہی عذاب کے ہوئے کم ہوگا اور عذاب کی بیچ بھی شفاعت کے
سبب عفو بہت ہوگا تو یہہ معتزلہ کے برخلاف ہوا کہ وہ مرتکب کبیرہ بے توبہ کو مخلد
النار کہتی ہیں اور وہ معتزلہ جو کہتی ہیں عذاب منقطع ہو جاویگا اونسے یہہ فرق ہے
کہ ہم ہر شخص کے حق میں احتمال مغفرت کا بلا دخول نار کے کہتی ہیں کہ جسکو چاہے مغفرت
کر دے بخلاف اونکی اور بعد دخول نار کے ہم سبب خروج کا شفاعت کہتی ہیں بخلاف
اونکی کہ وہ اس شفاعت کی قایل نہیں اور یہہ قول موسی کا اور مصنف یہہ کہا کہ
کبیرہ کے عفو سے بعد توبہ کے بھی انکار کیا یہہ قول مخترع موسی سے اور غلط

نہیں جانتا دکھلا کہ اسمین انکار ہو عفو کا بلکہ صریح عفو کا اثبات اور اقرار ہے پر عفو کی کیفیت بیان کی ساتھ وہ یہہ کہ مذنب خالف کی عفو کی ساتھ مراعات حکمت اور مصلحت کی بہی چاہیے جو لائق ہی شان حکیم کے کہ کوئی فعل اوسکا خالی حکمت سے نہین ہوتا جیسیکہ مقرر ہے اور بصفیا دسے مین مذکور ہو چکا اور مراعات حکمت کے یون ہی کہ ایک مصلحت اور حکمت کو سبب بنا کر عفو کیجئے اور وہ حکمت کہ جسکو سبب بنایا وہ شفاعت ہی اور اگر یون نکیجئے تو آئین بادشاہ کی قدر لوگون کے دلون سے کہٹ جاوے اور محض مطیع فرمان بردار اور یہہ مجرم خالف برابر ہو جاوین اسلئے نجات تو دونو فریق کو دی پر اول کو بلا شفاعت کہ حاجت اونکو اس شفاعت کے نہتی اور دوسرے فریق کو شفاعت کی ساتھ اسمین آئین بہی باقی رہے اور شفیعون کی عزت اور درجات زیادہ بڑہی اور دونو فریق برابر بہی ہوئے فرق رہا تو یہہ بڑے حکمت اور مصلحت ہوئے اور یہہ وسوسہ موسوس کا اور اس جرات سی درگذر نہیں کرسکتا انتہی یہہ تو مذکور ہو چکا ہے کہ اسکی معنی یہہ ہین کہ بلی سبب عفو کرنے مین قدرت تو ہے پر مصلحت اوسکی ساتھ نہین تو نفی لفظ قدرت کی اس لفظ سے سمجہنا حضور صاحب ساتھ قرینے کے ہو کہ یہان نفی ہونی مصلحت کے ساتھ قدرت کی مراد ہے نہ نفی قدرت کی تو یہہ سمجہہ محض حمق اور بی شعوری ہی جیسیکہ بیان ہو چکا اور یہہ قول موسوس کا کہ اسمین معتزلہ سی بہی ترقی کی الخ یہہ حمق در حمق ہی اور بے شعوری پر بی شعوری ہی ایسے بکرر معلوم ہوا کہ اوسکی معنی تو یہہ ہین کہ بلی سبب درگذر کرنے مین مصلحت نہین ہی اور حکیم کا کوئی فعل خالی مصلحت سی نہین ہوتا اور یہہ معنی نہین ہین کہ بلی سبب عفو کرے تو اسپر قدرت نہین اسلئے کہ قرینہ بالغہ اس ارادے کا عالم ربانی کے خود

اسی کلام مین اپنی ذکر کر دیا ہے جیسے کہ مذکور ہو چکا اور باقی کلام متعلق اس مقام کا چھٹی وسوسہ کے دفع مین مذکور ہو گا انشاء اللہ تعالی **چہاردسوسہ قول موسوس کا چھٹا مقولہ** لی سبب درکار نہین کر سکتا جماعت کی کہا یہہ بہی مخالف ہے اہل سنت جماعت کی مذہب سے اللہ تعالی کے افعال کے واسطے سبب درکار نہین معتزلہ جو قایل ہوئی وجوب تعلیل کے واسطے افعال الہی کے اہل سنت نی اونپر رد کیا شرح مواقف وغیرہ مین مفصل لکہا ہے قول اس موسوس کا چھٹا مقولہ لی سبب درکار نہین کر سکتا الی قولہ سبب درکار نہین اسکا دفع تو اسی پہلی پانچوین وسوسہ کے دفع مین معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ تعالی نے آپ اپنے کلام قدیم مین اپنی افعال کے سبب قسم مادی ہین اور تمام عالم مین اوس خالق حکیم نے سب مسببات کو اونکی اسباب سی مربوط اور منوط کر کے اون سبکو پیدا کیا ہے تو اوسی اوس حکیم علیم قادر کامل القدرت کی عظمت اور حکمت معلوم کر کے عباد کہتی ہین ربنا ما خلقت ہذا باطلا۔ تو پہر اس بیہودہ کی کہنی سے اللہ تعالی کے افعال کو سبب درکار نہین یہہ لازم آیا کہ جو چیز اوس خالق تعالی کو اپنی افعال کے لئی کسی وجہ سی کچہہ درکار نہ تہی گو بنا بر مصلحت درکار ہوتی وہ اوسی اپنی کار مین لایا دیہو کما ترے دوسرے اس جہالت کو دیکہو کہ دعوی تو نفی سبب کا اور نفی تعلیل کے جو اہل سنت نے کی ہی نفی اوسکی ٹہیرائی تو اس سے ثابت ہوا کہ سبب اور علت اسکی نزدیک ایک ہے جیسی اصطلاح فلسفی کے ہی اپر یہہ موسوس اتنا نہین جانتا کہ اصطلاح شرعی مین سبب اور علت دونون آپسمین مباین ہین جیسی انسان اور فرس علت کی مفہوم مین تاثیر یا باعث ہونا معتبر ہے سبب کی مفہوم مین نفی تاثیر کے یا باعث ہونے کے ایک مباین کے نفی سے دوسرے مباین کی نفی لازم نہین آتی بلکہ کبہی جمع ہوتے ہین جیسے زید انسان

ہی اور لا فرق کلام یہان فلسفیات مین نہین کہ اوسکی اصطلاح پر کلام کے بنا ہو بلکہ شرعیات مین ہے تو اوسکی اصطلاح چاہیے پہر معتزلہ جو تعلیل کے قایل ہین اور اہل سنت نے اونپر رد کیا یعنی تعلیل باطل کہے تو وہ تعلیل ہے ساتہہ علت غائی کی وہ علت غایہ کہ موثر ہوتی ہے فاعلیت مین فاعل کے یا تعلیل ہے ساتہہ غرض کے وہ غرض کہ فاعل اوس غرض سے اپنی تکمیل کرتا ہے اور اللہ تعالے اون دو نون سے منزہ ہے تو تو وہ منفعل ہے کسی علت غائی سے نہ وہ مستکمل کسی غرض سے جیسی کتب عقاید مین مذکور ہے نہ مطلق تعلیل کہ وہ جایز ہے اسلئے کہ ماتریدیہ کی یہان افعال آلہی معلل ہین ساتہہ مصالح عباد کے لیکن اصلح اونکی نزدیک اللہ تعالی پر واجب نہین بخلاف معتزلہ کے کہ وہ واجب کہتی ہین تو دو نو مذہبون مین فرق ہوگیا بلکہ بعض ماتریدیہ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی تعلیل سے انکار کرتا ہے تو وہ نبوت کا منکر ہے تو دعوی اور دلیل موسوس کے دو نو غلط ہوئے اب وہ باتین جو ہمنی اس موسوس کے تنبیہ کے لئی ذکر کے ہین اونکی سند سنو صدر الشریعت رح نی جو ماتریدی ہین فرمایا ہے ف

اما القسم الثانی من الحکم وھو الذی یکون حکما یتعلق بشیٔ لشیٔ آخر فالشیٔ المتعلق ان کان داخلا فی الاخر فھو رکن والا فان کان موثرا فیہ علی ما ذکرنا فی القیاس فعلۃ والا فان کان موصلا الیہ فی الجملۃ فسبب والا فان توقف علیہ وجودہ فشرط والا فان اقل من ان یدل علی وجودہ فعلامۃ اعلمی

دیکہو علت مین تاثیر اور سببیت مین عدم تاثیر معتبر کہے تو آپس مین متباین ہوگئی اور دوسرے جگہہ فرمایا ہے العلۃ قبل العرف ویشکل بالعلۃ مع المعلول

فی تعریف العلة فقال البعض هی المعرف ای ما یکون دالا علی
وجود الحکم وقالوا العلل الشرعیة کلها معرفات لانها لیست
فی الحقیقة بموثرة بل الموثر هو الله تعالی فلذا یدخل العلامة
فی تعریف العلة ولا یبقی الفرق بینهما لکن الفرق ثابت لان
الاحکام بالنسبة الیها مضافة الی العلل کالملک الی الشراء و
القصاص الی القتل ولیست الاحکام مضافة الی العلامات
کالرجم الی الاحصان فلابد من الفرق بین العلة والعلامة
وقیل الموثر وهی فی الحقیقة لیست بموثرة اعلم ان البعض عرّف
العلة بالموثرة والمراد بالموثر ما به وجود الشیء کالشمس للضوء
والنار للاحراق والبعض ابطلوا تعریف العلة بالموثر بانها فی الحقیقة
لیست بموثرة بل العلل الشرعیة کلها معرفات لان الحکم قدیم فلا
یوثر فیه الحادث والجواب عن هذا انا قد ذکرنا ان الحکم المصطلح
هو اثر حکم الله تعالی فان ایجاب الله تعالی قدیم والوجوب حادث
فالمراد من الموثر فی الحکم لیس انه موثر فی الایجاب القدیم
بل فی الوجوب الحادث بمعنی ان الله تعالی رتب بالایجاب
القدیم الوجوب علی امر حادث کالدلوک مثلا والمراد بکونه
موثرا ان الله تعالی حکم بوجوب ذلک الاثر بذلک الامر کالقصاص
بالقتل والاحراق بالنار ولا فرق فی هذا بین العلل
العقلیة والشرعیة فکل من جعل العلل العقلیة موثرة بذاتها
یجعل الشرعیة کذلک وهم المعتزلة فکما ان النار علة للاحراق

عندهم بالذات بل يخلق الله تعالى الاحراق كان القتل
العمد بغير حق علة لوجوب القصاص ايضا عقلا وكل
من جعل العلل العقلية موثرة بمعنى انه جرى العادة الا
لهية بخلق الاثر عقيب ذلك الشي كخلق الاحراق عقيب
مماسة النار لا انها موثرة بذواتها يجعل العلل الشرعية
كذلك بانه حكم انه كلما وجد ذلك الشي يوجد عقيبه
الوجوب حسب وجود الاحراق عقيب مماسة النار فان
المتولدات بخلق الله تعالى عند اهل السنة والجماعة
على ما عرف في علم الكلام الا ان يقال بالنسبة الينا فان
الاحكام يضاف الى الاسباب في حقنا فانا مبتلون بنسبة
الاحكام الى الاسباب الظاهرة فيجب القصاص بالقتل و
ان كان في الحقيقة المقتول ميت باجله ففي ظاهر الشرع
الاحكام مضافة الى الاسباب فهذا معنى كونها موثرة
وقيل الباعث لا على سبيل الايجاب بعض الناس
عرفوا العلة بالباعث يعني يكون باعثا الشارع على شرع
الحكم كما في قولك جئتك لاكرامك الاكرام باعث على
المجئ والقتل العمد باعث للشارع على شرع القصاص صيانة
للنفوس وقوله لا على سبيل الايجاب احترازا عن مذهب
المعتزلة فان العلة يوجب على الله تعالى شرع الحكم عندهم
على ما عرفت ان الاصلح للعباد واجب على الله تعالى عندهم

اى المشتمل على حكمة مقصودة للشارع فى شرعية الحكم
وبهذا التفسير الباعث لا على سبيل الايجاب فالمراد من
الحكمة المصلحة والمراد من كونه مشتملا على الحكمة ان
ترتب الحكم على هذه العلة يحصل الحكمة فان القتل يرتب
القصاص القتل العمد العدوان يحصل اشتمالا على
الحكمة الا بهذا المعنى من جلب نفع اى الى العباد او دفع ضرر
اى عن العباد فيه امبنى على ان افعال الله تعالى معللة
بمصالح العباد عندنا مع ان الاصلح لا يكون واجبا عليه
تعالى خلافا للمعتزلة وما بعد عن الحق من قال انها غير
معللة بها فان بعثة الانبياء عليهم السلام لاهتداء الخلق
واظهار المعجزات لتصديقهم فمن انكر التعليل فقد انكر
النبوة وقوله تعالى وما خلقت الجن والانس الا
ليعبدون وما امروا الا ليعبدوا الله وامثال ذلك كثيرة
فى القران ودالة على ما قلنا والقائلون لم يفعل لغرض اصلا
يلزم العبث ودليلهم انه ان فعل لغرض فان لم يكن حصول
ذلك الغرض اولى به من عدمه امتنع منه فعله وان كان
اولى به كان مستكملا به فيكون ناقصا وقد قيل عليه انه
انما يكون مستكملا به لو كان الغرض راجعا اليه وههنا راجع
الى العباد واجابوا عن ذلك بان تحصيل مصلحة العبد و
عدمه ان استويا بالنسبة اليه لا يكون غرضا له وداعيا

الى ان الفعل لا لغاية عبث يجب تنزيه الله سبحانه عنه وثانيها مرجح وان
لم يستو بالنسبة اليه يكون فعله اولى فيلزم ان يستكمل
بالغير وبما الجواب عن الثاني لانا لا نسلم ان نسبته اذا
لم يكن بالنسبة اليه لا يكون غرضا داعيا ولا نسلم ان الترجيح
من غير مرجح لا يجوز ان يكون له وقد يكون بالنسبة الى
العباد مرجحا على ان الترجيح من غير المرجح لزوم من
... انتہی علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ نے باوجود اشعری ہونیکے
اس قول کو صدر الشریعۃ نے قبول کیا اور اسپر استدلال فرمایا یوں کہا
ومن انكر التعليل فقد انكر النبوة لان تعليل بعثة النبي
عليه السلام باهتداء الخلق لازم لها وكذا التعليل اظهار
المعجزة على يد النبي عليه السلام بتصديق الخلق وانكار اللازم
انكار الملزوم لانتفاء الملزوم بانتفاء اللازم انتہی تو
معلوم ہوا کہ علامہ سے نزدیک بھی یہی تعلیل حق ہے اس مسئلہ میں تین مذہب ہیں
ایک یہ کہ افعال الٰہی معلل ہیں ساتھ علت غائیہ اور غرض کے اسلئے کہ فعل خالی
غرض اور غایت سے عبث ہے اور اللہ تعالیٰ کا فعل عبث ہونے سے منزہ ہے
یہ مذہب معتزلہ کا ہے دوسرا یہ کہ معلل نہیں اس لئے کہ علت غائی علت
ہوتی ہے فاعلیت فاعل کی اور غرض مکمل ہوتی ہے فاعل کی اور اللہ تعالیٰ سے
منزہ ہی اس سے کہ اپنی فاعلیت میں منفعل ہو کسی علت غائیہ سے یا مستکمل
ہو کسی غرض سے ان اللہ غنی عن العالمین اور فعل خالی غرض سے تو عبث
ہوتا ہی کہ مشتمل حکمت اور مصلحت پر نہیں ہے سو فعل الٰہی اگرچہ خالی علت غائیہ

اور غرض مت ہے پر خالے حکم اور مصالح عباد اور مخلوق سے نہیں تو مثبت
ہوا یہہ مذہب ہے اشاعرہ کا تیسرا یہہ کہ فعل الٰہی معلل نہیں ساتھہ اوس
علت غائی کی کہ علت ہو فاعلیت فاعل کے اور نہ ساتھہ اوس غرض کے کہ موجب
تکمیل فاعل کے ہو پر معلل ہیں ساتھہ حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے سو یہہ حکمت
اور مصلحت غرض اور علت غائی ہوئے بمعنی باعث کی اوپر فعل کے نہ وہ معنی علت
کا جسکو اشاعرہ رد کرتے ہین کہ فاعلیت فاعل کے علت یا موجب تکمیل فاعل کے
بلکہ اس معنی کر جو صدر الشریعت نی عبارت منقولہ مین فرمایا ہے یہہ مذہب تیسرا
ماتریدیہ کا ہے اور اسی مذہب کو صدر الشریعت نی مدلل کیا یہہ تینوں مذہب اس
عبارت مین جو ہمنی نقل کیے مذکور ہین مذہب ماتریدیہ کا جو سواد اعظم اس امت مرحومہ
کی ہین وسط ہی مذاہب ثلاثہ کا نہ اسمین اثبات تعلیل کا بطور معتزلہ کے نہ انکار تعلیل کا
بالکل بطور اشاعرہ کے بلکہ تعلیل ہے پر حکم اور مصالح عباد اور مخلوق کے ساتھہ اب
جرح اور تعدیل مقدمات دلیل ماتریدیہ کے طول چاہتا ہی اور غرض ہمے اس سے
متعلق نہین اس لئی کہ مقصود تو صرف مذاہب کا بیان ہی وہ تفصیل فی الجملہ کے
ساتھہ بیان کر دیا اب ثابت ہوا کہ افعال الٰہی کے اسباب تو نصوص قطعیہ قران
مجید سے ثابت ہین منکر ان اسباب کا منکر ہی نصوص قطعیہ قران کا ایسی منکر کا
جو حکم شرع مین ہی علما جانتے ہین پر یہہ گمراہ انکار کرنی مین نص قطعی قران کی سے
کچھہ اندیشہ نہین کرتا جیسی نص قطعی قل لا یعلم من فی السموت والارض
الغیب الا الله اسنی اسکا اپنی رسالہ مین جسکا نام جواہر منظومہ ہے انکار کیا ہے
اور ملا علی قاری نے نی شرح فقہ اکبر مین منکر اس نص کے کو کافر کہا ہے بیت اوس
رسالہ کے یہہ ہیت علمت الزفر براتی بری جلی + غیب والی غیب کوئے آپکے

عبارت ملا علی قاری کے شرح کی یہہ ہے ثم اعلم ان الانبیاء علیہم السلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالے احیانا وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ کذا فی المسامرۃ اور ایسا ہی ہے یہہ قول حق تعالی کا ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بیان اسکی خطا کا یہہ ہی کہ جس مغیبات کی کوئی خبر دی کسیکی اعلام اور انبار سی تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی جیسی کوئی اندلس کا حال مثلا سیحون می سنکر بتادی تو اوسکو نہ کہینگے کہ یہہ غیب دانی اور غیب گوہے یہی انبیا علیہ السلام کو اعلام الہی سے غیب معلوم ہوتا تہا تو اوسکو غیب دانی اور غیب گوئی نہین کہتی کہ یہہ منافی ہی نفی علم غیب کو جو مضمون دو فواید کریمہ کاہی اسباب فعل الہی کیے تو ثابت ہین قران مجید مین باقی رہا کلام تعلیل مین سو وہ بہی موافق مذہب سواد اعظم کے ثابت ہوا ہے صاف اور صریح ثابت ہو گیا کہ یہہ جو اس موسوس نے اپنی وسوسہ مین کہاہی کہ نہ افعال الہی کے اسباب نہ تعلیل پہر اس سی عالم ربانی پرطعن کیا سو صرف وسوسہ خناس ہے اللہ تعالی اپنے عباد مومنین کو اس سے بچاوے جیسیکہ فرمایا ہی ان عبادی لیس لک علیہم سلطان حاصل کلام عالم ربانی کا یہہ ہے کہ اللہ تعالی کو ہر چیز پر قدرت ہی اور ہر فعل مین حکمت ہی کیونکہ وہ تو قدیر و حکیم ہی تو اعتقاد نفی قدرت کا جیسے ضلالت ہی انکار نفی حکمت کا بہی ویسی ہی گمراہی ہے اسیواسطی اللہ تعالےنے مغفرت کی واسطی یہہ کچہہ سبب پیدا کردیکا جیسی شفاعت اور معتقد دونوں کی

قدرت اور حکمت کا وہی مہتدی ہے اور راشد ہی اور یہی مذہب ہی خواص اہل سنت
اور جماعت کا یعنی صوفیہ کرام کا اس مذہب کی بیان میں حضرت ابو سعید ابو الخیر
رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رباعی ہے اور بعضی اولیاء امت نے اوسکی شرح بھی کی
ہی تو وہ رباعی اور وہ شرح یہاں نقل کرنا مناسب ہے کہ دسوسہ خناس کے جڑ کاٹ
جاوے ہے ~ زلفش بکشی شبی دراز آید ازو + چون بگذاری چنگل باز آید ازو +
کر یک گرہ از پیچ و خمش بکشایی + عالم عالم مشک طراز آید ازو + گویند این رباعی را حضرت
شیخ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہ در سر قضا و قدر گفتہ است بخاطر فاطر در حل آن
چند وجہ مخطور می گردد وجہ اول آنکہ حضرت حق سبحانہ بحکمت بالغہ خویش قدرت
کاملہ خود را در پردہ حکمت مستور ساختہ است و اسباب راکہ مقتضای حکمت است
رو پوش قدرت گردانیدہ و نصوص قاطع دعوت بر قدرت خود نمودہ و نیز دلالت
بر القای سنت و حکمت فرمودہ و کمال را جمع میان سبب و مسبب نمودہ و بدین تشبیب
ستایش حضرت یعقوب علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ السلام کہ جمع نمود میان ہر دو در
کتاب مجید خود کرد جاییکہ گفت انہ لذو علم لما علمناہ ولکن اکثر الناس
لا یعلمون: پس ہر کہ نظر او بر عالم حکمت مقصور شد و در بند اسباب ماند و از قدرت
مسبب حقیقی جل سلطانہ بی خبر و ضال شد و عالمی را بگمراہی برد و ہر کہ سبب را از میان
مطلقا بر داشت و از حکمت حکیم مطلق عز برہانہ چشم پوشید کارخانہ بزرگ خداوندی
را عز و جل معطل ساخت و کار را بر اہل عالم بند نمود و ہر کہ سبب را در میان آورد و مؤثر
حقیقی در جمیع اشیاء فعل حق را جل و علا دید مرکز حق مہتدی گشت و از ہر دو مہلکہ وا رہید
و عالم را ہدایت کشید زلف کہ در مجاز ساتر روی محبوب است در رباعی حضرت شیخ
گویا کنایہ از حکمت ہست کہ رو پوش قدرت است اگر آنرا بر روی قدرت بکشی و قدرت

رابان مستور میازسے یا از انجو دکشی وبان درآ دیزسے ولی لقدرت بنزسے تسے
در از آید از و یعنی تاریکی وگمراہی کہ راہی بنور ہدایت ندارد و از ان پدید آید چون بگذار
یعنی حکمت را از دست بدہی و اسباب را مطلقا فرو گذاری پیچگل باز آید از و یعنی
تنگی و انقباض با وجود وسعت و بسط پدید آید گر یک گرہ از پیچ و خمش بکشائی
یعنی اگر سبب را بیجا دار ہے دگرہ پیچ و خم انرا کہ عالمی بان بند گشتہ و از پیچ
ان راہی نیافتہ و تحقیق معاملہ ناشگافتہ بکشائی و از بندش وا رہے و تحقیقت
بشتابی با سرار یکہ در ایجاد اسباب مودع است گرہ را از روی آن بکشائی و
بران اسرار اطلاع یابی از ضیق طریق خلاص شوی و بشاہ راہ حصول حضرت
ذی الجلال درآئی و عالمی را راہنما گردی چنانچہ گفتہ است عالم عالم سنگ طراز آید از و
یعنی زلف کہ سبب ضلالت جمع کثیر است درین وقت وسیلہ ہدایت و رہنموئی کہ
مسک طراز کنایہ ازان است میگردد ما درین وقت حاصل مراین کس را ازان زلف
مسک طراز است چہ مسک طراز چیزیکو است کہ در افاق انتشار می یابد و عالمی بابت
از ضلالت بہدایت می آید انتہی الوجہ الاول جو سب وجوہ کی ذکر کرنی میں تطویل
بلا ضرورت ہی اسں لئی کہ ہمارے مطلب کے ثبوت میں وجہ اول کافی ہے
تو اسی ایک وجہ پر اکتفا کی گئی **ساتوان وسوسہ قول اس**
سوسس کا ساتوان مقولہ ایک شخص کی تعریف میں لکہا
از بسکہ عالی حضرت ذریت و فطرت الخ یہہ وسوسہ فکر کیا جاتا ہے سب پہلی وسوسہ
اضعف اور اوہن من حیث الثبوت ہی یہان یہہ اقتباس لائق ہے وان اوہن
البیوت لبیت العنکبوت پہلی دفع ہے اس وسوسہ کے کئی باتین سمجہنی چاہئیں کہ
وہ مقدمات دفع کی ہین ایک بات یہہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت مجدد ہا نہ شیئر وہم

یعنی تیرہوین صدی کی مراد اس خناس سے ہین حضرت ممدوح ابقی اللہ تعالے
ظہور آثار ہدایتہ الی یوم البعث والنشور سید السادات بکمال تقوی متقی اہل زمان
خاندان عالی اونکی جناب کا تقوے اور اتباع سنت مین شہرہ آفاق لاکہون آدمی
دست حق پرست جناب اونکی سے اور دست خلفاؤن کے سے مہتدی اوتائب
کفر اور شرک جلی اور خفی اور بدعات اور دوسرے کبایر اور صغایر سے ہوئے
اس خناس نے ظاہر مین تکفیر عالم ربانی سے کرے اسلئے کہ کہا بعضون نے ایسی
کلام کرنیوالی کو کافر ہے کہا اور ایا اس بی ادبی کی اوس حضرت عمدہ اولاد
حضرت رسول اور بتول کے طرف لگی صلی اللہ علیہ وعلیہا وعلی سایر آلہ وسلم
تو یہہ وہی بات ہے کہ ہمنی مقدمہ مین کہی ہی کہ یہہ جامع ہے رفض اور خروج
اوسکی معنی یہہ کہ از روی تقیہ کے یہہ سنی حنفی اور باطن مین رافضی غالی اور
بی ادبی مین سادات کی متبع خارجیون کا گویا خارجی ہر چند یہہ تینون فرقی آپس مین
اضداد ہین پر حیثیات مذکورہ سے جمع ہونا ہوسکتا ہے ایک اسم بر سبیل حقیقت
دو مجازا اور یہہ جو نام حضرت ممدوح کا نلیا اور پردی مین بی ادبی سے اسکی دو سبب
ایک یہہ کہ مرید اور معتقد اونکی ہر شہر اور قریہ مین ہین تو مبادا اسکو سزا دین ہرگز
دوسرے یہہ کہ خوف اپنی مذہب والون کا کیونکہ بعضی شیعہ جو ہیو قوت مین وہ
سید سنی کو سید نہین جانتی اور بی ادبی کرتے مین پر وہ جو اپنی مذہب کی متقی ہین
وہ کہتی ہین کہ اعتقاد اور نسب اور وہ سید سنی کو یہہ ایذا نہین دیتی دوسرے
یہہ بات ہے کہ ایک تشبیہ ہے اور ایک تسویہ ان دونون مین فرق ہے تشبیہ مین
مشبہ کو مشبہ بہ پر وجہ تشبیہ مین فوقیت اور قوت ہی حقیقۃً یا ادعاءً بخلاف تسویہ کہ
ایک مساوی کو دوسرے پر نہ فوقیت نہ قوت اور یہہ نزدیک علماء بیان کی ظاہر ہے

یہان اوسکی تفصیل مین اطناب بہی خلاف مقتضای مقام ہے کے تیسرے یہہ بات کہ تشبیہ سے
خصوصا بطور اطلاق ہے کہ ساتہہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے جو ترفیع
اور اثبات رفعت مشبہ مین منظور ہو اور پہر وہ مشبہ اہل دنیا سے ہو جیسے اکثر شعرا کرتے
ہین تو یہہ البتہ کفر ہی اور کمال بے ادبی ہے اور جو منظور تشبیہ سے خصوصا جو وجہہ مخصوص
مین ہو پہر بطور تحقیق کی یعنی بیان واقع اور ثبوت نفس الامری رفعت مشبہ کے ہو پہر
وہ بہی بطور تبعیت اور تأسی کے پہر وہ تبعیت بہی طبعی ہو جیسی اولاد مین اپنی آباو
امہات کے یا تبعیت اختیاری جیسی کاملین اولاد اور امت مین جو قدم بقدم حضرت
سید المرسلین کے ہون صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور متبع کتاب اور سنت کے پہر
دونو تبعیتین جو جمع ہون تو اوسکی کمالات اور فضائل کا تو کیا کہنا چاہی جیسی حضرت
مجدد ممدوح مین اور کچہہ کم کرکے عالم ربانی ہین حق تعالی فرماتا ہے قل ان
کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اس سے ثابت ہوا کہ متبع رسول اللہ
کا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم محبوب الٰہی بن جاتا ہی پہر کونسی نعمت ہے جو اپنے
محبوب کو موافق حکمت کی عنایت نہو گی اس اتباع مین مجدد مائۃ ثالثہ عشرہ بلکہ صدہا
خاندان عالی حضرت ممدوح کا مشہور آفاق ہی مگر اوسکا جاہل اور کاذب نزدیک خلائق
ہی اور یہہ جو ہمنے کہی دعوے کی کتاب اور سنت مین اور کلام اولیا اللہ مین موجود
اور مذکور ہین ایک آیت تو مذکور ہوئے اور ذکر اوسکا ہم آگی کرینگے انشاء اللہ تعالی
اور مستغنی ہو وہ سبب تناقض الیاض سے کر وجہ خامس اور سابع مین بہی اسکا خلاف نہیں
بہی یہہ خفا ہو اگر ایسا ہوتا تو مستغنی پر حوالہ کرتا اور مستغنی کو دیکہہ کر نا سمجہی ہے مر بعض
مرضی ہو تیا آخر تک کا ہوا جیسی اوسکا سبب بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی سے یہہ اہلہ جانتا
کہ کسی نے مستغنی نہیں دیکہی رحمت الٰہی عاملین کو غریب ایذا دینگا اور بعضون کو دی ہے

دیا بعد ذکر قرآن و حدیث اور کلام اولیاء اللہ کے عبارت سقا کے بھی مذکور ہوئے
اور حق اسکا ظاہر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے اللہ تعالے نے فرمایا واما بنعمۃ ربک
فحدث تو اس سے تحدیث بنعمۃ نعمت رب کے اپنی حبیب پر واجب کیا اور فرمایا لکم
فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس تحدیث کو امت پر بھی واجب کیا تفسیر مظہری میں بعد ان
حدیثوں کی یہہ حدیث ہی وعن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول علی المنبر من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر
ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ والتحدیث بنعمۃ اللہ شکر
وترکہ کفر والجماعۃ رحمۃ اللہ والفرقۃ عذاب رواہ البیھقی
ھذہ الاحادیث تقتضی شکر المشایخ والاساتذۃ وحسن
الثناء علیہم رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور بعد کئی سطروں
کے ہی فشکر بتحدیث النعمۃ شکرا من ھذا القبیل الی قولہ من طین اس
مذکور سے ثابت ہوا کہ عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول شکر ہے اور ادا ہے واجب اور
منکر اسکا جاہل گویا منکر کریمہ مذکورہ کا اور جواس خناس نے اسکو بی ادبی کہا ہی وہ
خطا ہے تشبیہی مجمل تو مقدمات میں معلوم ہوا مفصل یہ ہے کہا جائیگا اب تشبیہ مع توجیہ
تحقیق کا بیان جسنو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ شان میں حضرت سیط
اکبر کے فرماتے میں بابی اشبہ بالنبی لیس شبیہا بعلی وعلی یضحک اور
بخاری میں بھی اسی مضمون کے حدیث مروی ہے اور سبط اصغر میں یہہ
قول انس سے مروی ہے بی علمانے درمیان دونوں کے توفیق کردیے ہی یہہ مقام
اسکی بیان کا نہیں مطلب پہلی قول حضرت صدیقؓ کے میں یہ ہے کہ حضرت صدیق نے
ولد بالواسطہ کے تشبیہ ساتھ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے دی ہے یعنی اشبہ فرمایا

اسکی منتہی کہ کمال مشابہت ہی جیسی عالم ربانی کہا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمایا ہے اقتدوا من بعدی بابی بکر و عمر اور حق تعالی فرمایا
وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا اور بیچ مشکوۃ مین
باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کی پہلی فصل مین حدیث متفق علیہ مین ہے کہ فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو اشبہت خلقی وخلقی تو جو عالم
ربانی سے تشبیہ بروجہ واتم فرزند رسول اللہ بالواسطہ کے یعنی حضرت سید احمد علیہ
الرحمۃ والغفران کے جو فرزند جسمی اور روحی دونون ہین حضرت رسول اللہ کے
حضرت رسول اللہ سے ہی صلی اللہ علیہ وسلم تو شکر ہے اللہ تعالے کا اور یہہ
موافق اجازت اللہ رب العالمین اور حضرت رسول رب العالمین کے ہی صلی اللہ
علیہ وعلی آلہ وسلم مگر اوسکا منکر دونون اجازتون کا ہی اور منکر اللہ تعالی کے
شکر کا اسکا حکم جو شرع مین ہی علما جانتے ہین بتفسیر مظہری مین بیچ کریمہ و
صدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القٰنتین کی مذکور
ہی عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمل
من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا اسیۃ امراۃ فرعون
ومریم بنت عمران وان فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر
الطعام رواہ احمد والشیخان فی الصحیحین والترمذی وابن
ماجہ ورواہ الثعلبی وابو نعیم فی الحلیۃ بلفظ کمل من الرجال کثیر
ولم یکمل من النساء الا اربع اسیۃ بنت مزاحم امراۃ فرعون ومریم
بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وفضل عائشۃ
علی النساء کفضل الثرید علی الطعام قلت لعل المراد بالکمال البلوغ

الی کمالات النبوة وما فوقها و درایة الصحابة کانها اخبار عن
الامور الماضیة حیث کثر الانبیاء فیهم و لم تبلغ درجة کمالات
النبوة من النساء الا آسیة و مریم انتهی اور اسی کے موافق ایک مبسوط
جو بیتروین مکتوب حضرت شیخ محمد معصوم ابن امام ربانی اویسی رحمانی کاشف الاسرار
سبع مثانی حضرت مجدد الف ثانی رحمة الله تعالی علیهما کی میں ہے مخدوما بزرگان
با عمل بسنت اختیار کرده اند و از بدعت اجتناب فرموده امور یکه در دین محدث
گشته است هر چند بظاهر در باطن نافع نماید بران عمل نمی نمایند و اتباع سنت
را اگرچه در حقیقت سود نماید از دست نمی دهند لهذا کارخانه ایشان بلند آمد پیش طالبان
وصول شان مرتفع گردید و بدایة ایشان نهایة آمیز گشت و از حقیقت کار آگاهی یافتند
و از ظلال گذشته باصل پیوستند و از کمالات مخصوصه انبیا علیهم التحیات فراوانی
بهره کامل گرفتند و حکم نمودند که نبوت افضل از ولایت است اگرچه ولایت آن
نبی بود و حکمی که برخلاف آن بود در سکر وقتی محمول داشتند اگرچه شمه از حقیقت
معامله این اکابر در میان آرد نزدیک است که نزدیکان دور سیر جویند و واصلان
راه هجر پویند مستمع از هوش رود و متکلم را تاب نماند [illegible] فریاد حافظ این همه آخر
بهرزه نیست + هم قصه غریب و حدیث عجیب هست + متشابهات قرآنی رمزیست از ان
و مقطعات فرقانی ایمائیست بان این دولت بالاصالت نصیب انبیاء کرام است علیهم
الصلوات والتسلیمات و کمل هر یک را از اتباع این بزرگواران نیز نصیب است بوراثت
و لو علی سبیل القاعدة النادرة فعلیک باتباع خاتم الرسل علیه و
علیهم الصلوات والتسلیمات والسلام علیکم و علی من لدیکم دیکھو
تفسیر اور حدیث اور مکتوب میں تصریح ہے کہ جو دولت کہ انبیا علیہم السلام کو بالاصالت

نبو

نصیب ہیے اوسمین ہے اونکی ورثہ کاملین کو بہ تبعیت اور وراثت کی حاصل ہوتے
ہی تو کیسی وارث اکمل کو جو اصل فطرت مین کمال مشابہت ہو ذات مقدس
سے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم بہ تبعیت اور وراثت قولیہ جیسی موافق قرآن
اور حدیث کے ہیے جیسی مذکور ہوا موافق کلام اولیا کے بھی ہے باقی رہا کلام
امیہ مین خاص کر کے وہ اگی آویگا اب دیکھو مکتوب یکصد و نود و دو مین اس
کمال مشابہت کی اصل فطرت مین گویا تصریح عبارت اس مکتوب کی یہی ہے بسم اللہ و
السلام علی رسول حضرت ایشان مارضی اللہ تعالی عنہ سے فرمودند کہ بقیہ از خلقت
سرور دین و دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام باندہ بود وانرا اولش کرامات
بیک فرد سے از دولتمندان امت او عطا فرمودہ اند و تخمیر طینۂ او از ان کردہ اند
وازین راہ ان فرد را از اصالۃ بہرہ ور ساختہ اند از ان بقیہ بعد تخمیر طینۂ آن
فرد نیز بقیہ قلیلی باندہ بود ان بقیہ نصیب یکی از منتسبان آن فرد آمدہ است
و تخمیر طینۂ او از ان فرمودہ اند و باند از آن خطی از اصالۃ نیز یافتہ انرا یک
واسع المغفرۃ اور لیکر کئی سطرون کے بعد عبارت یہی ہے و از حصول کمالات نبوت
مر بعضی افراد امت را بطریق تبعیت و وراثت لازم نمی آید کہ آن بعض نبی باشد یا مساوات
با نبی پیدا کند چہ حصول کمالات نبوت دیگر است و حصول منصب نبوت دیگر چنانچہ
تحقیق این معنی بتفصیل در مکتوبات قدسیہ آیات حضرت ایشان مسطور است و
السلام علی من اتبع الہدی دیکھو اس مین تصریح ہے کہ بقیہ خلقت سرور دین و
دنیا علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام سے بطور اولش کے کسی فرد امت کو عنایت
ہوا اور اوس فرد کے تخمیر طینۂ سے کے اوس سے بچے تو اوس فرد کو کمال مشابہت ثابت
بود فطرت مین جناب رسالت مآب سے صلی اللہ علیہ وسلم بطور اولش اور

وریث اور تبعیت کی حاصل ہوسکے اور جو کوئی اسکو برسبیل تاسی اور تحقیق کے
بیان کریگا اوس سے بی ادبے اور بے توقیرے العیاذ باللہ تعالے ختم
ختم رسالت کے نہوسکے صلی اللہ علیہ وسلم اور ایسی صورت مین جو اثبات بے
ادبے بی توقیرے مذکورہ کے نسبت اس خناس نے شفا کی طرف کی ہے سو یہہ
جہوٹا کذاب ہے شفا مین یہہ ہرگز نہین کہا ہے جیسی مذکور ہوگا اور بہی اسی
مکتوب مین تصریح ہے کہ کمالات نبوت بعض افراد امت کو بطریق تبعیت اور
وراثت کی حاصل ہوتے ہین اور اس سے نہ نبی ہونا اور نہ مساوی نبی کی ہونا
اوس فرد کو لازم آتا ہی پہر اسکو جو کوئی بیان برسبیل تحقیق اور تاسی کرے
تو یہہ بیان پہر کیون بی ادبی اور بی توقیرے مذکور ہوگی اگر کوئے کہی کہ ایسی فرد
کی حق مین جسکا مذکور ہوا جو محقق مذکور کیا مسلم ہے پیر عالم ربانی نے جسکی حق مین
جو کہا وہ ایسی نہ تہی تو جواب اسکا ہم حضرت قران مجید کے ہدایت اور راہنما
ئی دیتی ہین کہ کفار کلام مجید مین بہتیرے ریب اور شک رکہتے تہے باوجود
اسکی حق تعالے فرماتا ہے ذلک الکتاب لاریب فیہ سبب اسکا یہہ کہ دلایل
نفی ریب کی ایسی موجود ہین کہ جو اوسمین غور کیجاوے تو کوئے ریب نہی رہے
تو بنظر ان دلایل کے کوئی ریب نہین تو اسی طرح دلایل کمالات اوس فرد کامل
کے کہ جسکے حق مین عالم ربانی نی وہ کلام کیا ہے صدہا موجود تہی دیکہنے
والون نی دیکہے اور سنی والون نی تو اتر سنی تو کلام عالم ربانی کا صادق ہے
اور بطور تحقیق اور تاسی کی ہی منکر اوسکا برکات اولیا اللہ سے محروم اور بے نصیب
اب پہلی وجہ خناس اور وجہ سابق کے عبارت بجنسہا از نسخہ معتبر صحیح قاضی عیاض
کی شفا کی تہیہ کرکے بقدر ضرورت نقل کرتے ہین بعد اوس کے عبارت سارے اس خناس کی

وسوسہ کے ذکر کرنیکے اور حمق اور سیدپنے پراسکی تنبیہ کرنیکی انت، السّد تعالیٰ

عبارت شفا کی یہ ہے **فصل** الوجه الخامس ان لا يقصد نقصا ولا يذكر عيبا ولا سبا ولكنه ينزع بذكر بعض اوصافه او يستشهد ببعض احوالہ صلی اللہ علیہ وسلم الجائزة عليه في الدنيا على طريق ضرب المثل والحجة لنفسه او لغيره او على التشبيه به او عند هضيمة نالته او غضاضة لحقته ليس على طريق التاسي وطريق التحقيق بل على مقصد الترفيع لنفسه او لغيره او على سبيل التمثيل وعدم التوقير لنبيه صلى الله عليه وسلم او قصد الهزل والتنذير بقوله كقول القائل ان قيل في السوء فقد قيل في النبي وان كذبت فقد كذب الانبياء او ان اذنبت فقد اذنبوا او ان سلم من السنة الناس ولم يسلم منهم الانبياء الله تعالى ورسله او قد صبرت كما صبر اولو العزم او كصبر ايوب او قد صبر نبي الله عن عداه او حلم على اكثر مما صبرت وكقول المتنبي انا في امة تداركها الله غريب كصالح في ثمود ونحوه من اشعار المتعرفين في القول المتساهلين في الكلام كقول ابي العلاء ابن سليمان المعري كنت موسى وافتة بنت شعيب غير ان ليس فيكما فقير على ان اخر البيت شديد وداخل في باب الازراء والتحقير بالنبي صلى الله عليه وسلم وتفضيل حال غيره عليه وكذلك قوله لولا انقطاع الوحي بعد محمد قلنا محمد من ابيه بديل هو مثله في الفضل الا انه لم ياته برسالة

جبريل يعضدا لبيت الثاني من هذا الفصل شديد لتشبيه
تأييد النبي في فضله بالنبي والتجر يحتمل لوجهين احدهما ان
هذه الفضيلة نقصت للممدوح والاخر استغناءه عنها وهذا
اشد ونحوه منه قول الاخر واذا ارتعت راياتم صفقت بابي جناحي
جبريل امين وقول الاخر من اهل العصر فر من الخلد واستجار
بنا فصبر الله قلب رضوان وكقول لحسان المصيصي من شعراء
الاندلس في محمد بن عباد المعروف بالمعتمد وفي وزيره ابي بكر
بن زيدون كان ابا بكر ابو بكر الرضى وحسان حسانه وانت
محمد الى امثال هذا وانما كثرنا بشاهدها مع استثقالنا
حكايتها لتعريف امثلتها وتساهل كثير من الناس في ولوج
هذا الباب الضنك واستخفافهم فادح هذا العباء وقلة
علمهم بعظيم ما فيه من الوزر وكلامهم منه بما ليس لهم به
علم وتحسبونه هينا وهو عند الله عظيم لا سيما الشعراء
اشدهم فيه تصريحا وللسانه تسريحا ابن هاني الاندلسي
وابن سليمان المعري بل قد خرج من كلامهما هذا الى
حد الاستخفاف والنقص وصريح الكفر وقد اجبنا عنه
وغرضنا الان الكلام في هذا الفصل الذي سقنا امثلة فان
هذه كلها وان لم تتضمن سبا ولا اضافة الى الملائكة والانبياء
نقصا ولست اعني عجزي بيتي المعري ولا قصد قائلها ازراء
وغضا فما وقر النبوة ولا عظم الرسالة ولا عزر حرمة المصطفى

ولا عز تحظوة الكرامة حتى شبه من شبه فی کرامته تالها
او معرة قصد الاستشفاء منها او ضرب مثلا لتطييب مجلسه او اعلاء
فی وصف لتحسين کلامه بمن عظم الله خطره و شرف
قدره و الزم توقيره و برّه و نهی عن جهر القول له و رفع
الصوت عنده فحق هذا ان درئ عنه القتل الادب والسجن
و قوة تعزيره بحسب شنعة مقاله و مقتضی قبح ما نطق
به و مالوف عادته لمثله او ندوره و قرينة کلامه او ندمه
علی ما سبق منه و لم يزل المتقدمون ينکرون مثل هذا ممن جاء به و قد
انکر الرشيد علی ابی نواس قوله فان يك باقی سحر فرعون فيكم فان
عصا موسی بكف خصيب و قال له يا ابن اللخناء انت المستهزئ
بعصا موسی و امر باخراجه عن عسکره من ليلته و ذکر القاضی
القتبی ان مما اخذ عليه ايضا و کفر به او قارب قوله
فی محمد الامين و تشبيهه اياه بالنبی صلی الله عليه و سلم
تنازع الاحمدان الشبه فاشتبها خلقا و خلقا کما قد
انفصل الشراکان اور مثل اسکی ہی ہیگا بلکہ اشد اس سے یہ شعر فارسی کا جو تعریف میں محمد شاہ
بادشاہ کے کہ قایل اوسکا اور راضی ہونیوالا اس شعر سے مستحق گردن ماری جانے
کی تھی ع جہان ازین دو محمد گرفت رونق و جاہ یکی محمد مرسل دوم محمد شاہ
ظاہر میں تسویہ اور معنی میں تفضیل ممدوح اپنی ہے اور حضرت سید کائنات افضل مخلوقات
کی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم علی قدر کمالہ و جمالہ العیاذ باللہ تعالی اسلیے کہ ممدوح اپنی
کو شاہ کرکے ذکر کیا اور سرور دو جہان کو صلی اللہ علیہ و سلم مرسل کرکے بیچ مقابلے

شاہ ہیکے اور بعد ایک ورق کے اسی وجہ خامس مین یہہ عبارت ہی وقال ابو الحسن
ایضا فی شاب معروف بالخیر قال الرجل شیا فقال له الرجل اسکت فانك
امی فقال الشاب الیس کان النبی امیا فشنع علیه مقاله وکفره
الناس واشفق الشاب مما قال واظهر الندم علیه فقال
ابو الحسن اما اطلاق الکفر علیه فخطاء لکنه مخطی باستشهاده بصفة
النبی صلی الله علیه وسلم وکون النبی امیا آیة له وکون هذا امیا نقیصة
فیه وجهالة ومن جهالته احتجاجه بصفة النبی صلی الله علیه وسلم
لکنه اذا استغفر وتاب واعترف ولجاء الی الله فیترك لان قوله
لاینتهی به الی حد القتل وطریقة الادب نطوع فاعلها بالندم
علیه بوجب الکف عنه انتہی یہین تک عبارت وجہ خامس کے کہ منشاء اگر
وسوسہ کا ہی نقل کے گئی اب تہوڑا سا بیان کہ متعلق اس عبارت منقولہ کیے ہے
ذکر کرکے عبارت وجہ سابع کے بقدر مطلب کے ذکر کیجاویگی انشاء اللہ تعالی سننا
چاہئیے موافق اقرار اور تسلیم اس موسوس کے کہا جاتا ہے کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ
علیہ اس تشبیہ کو جو بروجہ ترفیع ہو مذموم کہا ہی اور بروجہ تاسی اور تحقیق کے جو ہو
اوسکی نفی کی ہے یعنی وہ مذموم نہین اس لئے کہ اس وجہ خامس مین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع لنفسه او لغیره جیسے
معلوم ہوا تو ضرور ہوا واسطے دفع اس وسوسہ کے تعین کرنا محل اور موضع ترفیع
کا اور موضع اور محل تاسی اور تحقیق کا اور تمیز کرنے درمیان ان دونوں موضعوں
کی تو کہا جاتا ہے کہ جو کوئی معنی کان بکون اور ستر بود کی جانتا ہے اور اس قدر
عقل رکھتا ہے کہ نوالہ روٹی کا موہنہ مین دیتا ہی نہ ناک مین وہ بہی سمجہہ لیگا

اس کو کہ موضع ترفیع کا وہ ہی کہ مشبہ مادح او مشبہ ممدوح دونون اہل دنیا سے
ہون اور باعث تشبیہ کا طمع دنیا کا جو مذموم ہے جیسی شعرا مداح اہل دنیا کی کہ واسطے
حطام دنیا کی امرا و جابر اور فساق کے مدح مین کیا کیسا مبالغہ کرتے ہین اور شعرا
مین جو سب مثالین ذکر کئے ہین ایسی ہی ہین اور حق تعالی فرماتا ہی والشعراء یتبعہم الغاوون
الآیہ اس کریمہ مین مذموم اور محمود دونون کا بیان ہی اور موضع نامی اور تحقیق
کا وہ ہی کہ دونون اہل دین سی ہون اور غرض تشبیہ سے ثواب آخرت کا کہ محمود
ہی تو یہہ تشبیہ بر وجہ تحقیق کیون نہین ہوگی جیسی مرید مستدین کامل سفے الدین اپنے
مشایخ کاملین کے حق مین ذکر کرتے ہین اور یہ ہے محل توریث اور تبعیت کا ہی جیسی
دونو مکتوبون مکتوب سی دریافت ہوا موضع تحقیق مین تشبیہ اور اسپر تفریع
دونون واقعی ہوتی ہین بخلاف موضع ترفیع کے وہان دونو ادعاے اور تخییلی
جیسی کوئی کہی زید مثل شیر کے ہی اس لئی لوگ اسکی مقابلہ مین عاجز ہو جاتے
ہین تو یہہ عاجز ہو جانا اگر امر واقعی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہہ تحقیق ہی اور اگر صرف
ادعاے اور تخییلی ہے تو یہہ تشبیہ بر وجہہ ترفیع ہوگی اسلئی کہ تحقق معلول اور
علت کا ہی ایک طور پر جاہی اور عالم ربانی کی کلام مین تفریع امر واقعی ہے پہر
تشبیہ بر وجہہ تحقیق کیون نہو گی نہین تو وجود معلول کا نفس الامر سے اور وجود
علت کا ادعاے اور تخییلی خلاف اگر کوئی کہی کہ جسکو تمنی تفریع قرار دیا وہ
تفریع ہی نہین تاکہ مشابہت واقعی ثابت ہو یہہ امیت ہی بطور عوام کے توجیہی امیت عوام
کی دلیل مشابہت واقعی کی نہین یہہ امیت ہے دلیل مشابہت واقعی کی نہین ہو سکتی فارق درمیان امیت عوام کے اور
اسکی کیا ہے تحریر آپ اسکا یہہ ہے کہ باوجود امیت کے جو علوم اور حقایق سے
ایسی بیان کرین کہ علما متبحرین کو موجب استعجاب ہو اور اسکی سماعت سی اہل حق

ہمایان تازہ ہوا اور جب ہدایت خلق اللہ کا ہو تو یہہ امیت ظل ہے امیت ہونا
دور تعیین اور وراثت ہی حاصل ہوئی ہے اور کمال ہے نہ نقیصہ حضرت مجدد
مائۃ ثالثہ عشرہ کی ایسی ہی ہے چنانچہ ہزاران ہزار نے اسکو مشاہدہ کیا اور جو
امیت کہ علوم وہبی اور بیان حقایق اور معارف سی مبرا ہو وہ امیت جبلی اور
فطری ہے صرف ہی جیسی امیت عوام کے کہ یہہ نقص ہے نہ کمال امیت ظلی والی
اولیاء اللہ کثرت سے اس امت مرحومہ مین پیدا ہوئے ہین چنانچہ کتب کہ احوال
اولیاء اللہ مین تصنیف ہوئے ہین اون سے دریافت ہوتا ہی اب ہم عنقریب زمانے
مین ذکر کرتے ہین حال دو شخص کا ایک تو ایسے تھے تیرہوین صدی مین خلیل
خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہجہانپور سے رامپور مین بہت آیا کرتے تھے ایک
عالم متبحر نثر نویسی مین شعر گوئی مین بے بدل میرزا قتیل سی فایق فلسفہ منطق میں یعنی علم معقول
بی مثل علم منقول میں تفسیر حدیث مین اور فقہ اصول تصوف مین بی نظیر وہ ارا
ہے کہ خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ یہی فرماتے کہ مولوی فصوص الحکم پڑھو یعنی کسی
فص موسوی یا عیسوی مین مثلا چند سطر پڑہی ہین فرماتے کہ مولوی ہمتو اسکو نہین سمجھے
یہہ عربی ہے اسکا ترجمہ ہندی مین کرو جب دو چار سطر ہمنی ترجمہ کر دیا تو فرماتے اب
ٹھیرو پھر اوسکی بعد اس تقریر کو دراز کرتے اور بہت بیان کرتے اوسکی بعد جو ہم
عبارت فص سے پڑھتے تو وہی فرمایا ہوا ہوتا اور بارہوین صدی کی آخر حضرت شاہ
عبد الرزاق بانسوی ایسے مرشد حضرت ملا نظام الدین صاحب واقف اسرار الہی کے
کہ ایسی امی تھے جو سین مہملہ اور منقوطہ مین اونکی تلفظ مین فرق نہوتا وہ بارہا فرماتے
خبر دیتا ہی خبر دیتا اوسکی بعد الہام اپنا بیان فرماتے کیسے اوسمین فرق نہوتا یہان
تک کہ ملک العلما مولینا عبد العلی صاحب اپنے تصانیف مین فرماتے ہین کہ متکلم

ما

کے نزدیک الہام اسباب علم سے نہیں مگر ایسی کا یقین کا الہام اسباب علم ہے
ہے اگرچہ علی العموم سبکا نہیں اور خالصاحب مقدم الذکر وقت تلاوت قرآن
کی کسی حافظ کو پاس بیٹھا لیتی کہ کہیں ہم غلط نہ پڑھیں اور خط پڑھنا لکھنا نہیں
جانتی تھے تو دیکھو یہہ امیت نقلی تو ریشی تھی ہے اور کیا کمال ہے کہ بعضے
افراد کاملین امت کو حاصل ہوتا ہے تو اُسکو سبب ہے شقا میں مذموم نہیں بلکہ
بلکہ جائز اور تقیید مطلب ہے سی ثابت ہوا کہ یہہ شکر مشائخ کا مدلول کریمہ واما بنعمۃ
ربک فحدث کا ہے اور واجب ہے تو نہایت محمود ہوا تو دیکھو عالم ربانی کیسے
تارک دنیا باذل مال و نفس فی سبیل اللہ طالب ثواب آخرت کی اور شمہ اونکی
محامد اور مناقب کا مقدمہ میں مذکور ہوا تو کلام عالم ربانی کا تاسی اور تبعیت
سید المرسلین کے ہے صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم بواسطہ حضرت صدیق رضی
اللہ عنہ کے جیسے سطر اکبر میں مذکور ہوا رضی اللہ عنہ اور بواسطہ حبیب جعفر
طیاری کے حق میں فرمایا اور دور ہے موضع ترقیع سے جو مذموم ہے جیسے
دریافت ہوا باقی کلام اس مقام کا متعلق وہان مذکور ہو کا جہاں کلام تو سوسہ
کا ذکر ہوگا اور حمق اوسکا بیان کیا جاویگا انشاءاللہ تعالی عبارت وجہ سابع
کی یہہ ہے **فصل** الوجه السابع الذي ذكر ما يجوز على النبي صلى
الله عليه وسلم او يختلف في جوازه عليه وما يطرء من
الامور البشرية ويمكن اضافتها اليه او ذكر ما امتحن به وصبر
في ذات الله على شدته من مقاسات اعدائه واذاهم له و
معرفة ابتداء حاله وسيرته وما لقيه من بؤس زمنه ومر عليه
من معاناة عيشته كل ذلك على طريق الرواية ومذاكرة العلم

ومعرفة ما صحت منه العصمة للانبياء وما يجوز عليهم
فهذا من خارج عن هذه الفنون الستة اذ ليس فيه غمص
ولا نقص اور بعد معجزہ کے یہ عبارت ہے یہ منشاء وسو کر ہے وكذلك اذا
وصف بانه امي كما وصفه الله به فهي مدحة له وفضيلة ثابتة
فيه وقاعدة معجزة اذ معجزته العظمى من القران العظيم انما هي متعلقة
بطريق المعارف والعلوم مع ما منح صلى الله عليه وسلم وفضل
به من ذلك كما قدمناه في القسم الاول ووجود مثل ذلك
من رجل لم يقرأ ولم يكتب ولم يدارس ولا لقن مقتضى العجب
ومنتهى العبر ومعجزة البشر وليس فيه ذلك نقيصة اذ المطلوب
من الكتابة والقراءة المعرفة وانما هي آلة لها وواسطة موصلة
اليها غير مرادة في نفسها فاذا حصلت الثمرة استغنى عن
الواسطة والسبب والامية في غيره نقيصة لانها سبب الجهالة
وعنوان الغباوة فسبحان من باين امره من امر غيره وجعل شرفه
فيما فيه محطة سواه وحياته فيما فيه هلاك من عداه هذا شق
قلبه واخراج حشوته كان تمام حياته وغاية قوة نفسه وثبات
روعه وهو فيمن سواه منتهى هلاكه وحتم موته وفنائه
وهلم جرا الى سائر ما روي من اخباره وسيره وتقلله من
الدنيا ومن الملبس والمطعم والمركب وتواضعه ومهنته نفسه
في اموره وخدمته بيته زهدا ورغبة عن الدنيا وتسويته بين
خطيرها وحقيرها لسرعة فناء امورها وتقلب احوالها

كل هذا من فضايله وماثره وشرفه كما ذكرناه فمن
اورد شيا منها مورده وقصد بها مقصده كان حسنا ومن
اورد ذالك على غير وجهه وعلم منه بذالك سوء مقصده
لحق بالفصول من الوجوه الستة التي قدمناها انتهى ديكهو يهان
اميت كو قاعده معجزه كا كها نه خود معجزه اور وجه خامس كے دوسرے عبارت
منقوله مين كون النبي اميا كو آيه يعني علامت اور نشانی آنحضرت كی كہے صلی
الله عليه وعلى آله وسلم يهه بات ياد ركهنی ہے اس سے گل كهلی گا ديكهو صحاح
احاديث اور تفسير اور مكتوب تحقيق اسلوب سے ثابت ہوا كه كمالات نبوت سے
امم ماضيه اور اس امت مرحومه مين خواص امت كو بطور ظليت اور تبعيت اور
وراثت كی سرافراز فرماتی ہين اور اس سے لازم نهين آتا كه وه خواص برابر
انبيا عليهم السلام كی ہو جاوين چه جائيكه خود انبيا بن جاوين تو ديكهو يهه اميت
حضرت سيد المرسلين كے صلی الله عليه وسلم مدحت اور فضيلت ہی اسے
واسطے حضرت رب العالمين نے آپ كے توصيف اميت سی فرمائے نبی امی قرآن
اور انجيل اور توريت مين فرمايا اور قاضی عياض نے بهی ذكر كيا تو اميت من جمله
كمالات نبوة افضل سے ہوئے اور تفسير اور حديث اور اوليا كے كلام سے ثابت
ہوا كه خواص امت كو كمالات نبوت سی سرافراز فرماتے ہين اور دو شخص
عنقريب زمانی مين ہمنے بطور تمثيل كے ذكر كر دئے تو جس كسيكو اميت بطور ظليت اور
تبعيت اور وراثت كی ہوگی وه اوسكی حق مين بهی سبب كمال كا ہوگا نه نقيصه اور
عيب اور سبب علوم وهبی لدنی كا جيسی دو شخص كاملين مذكور ہوئے اور حضرت
مجدد مايه ثالثه عشره كو جن لوگون نے ديكها اور صحبت پائے وه يقين كر سكے يا سنا

ہین کہ باوجود بی علمی رسمی کے کیسی کیسی معارف اور علوم بیان فرمائی ہین تو علمائے
متبحرین حیرت مین ہو جاتے ہین یہہ کتاب صراط مستقیم کہ عبارت فارسی سے مولوی
عبد الحی اور مولوی اسمٰعیل صاحب کے ہی اور مضامین اوسکی خود حضرت
کی فرمائے ہوئے ہین اور جب اوسکی مضامین کے زبان مبارک سے تقریر فرماتے
تو ثابت ہوتا کہ مضامین اس کتاب کے ایک قطرہ ہے اون علوم کے بحر کا کہ آپ کے
صدر مبارک مین وہ علوم تھے تو آپ کے بی علمی رسمی اگر ظلی تھی ارثی نہین
تو پھر کیا ہے تو دیکھو یہہ سبب معرفت کا ہوا جیسے حضرت امی امین صلی اللہ علیہ
وسلم یا سبب جہل اور عبادت کا پھر اس امیت ظلی ارثی کو حضو صلعم بعد ہمارے
تحقیق اور بیان کے جو کوئی عیب اور نقیصہ کہی تو اوسکو خوف کفر اور سلب
ایمان کا ہوگا العیاذ باللہ تو اب ثابت ہوا کہ شفا مین جو امیت غیر کو نقیصہ اور
سبب جہل اور عبادت کا کہا ہے اوس سے وہ غیر مراد ہے جسمین امیت جبلی فطری
ہو سو ظلی تھی ارثی تو پھر تو کلام شفا کا مخالف ہو جاویگا تفسیر حدیث اولیا کے کلام
کا تو پھر کس طرح قبول کیا جاویگا اب وقت آیا کہ عبارت اس وسوسہ کے ذکر کیجاوے
اور حق اور بیدی اس وسوسہ کے بیان کیجائے **قول وسوسہ** کا ناگوار
مقولہ ایک متعصب کے تعریف مین لکھا ازبسکہ عالی حضرت ایشان بر کمال تشابہ
جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات در بدو فطرت مخلوق شدہ بنا بر
علیہ لوح فطرت ایشان از نقوش علوم رسمیہ و راہ دانشمندان کلام و تحریر و تقریر
مصفی ماندہ انتہی کچھہ باتین متعلق اس کلام نا فرجام کے آگے ہو چکین اونکو یاد رکھنا چاہیے
اب کہا جاتا ہے کہ علوم رسمیہ عبارت ہین علوم عربیہ سے جیسے صرف نحو معانی بیان بدیع
عروض قافیہ فن انشا وغیرہ اور علوم عقلیہ سے جیسے فلسفہ منطق کلام ہاتی ہوا اور نقلیہ

سے جیسی علم کلام علم اخلاق علم فقہ یعنی خاص اور اصول فقہ اور تفسیر
حدیث تو ایک انکا سیکھنا اور لکھنا پڑھنا ہے اور یہہ راہ دانشمندان کلام
وتحریر وتقریر کا ہے اور دوسرے لکھنا سیکھنا پڑھنا مطلق قرأت اور
کتابت کا ہے اول خاص ہے اور دوسرا عام اور مصطفی رہنا لوح فطرت
کا نقوش مذکورہ او راہ مزبور سے عبارت ہی نہ سیکھنے اور نہ لکھنے پڑھنے سے
تو یہہ نقیض ہوے اول کے اور نہ سیکھنا اور نہ لکھنا پڑھنا مطلق قرأت
اور کتابت کا یہہ نقیض ہے ثانی کے اور یہے عبارت ہی امیت سی جیسی
ظاہری حاجت بیان کے نہیں اور قواعد یقینیہ مقررہ فلسفہ سی ہے کہ نقیض
خاص کے عام اور نقیض عام کے خاص ہوتے ہی اور یہہ ہے اصول یقینیہ
سے ہی کہ تحقق خاص موجب ہے تحقق عام کا تو جو امی ہوگا اوسکی لوح
فطرت نقوش او راہ مذکور سے مصفی ضرور ہوگی اسکو یہہ یاد رکہنا چاہیے
کہ ابہی کار آمد ہے **قول موسوسکا** جماعت نی کہا کہ اس کلام میں ہرچہ
ہی اول اوکیے توقیر ہے ہی حضرت ختم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ ہی اول اور ہے توقیر ہے مذکور عیاذ باللہ تعالی امر
کلام سے جو جماعت حمقا سمجہتے ہیں یہہ عکس ہے اور مستی ہے شرافت سرآلہی کا
ہی اسمیں اور او توقیر ہے حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ
وسلم کہ اونکی طفیل اور تبعیت اور وراثت سے اونکی بعض خواص امت
اور اولاد کو یہہ اللہ تعالے نی بعض کمالات نبوت ہی سرفراز کیا
جیسی ام ماضیہ میں ہے یہہ ہوا ہے چنانچہ مفصل سابق ہوچکا **قول**
موسوسکا شنوة قاشیہ عیاض قریت کننہ معتبر میں لکہا ہے کہ کیسکو

اوسکی برائے کی واسطے تشبیہ دینا رسول علیہ السلام سے اوس بات مین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دنیا مین جاری تہی بہت برا ہے اور مرتبہ نبوت
اور رسالت کی بے ادبی اور بے تعظیمی ہے **جواب اسکا یہہ ہے**
کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اچہا کہا ہے پر جو دکا انداز اور پہر ایو دہ اوسکا
مطلب کیونکر سمجہے تشبیہ بر سبیل ترفیع مذموم اور بر سبیل تاسی اور تحقیق غیر
مذموم ہا لکہ ہے ترفیع سے غرض اثبات رفعت کا ایسے تشبیہ سے ہوتا ہے
اور صورت تاسیہ اور تحقیق مین بیان اوس نعمت کا ہوتا ہے جو بطور تبعیت
اور وراثت کی واقع مین ہوتی ہی مقام اول کا جیسے مداح لی دین اہل دنیا
اہل دنیا کو بطمع دنیا تشبیہ دیتے ہین اسی واسطے سب مثالین شفا مین ایسے ہے
مذکور مین بہلا دیکہو کوئی مثال ایسی ہے ذکر کی ہے کہ جسمین صلحا علما اتقیا
تارک دنیا نے تشبیہ اپنے مشایخ اتقیا اولیا کے بطور شکوہ کے دی ہو کہ یہہ موضع
تاسی اور تحقیق کا ہی اور نہایت محمود بلکہ واجب چنانچہ مفصل سابق گذر چکا
قول موسوکا امی ہونا حضرت کا معجزہ تہا اور بڑے فضیلت جواب
اسکا یہہ ہے کہ آنحضرت کا جو وصف ہے فی الحقیقۃ وہ بڑے فضیلت ہے
اور نہایت مقبول بارگاہ آپ ہے اوسمین کیا کلام ہے کلام جو اس موسوس کے کلام
مین ہے سو یہہ ہے کہ اکثر لوگ ذرات کو درختون اور اونچی مکانات پر چڑہ کر بولتا ہے
اوسکی بولی اور آواز سے اوسکو پہچانتے ہین سواس اکوینے جو قطرے غایب
بھی یہان بہت آور اکوکیے ان آوازون سے یہہ پہچانا کیا سو سنو ایک یہہ کہ امی
ہونیکو معجزہ کہا دوسرا یہہ کہ پہر حوالہ کیا شفا پر اور ہم پہلی شفا کے عبارت نقل
کر آئے مین کہ اوسمین ہر کرامت کو معجزہ نہین کہا ایک جگہ تو آیہ یعنی علامت کہا

دوسری جگہہ قاعدہ معجزہ کا کہا ہے تو معجزہ مین استعارہ بالکنایہ ہی تشبیہ دی بیت سے بیت کے واسطی اساس اور دیوار لازم ہے تو اضافت قاعدہ کی طرف معجزہ کے استعارہ تخیلیہ ہی قاعدہ کی معنی اساس جسکو منہ سے نیو کہتے ہین اور معنی دیوار کے بہے کہا ہی اس آیہ مین واذ یرفع ابراہیم القواعد من البیت واسمعیل اور اساس اور دیوار جزء خارجہ بیت کا ہے اوسپر معجزہ کیونکر حمل ہوگا اور کیونکر کہا جائیگا کہ یہہ قاعدہ معجزہ ہے جیسے نیو اور دیوار کو بیت نہین کہہ سکتی حمل تو اجزاء ذہنیہ مین ہوتا ہے نہ اجزاء خارجیہ مین بیضاوی مین ہے بیچ تفسیر اس آیہ کے الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی لا یکتب ولا یقرء ووصفہ بہ تنبیہا علی ان کمال علمہ مع حالتہ احدے معجزاتہ الخ ایسی ہی تفسیر مظہری مین اور اور تفسیرون مین اسی کے موافق شفا مین قاعدہ معجزونکا ایت کو کہا ہے نہ خود معجزہ اصل بات تو یہہ ہے کہ یہہ معجزہ کے قاعدہ سے بی شعور ہے یعنی اسکا قاعدہ یہ ہے کہ خرق عادت ہو اور ہاتہ غیر مومن صالح کے ہو خواہ مومن فاسق خواہ کافر وہ استدراج ہی اور جو وہ مومن صالح ہو تو یا نبی ہو یا ولی یا غیر انکی پہر جو نبی ہو تو وہ خرق عادت یا قبل نبوت ہو یا بعد نبوت کے اگر قبل نبوت کے ہو تو ارہاص ہے یعنی اساس نبوت اور جو بعد نبوت کے ہو تو وہ معجزہ ہے اسکو بینہ اور حجت بہی کہتے ہین اور جو غیر ویسے ہو تو اوس خرق عادت کو معونت کہتے ہین اور جو ولی ہو تو وہ کرامت ہی نسبت ولی کے اور معجزہ نبی ہے اوسکے نبی کا اس گمراہ کا قاعدہ ہی کہ جس کتاب سے اوسکی گمراہی ثابت ہوتی ہے تو اگرچہ وہ کتاب حق اور صواب ہو اوسکو برا کہتا ہے جیسی کتاب مجالس الابرار تو جس کتاب

سے یہ سند پکڑتا ہے جیسی آٹھویں دسویں میں شرح عقاید جلالی سے سند
پکڑے ہی تو ہم او سے شرح عقاید جلالی سے اسکی اتو کے اواز بہت سا
ثابت کرنے میں متن میں شرح عقاید جلالی کی ہے بالمعجزات شرح عقاید میں آیا ہے

جمع معجزة هي امر يظهر بخلاف العادة على يدي مدعي النبوة
عند تحدي المنكرين على وجه يدل على صدقه ولا يمكنهم
معارضته ولها سبعة شروط **الاول** ان يكون فعل الله
تعالى وما يقوم مقامه من التروك **الثاني** ان يكون
خارقا للعادة **الثالث** ان يتعذر معارضته **الرابع** ان
يكون مقرونا بالتحدي ولا يشترط التصريح بالدعوى بل
يكفي قرائن الاحوال **الخامس** ان يكون موافقا للدعوى
فلو قال معجزتي ان احيي ميتا ففعل خارقا آخر لم يدل على صدقه
السادس ان لا يكون ما اظهره مكذبا له فلو قال معجزتي
ان ينطق هذا الضب فقال انه كاذب لم يعلم صدقه بل
ازداد اعتقاد كذبه بخلاف ان يحيي الميت فيكذبه فان
الصحيح انه لا يخرج عن المعجزة لان الاحياء معجزة وهو
غير مكذب انما المكذب هو ذلك الشخص لكان مدة بعد
الاحياء مختار في نفسه بتقدير تكذيبه **السابع** ان
لا يكون المعجزة متقدمة على الدعوى بل مقارنة لها او
متاخرة عنها بزمان يسير معتاد مثله والخوارق المتقدمة
على دعوى النبوة كرامات انتهى اور بعضوں نے ارہاص کے

کرامات کو ارہاصات کہا ہے اب دیکھو امیت نہ فعل اپنا ہے نہ ترک اپنا
بلکہ ایک حال غیر اختیاری ہی بشر کا جو ماں کی شکم سے اوسکو بے اختیار ثابت ہی
اسی لئی اسکی محل کو امی کہتے ہین یعنی منسوب طرف ام کے یعنے اوس حال
پر ہی جو ماں کے شکم مین اوسکو تہا اور اسکی ابتدا کو حکما عقل ہیولانی کہتی
ہین اور یہہ ہر شخص کو ثابت ہوتا ہے ابتدا مین تو یہہ **تیسرے** بولی الوکی
کے ہوئے اور جب یہہ عادت ہوئے تو یہہ خارق عادت ہوا یہہ **چوتھی**
ہوئے اور اسکا معارضہ متعذر نہین اسلئی کہ بہت لوگ کہہ سکتی ہین کہ ہم امی
ہین تو یہہ **پانچوین** ہوی اور امیت مقدر سابقہ تحدی کی مقرون تہے
جیسکہ ظاہر ہے تو اسکو معجزہ کہنا یہہ **چہٹا** اوراز الوکا ہوا اور یہہ ثابت
نہین کہ سید المرسلین نے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ہو کہ یہہ امیت میرا معجزہ ہے
بعد فرمانی کے کہ مین نبی ہون تو یہہ **ساتوان** ہوا اور ساتوین شرط معجزہ کے
یہہ ہے کہ معجزہ مقدم نہو دعوے نبوت سی اور امیت آنحضرت کی صلی اللہ تعالی
علیہ وآلہ وسلم چالیس برس مقدم ہتے دعوے نبوت سے تو یہہ **آٹھوان**
اوراز الوکا ہوا جو کوئے کہ آپ اوراز الو کے سینے اور تو ہے الو کو نہ پہچانے
اور اسکو الو نہ کہی تو اوس شخص کو کیا کہین کے اور بالفرض والتقدیر
اگر امیت معجزہ تہا آنحضرت کا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اگرچہ ہی نہین تو
اگر کسی اولیا امت مین بہی یہہ معجزہ پایا جاوے تو کچھہ استحالہ نہین غایت ما
فی الباب بہ نسبت اوس ولی کے اسکو کرامت کہین گے اور بہ نسبت نبی علیہ
الصلوۃ والسلام کے معجزہ لاکہون معجزہ حضرت کی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم
اولیا امت مین پای گئی ہین اسلئی کہ کرامتین اولیا امت کی لاکہون ہوے

ہین اور ہودین سکے وہ سب معجزہ ہین شرح عقاید جلالی مین ہی والاستاذ
ابو اسحاق مناد المعتزلة ینکرون کرامات الاولیاء اذ لیشتبہ
بالمعجزة ورد بانہا تمتاز عنہا بعدم المقارنة التحدی وبانہا
تکون معجزة للنبی علیہ السلام وکرامة للولی الذی ظہرت علی
یدہ **قول موسوس** کا سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوروں کے
حق مین عیب ہے کہ سبب ہے جہالت کا اور عنوان ہے غباوت کا بعضون نے
ایسی کلام کرنیوالون کو کافر ہے کہا اور حکم کیا قتل کا **جواب اسکا یہہ**
ہی کہ ابہی تحقیق ہو چکا ہی کہ ان اوروں سکو و اور مراد ہیت کہ جنہین امیت ظل امیت
نبوت کا ہو نہین تو جو امیت ہو ظل ہے اور بہ تبعیت اور تاسی اور وراثت سے
حاصل ہوی ہو وہ کمال ہے اور سبب ہے علوم لدنی کا اور عنوان ہے فراست
ایمانی کا جیسی حدیث صحیح مین آیا ہی اتقوا فراسة المومن فانہ ینظر
بنور اللہ حاصل اس سب کلام کا یہہ ہے کہ عالم ربانی نے کسیکی مدح مین
اوسکو امی کہا امی ہونا معجزہ اور بڑے فضیلت حضرت سید المرسلین کی ہی صلی
اللہ علیہ والہ وسلم اوروں کی حق مین سبب جہالت اور عنوان غباوت کا تو وہم
ہوے اور ایسی قایل کو بعضوں نے کافر ہے کہا ہے اور مستحق قتل کا ہم کہتے ہین
کہ اس تقریر تو معلوم ہو چکا کہ وہ امیت جو مذموم ہے وہ امیت خلقی ہے غیر ظلی
ارثی نبوت کے اور ایسے غیر ظلی کہنے والون کو جو ایسے جگہہ تشبیہ مین مراد لین کسیے
نے کافر ہے کہا ہے اگرچہ تکفیر علی الاطلاق صحیح نہین نہ اتفاقی اور مستحق قتل کا
بہی ایسے ہی قایل کو کہا ہے پر عالم ربانی کے کلام مین اگر امیت مراد ہو وہ امیت
ہی کہ ظل ہے امیت نبوت کا اور وراثت سے حاصل ہوی ہے جیسے اور کمالات

ہین

نبوت کی توہیہ کیون مذموم ہوسکے اور اسکا قایل کیون مستحق قتل کا ہو کا جیسے
تفسیر حدیث اولیاکے کلام سے ثابت ہوچکا اب کہنا یہہ منظور ہے کہ یہہ الوکی
بولی ہے عالم ربانی نے کہان اپنے مرشد کو امی کہا ہی جو یہہ احمق جو اسکے جیمز
اتا ہی بکتا ہے امی کہنا نہ مدلول مطابق کلام عالم ربانی کا ہی نہ مدلول التزامی اس
لئی کہ ہم تو ثابت کرائی ہین کہ مصنفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے عام ہے اور
امی ہونا خاص اور مقررات علما سے ہی کہ دلالت عام اسکے اوپر خاص کے کوئی
دلالت نہین نہ مطابقتہ نہ تضمن نہ التزام تو امی ہونا کہان کہا اور فی الحقیقۃ
حضرت مجدد مایۃ ثالثہ عشرہ رحمۃ اللہ علیہ امی نہ تہی خطوط پڑہ لیتی تہے اور کچھ
لکہہ بہی لیتی ہتے اور کافیہ تک پڑہا بہی تہا اور حصن حصین بہی پڑہی ہتے مگر علوم
رسمیہ سے لوح فطرت انکی مصنفی ہتے تو اس پانچ چار سطر مین دفع اس وسوسہ تویز
کا ہوگیا اس واسطی یہہ سب خرافات موسوس کے اسی امی کہنے پر موقوف تہین
سو بہی بحسب ظاہر نہ فی الحقیقۃ جیسی معلوم ہوا اگرچہ ہمنی جو اسقدر جواب مین تطویل کیے
سو بطریق التسلیم اور مماشاۃ مع الخصم کے اسمین یہہ فایدہ منظور تہا کہ اقسام
حمق اور بے دینی اسکی سبکے ہم بیان کرین اور لوگون پر ظاہر ہوجاوے نہین تو یہہ
چار پانچ سطر اس وسوسہ کے دفع مین کافی تہین اگر کوئی کہی کہ جو اس تشبیہ اور
کلام سے قایل نے امیت مراد نہین لی تو پہر تقریر اوسکی اوپر کمال مشابہت کے
بد و فطرت مین کیونکر صحیح ہوگی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ ہم ثابت کرچکی ہین کہ امی
ہونا خاص ہے اور لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے مصفی ہونا عام اور متحقق خاص
کا موجب تحقق عام کا ہے تو یہہ مصفی ہونا لوح فطرت کا علوم رسمیہ سے بہی صفت
کریمہ حضرت اکرم الخلق سبکے سے ہوا صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم غایۃ الامر یہہ کہ

وجہ تشبیہ کے مشبہ میں ضعیف ہوتی ہے نسبت مشبہ بہ کے اور مشبہ بہ میں قوی ہے
تو اسے لئے فرد کامل اعتبار لوح نظرت کا جو ضمن امیت میں ہی حضرت شبہ میں
موجود ہوا صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم اور ضعیف جناب مشبہ میں قدس سرہ
قول موسوسکا اور ون کی حال کو انحضرت کی حال جیسے کیا نسبت ہے
جواب اسکا یہہ ہی کہ حال دو قسم ہے ایک خاصہ ایک غیر خاصہ دوسر
میں کیونکر پایا جاوے نہیں تو خاصہ نہوگا اور غیر خاصہ انکی اتباع میں
بطور تبعیت اور ظلیت اور وراثت کی پایا جاتا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قول
موسوسکا** انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شق قلب سبب ہوا کمال کا دوسرکو
کو سبب ہے پاک کا **جواب اسکا یہہ ہے** کہ اس موسوس کو درمیان
خواص اور غیر خواص کے تمیز نہیں یہہ شق قلب منجملہ خواص تہا یہہ اگر دوسرے
میں پایا جاوے اور وہ زندہ رہی تو یہہ خاصہ نرہے بخلاف امیت کی اور معنی
ہونی لوح فطرت کے نقوش علوم رسمیہ سے کہ یہہ خواص سے نہیں ہی تو غیر خواص کو
خواص سے کیا نسبت **قول موسوسکا** یہہ سب تفصیل شفا کی وجہ
خامس اور وجہہ سابع میں مذکور ہے **جواب اسکا یہہ ہی** کہ اس سب تفصیل
کو جو شفا کے وجہہ خامس اور سابع پر حوالہ کرتا ہے یہہ سب خلاف واقع ہے کیونکہ ہی
عبارت وجہہ خامس اور سابع کے جسقدر درکار ہتے ہمنی نقل کردی ہے
اور مخالفت اسکی تفصیل کے شفا سے موقع موقع پر ہے ہمنی بیان کردیے
ہی لوٹ کے اوسکو دیکہہ لینا چاہیے تو کذب یا جہل اسکا ظاہر ہوجا دیے
قول موسوسکا اور یہہ جو لکہا ہے کہ ابو نواس شاعر نے محمد امین کے
تعریف میں یہہ شعر کہا شعر تنازع الاحداق النسبہ فاشتبہا

خلقا وخُلقا کما فی اللبا اکات اس سبب سے کہ اونسی تشبیہ دی محمد امین کو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہوا اور تکفیر کیا گیا یا قریب اسکی جواب اسکا
یہہ تھی کہ ذکر اس شعر کا مقام اعتراض مین عالم ربانی پر نہایت سفاہت ہی
اسلئی کہ یہہ شعر مقام ترفیع مین شفا کی اندر مذکور ہے اور کلام عالم ربانی کا موضوع
تامی اور تحقیق مین بطور شکر اپنے مرشد کے اور تشبیہ بطور تحقیق ہے کہ حضرت
صدیق اکبر کے کلام مین بلکہ خود حضرت مقدس سید المرسلین کے کلام مین صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہی جیسی مذکور ہو چکا پہر اس شاعر ناپاک نے تشبیہ سے
بڑہ کر نوبت تسویہ کو بلکہ فوقیت کو ایک اہل دنیا کی حضرت خیر الخلق پر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پہنچا دیے کہ یہہ کفر صریح ہے نہ قریب کفر کے اس لئی کہ تنازع زید وعمرو
کی معنی لغت کی رو سے یہہ ہین کہ دونون آپس مین خصومت کی زید چاہتا ہے
کہ مین جیت لون اور فوق ہو جاؤن مطلب مین عمر چاہتا ہے کہ مین اور فاشتبہا
کی معنی التبا کی لغت کی راہ سے ہین اور خلقا وخُلقا کی ہاتہ یہہ معنی ہونگے
کہ زید عمرو خَلق اور خُلق مین ملتبس ہو گئی ہین ایک کو دوسرے پر فوقیت نہ رہے
کہ پہچانی جاوین تو التباس کے راہ سے تسویہ اور تنازع کے رو سی فوقیت
ہر ایک کے دوسرے پر ہر ایک کی ارادہ مین ٹہیرے اور یہہ دونون باتین
کفر صریح ہین اس شعر مین بہلا مومنین باللہ وبالیوم الآخرۃ تم دیکہو یہہ خنا کر
کیسا ابلہ ہے یہہ بات عالم ربانی کی کلام مین کہان ہے یعنی تسویہ یا فوقیت
اور ایک اور بات لائق سننے کی ہے کہ اس شاعر خبیث نی ایک تشبیہ نہایت موجب
کفر کے اس شعر مین رکہی ہے اوسکی قبح پر نہ شاعر کو شعور ہوا ہے نہ تو نہ کہتا اور اوسکے
ممدوح کو نہین تو ابو نواس کو خوب سزا دیتا اگر دین دار ہے اوسکی غالب ہوتے

تو واسطی رعایت جانب حضرت مقدس رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اور نہین تو اپنے ہی ادب کی لئی جیسی نقل ہے کہ ایک شاعر نے ایک
ممدوح کے سامنے قصیدہ مدح کا پڑھنا شروع کیا ایک مصرع جو یہہ پڑھا
ای تاج دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا ممدوح سبب بے ادبی پر شعر کوا بر از اسکے
التزام حجت کی سزا دینی کے لئے چاہا کہ اسکی زبان سے اقرار کروالیا چاہیے
کہا اوس شاعر کو تو اسکی تقطیع کر اوسی وقت اوس شاعر کو بے ادبی پر شعور ہوگیا
بالبداہتہ کہا کہ علم عروض نہین پڑھا تب اوس ممدوح نے کہا کہ اگر تو تقطیع
جانتا ہوتا تو تیرے تقطیع جیسی کی کی ہوتی تو دیکھا تقطیع اسکی یہہ ہے ای
تاج دو مستفعلن لت بر سرت مستفعلن از ابتدا مستفعلن تا انتہا مستفعلن تو دیکھو
لب بر سرت کی معنی کیا ہوتی ہین اور قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ کی بہی دیوان
مین نہین آسے نہین تو صرف تشبیہ محمد امین سکے جو سبے اللہ سے صلی اللہ علیہ واله
وسلم دیسے اسکی ذکر پر اکتفا کرنا بلکہ اسکو بے تعرض کرنا جیسی اور اشعارون مین
وکفر یہ او قارب مین تردید کرنا اور اس خناس عنبی کا تو کیا ذکر ہے کہ یہہ اوسکی
ادب کو سمجہا وہ یہہ ہے کہ شرک کو قاموس مین لکہا ہی گکتب سیر النعل اور سیر
کو لکہا ہے بالفتح الذي يقدمن آلجلد تو شرکان کی معنی دو تسمین جو تی کے تو دیکھو
تشبیہ اور تسویۃ کو جو اس شعر مین ہی اوسکو مثل اوس تشبیہ اور تساوی کی جو جوتے
کی دو تسمون مین ہوتی ہے کہا بہلا کسی بادشاہ کو جو کوئی شاعر کہے کہ تم اور
ملانا وشاد ایسی مشتبہ اور برابر ہو جیسی دو تسمی جوتے کی بہلا وہ بادشاہ اوس
شاعر کو کیا اچہی کا سر فراز کرےگا یا سزا اسکی دیگا یہہ موسوس اس قابل ہے کہ
اسکو کہا جاوے کہ یہہ وسواس خناس تمق من شل شاعر الو نواس کے ہی یا

کہا جاوے کہ یہہ دونو ایسی آپسمین متشابہ ہاین جیسی دو قسمین ہوتے
ہے **قول موسوس کا** اور معریے کا یہہ شعر ہے ومن مثلہ فی الفضل
الا انہ لم یأت برسالتہ جابل اس سبب سے کہ اوسنے تشبیہ غیر نبی کو فضل
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین اہانت ہی اور تحقیر ہے صلی اللہ علیہ
وسلم کے **جواب اسکا یہہ ہے** کہ یہہ شعر اور دوسرے اشعار جو بیچ
عبارت منقولہ مین شفا کی ذکر کردئی ہین اور اپنے چھوڑ دیے شفامین ترفیع
کی مقام پر ذکر کئی ہین اور اپنی موقع مین مذکور ہوے کسی آور کلام کے تمثیل
مین اوسکی تکفیر کے لئی نہین ذکر کیے جیسی اس خناس نے عالم ربانی کے نسبت
شفا سے یہہ اشعار نقل کیے تو بس اسمین خطا کی عالم ربانی کا کلام بر طریق تاسے
اور تحقیق ہے جسکو شفا مین مذموم نہین کہا اسیو اسطی اوسمین کہا ہے
لیس علی طریق التاسی وطریق التحقیق بل علی مقصد الترفیع
اور بر سبیل فرض محال معاذ اللہ تعالی اگر کلام عالم ربانی کا بطور ترفیع کے بہی ہوتا
تو اس ترفیع مین اور معریے کی ترفیع مین بہی آسمان زمین کا فرق ہوتا اسی
لئی کہ اس ترفیع کے مثل تحقیق پائی گئی ہے جیسی کسیکی تعبیر لقبیہ طیبہ مقدسہ
سی بطور تاسے اور وراثت کی ہوی ہو تو وہ فرد کامل اس امت مرحومہ کے
ہوگا جیسی مکتوب ہدایت اسلوب سے مکتوب ہوچکا اور وہ فرد کمال مشابہہ ہوگا
بدر و فطرت مین بخلاف ترفیع معریے کی جو معرّے نے کی ہے دین سے کہ اسکی مثیل
ممتنع بالغیر ہے نہین ہوسکتی اس لئے کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خیر الخلیقہ اور افضل البریہ ہین تو جو کوئی مثل اونکی فضل مین ہوگا اوس
سے حضرت افضل نہوینگی العیاذ باللہ تعالی تو یہہ خلاف اجماع قطعی امت کے

ہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ **اٹھوان وسوسہ** یہہ قول
سوسوسکا **اٹھوان منقولہ** قائل نے ایک شخص کے حال مین لکھا امثال
این وقایع صدہا درپیش آمدہ تا آنکہ کمالات طریق نوبت بدر ودحلیار خود رسیدند
اور اوسکی اوپر ایک واقعہ یہہ لکھا ہے روزے حضرت جل وعلا دست راست
ایشان بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزی از امور قدسیہ کہ بس رفیع وبدیع بود
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمودہ کہ ترا این چنین داد ہام وچیزہاے
دیگر خواہم داد تا آنکہ شخصے بجناب حضرت ایشان استدعاے بیعت نمود حضرت
ایشان بجناب حضرت حق متوجہ شدہ استفسار واستیذان نمودند کہ دران معاملہ
چہ منظور است ازان طرف حکم شد کہ ہر کہ بر دست تو بیعت خواہد کرد گو لکھا باشند
ہر یک را کفایت خواہم کرد انتہی ملخصا اور کہا کہ اگر مراقبہ خلت کردہ برود بعضے موقع
خلعت مثل مکالمہ ومسامرہ ہویدا می گردد اور ثمرات حب عشقی سے ٹھیرایا کہ مشاہدہ
جمال لایزال حضرت ذو الجلال دست میدہد وخلعت مکالمہ ومسامرہ بدست می آید
جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے شرح عقاید
جلالی مین لکھا ہے والظاہر ان التکفیر فی المسئلۃ المذکورۃ
بناء علی دعوے المکالمۃ شفاہا فانہ منصب النبوۃ بل اعلی
مراتبہا وفیہ مخالفۃ ما ہو من ضروریات الدین
وہو انہ علیہ السلام خاتم النبیین علیہ وعلیہم افضل
صلوۃ المصلین **دفع اس وسوسہ کا یون ہے** کہ یہہ
قول اوسکا جماعت نے کہا کہ اہل سنت کی مذہب مین دعوے مکالمہ کا کفر ہے
انہی دلیل ہے کہ جماعت حمقا کے ہی بلکہ شیاطین بعقل کے اسی لئے کہ

اہل سنت نے مکالمہ کو بلا قید سقاۃ کے کفر نہیں کہا بلکہ مطلق مکالمہ سوائے
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بہے ثابت ہی بلکہ مخصوص ہے تفسیر بیضاوی
مین ہے وما کان لبشر وما صح له ان یکلمه الله الا وحیا کلاما
خفیا یدرك بسرعة لانه تمثیل لیس فی ذاته مرکبا من حروف
مقطعة یتوقف علی تموجات متعاقبة وهو ما یعم المشافهة
کما روی فی حدیث المعراج وما وعد به فی حدیث الرؤیة
والمتهتف به کما اتفق لموسی علیه السلام فی طوی والطور
لکن عطف قوله او من وراء حجاب علیه یخصه بالاول فالآیة
دلیل علی جواز الرؤیة لا علی امتناعها وقیل المراد به
الالهام والالقاء فی الروع او الوحی المنزل به الملک الی
الرسل فیکون المراد بقوله او یرسل رسولا فیوحی باذنه ما یشاء
او یرسل الیه نبیا فیبلغ وحیه کما امره وعلی الاول المراد
بالرسول الملک الموحی الی الرسول اور ایسے ہی اور تفاسیر میں بھی
ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ کلام الٰہی متهتف بہ بھی ہوتا ہے جسکو ہاتف کا کلام
عرف میں کہتے ہیں اور الہام بھی کلام الٰہی ہوتا ہے اور یہ دونو مخصوص انبیا
علیہم السلام کے نہیں سفینہ حاکم میں باب ہواتف میں یہ ہے خرج الحسین
بن علی علیهما السلام لیلة الی المسجد فلما انتهی الی الباب
ترمی بطرفه الی السماء وقال اللهم غلقت الملوک ابوابها
وقام علیها حراسها وبابك مفتوحا لمن دعاك ثم صلی
رکعتین وانشاد یقول یا ذا المعالی الیك معتمدی طوبی

لان المراد من الكلام
على المعطوف عليه حقيقة
يكون الا من وراء حجاب
فيكون مع الرؤية [illegible]

لمن كنت انت مولاه طوبى لمن كان خايفا وجلا يشكي
الى ذى الجلال بلواه وما به علة ولا سقم الكر
من وجبه لمولاه اذا اخلا فى المنام مبتهلا الوجد
الله ثم ادناه اذا سكابته وحكته اجابه ثم لبا نسمونا
من اسماء لبيك عبدنا انت لى كنفي وكل ماكنت قد علمناه صوتك
يشتاقهم ملائكتي فحسبك الصوت قد سمعناه لو هبت
الريح من جوانبه خر صريعا لما تغشاه دعاك
عبدي يجول فى حجبي وذنبك اليوم قد غفرناه سلني
بلا حشمة ولا رهب ولا تخفني فانني الله انتهى

دیکھو ایسی جناب مقبول کے جواب مین کلام الہی کے سوا نہین ہوسکتا شیطان کو دخل ایسی مقام پر کہنا مسلمان کی شان سے محال عادی ہی اور جو عینی متکلم کے ہین تو کلام فرشتہ کا بہی نہین ہوسکتا کر بطور حکایت کی کلام رب العزۃ سی واللہ تعالی اعلم اگر کوئی کہی کہ یہہ کلام ظاہر مین شعر ہے تو اسکی قایل کو چاہیے کہ شاعر کہین اور اطلاق شاعر کا حضرت حق رب العالمین پر اور شعر کا کلام الٰہی پر شرع مین جایز نہین **تو جواب اسکا یہہ ہے** کہ علما عروض اور قافیہ کے تصریح کرتے ہین کہ شعر ہونیکو قصد شعر کا بہی ضرور ہے مجرد وزن اور صورت قافیہ کے سے شعر نہین ہوجاتا حق لہ تعالی

ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون

دیکھو یہان وزن اور صورت قافیہ کے ہی اور شعر نہین تقطیع اسکی یون ہے

ثم اقرر فاعلاتن تم وانتم فاعلاتن تشهدون فاعلات

ثم انتم فاعلات هولاء فاعلات تقتلون فاعلات
یہہ بحر رمل کا وزن ہے لیکن جو حضرت قائل عزوجل کا مقصد شعر کا نہین
جیسی شرع سے معلوم ہوا تو اسکو شعر نہیں کہتی مثنوی معنوی کی دفتر خامس
کی شرح مین جو تصنیف ملک العلما مولانا عبد العلی صاحب کے ہی رحمۃ اللہ
علیہ یہہ ہے + ہر این دنیا است مرسل رابطہ + مقصود مولوی ہست وحاصل
آنکہ چون در دنیا از حق حجاب افتادہ ہست ہر کس قابلیت استماع کلام آلہی و
اوامر و نواہی الہیہ و استعداد آن ندا شت لاجرم رسل علیہم الصلوۃ والسلام
واسطہ رسیدن کلام آلہی شدند کہ ایشان کامل الاستعداد لسماع کلام حق بودند
واخذ احکام آلہیہ بودند وعارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد اگرچہ کلام آلہی
از حق می شنود بلاواسطہ چنانکہ در وصلی از باب خزاین از فتوحات مذکور
است کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کلام حق سبحانہ از انجا می شنیدند کہ
رسول صلعم کہ منزل علیہ می شنیدند لیکن رسیدن باین مرتبہ از وساطت آن سرور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بود درین نفی وساطت نیست بلکہ وساطت رسول
بوجہ اکمل است کہ مشاہدہ وسماع منزل در وقت نزول بر رسول از انجا کہ
رسول می شنید بواسطہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پیدا شدہ انتہی بہہ عبارت
یاد رکہنی چاہیے کہ عارف کامل چون بکمال مشاہدہ رسد کلام آلہی از حق می شنود
بلاواسطہ واقف اسرار آلہی مولینا نظام الدین سہالوی نے قدس سرہ شرح
مسلم مین جہان الہام کا ذکر ہے کہ جو اوس الہام کے ساتہہ یہہ ہی الہام
ہو کہ یہہ الہام حق تعالی کے نزدیک سے ہی فرماتے ہین هل هو حظ غیر
الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام فالحق انہ خطر وهو

من الاولياء غاية الامات الا ولياء مخصوصون
بطريق لا يوجد فی غيرهم وكيف ينكره مسلم فان قطب
الاقطاب الغوث الاعظم الشيخ عبد القادر محی الدين
رضی الله عنه وعن معتقديه واتباع اتباع طريقه تكلم مع
الحق تعالى وهو مسطور فی الرسالة الغوثية نفعنا الله تعالى
بها وخلص عباده فلا يستبعد الا من لا خلاق له عند الله
تعالى وهذا العبد قد شاهد فی شيخه شيخ شيوخ المشائخ الكرام
قطب الوقت راس الصوفية الابرار الصافين من اولياء
الله تعالى السيد عبد الرزاق البانسوی سلمه الله تعالى ووفق
عباده لاقتفاء اثره واتباع محاسنه وان من قواعد حظوظه
انحاء الكشف والالهام كسماع لسان الغيب والتكلم مع الحق
تعالى والاستفادة من الارواح الطيبين كارواح الانبياء
عليهم الصلوة والسلام خصوصا من روح سيد المرسلين
عليه الصلوة والسلام وعلى اله وعن روح احبائه خصوصا
من امير المؤمنين على بن ابيطالب عليه السلام وعلى اله
الكرام وزوجته سيدة النساء عليها الصلوة والسلام خطيه يه
سے رسالہ غوثیہ کی جو حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کے طرف منسوب ہے
اور ملا نظام الدین قدس سرہ نے بھی اسی رسالہ کے طرف اشارہ کیا ہی بعد
حمد او صلوۃ یہ ہے فقال الغوث المنوجت من غير الله للستانس
بالله قال الله تعالى يا غوث الاعظم فقلت لبيك يا رب

یہاں سے شروع احادیث قدسیہ میں ہوتا ہے قال کل طور بین الناسوت والملکوت فهی شریعة وکل طور بین الملکوت والجبروت فهی الطریقة وکل طور بین الجبروت واللاهوت فهی حقیقة قال یا غوث الاعظم ما ظهرت فی شیء کظهوری فی الانسان ثم سالت یا رب هل لك مکان قال لبیك یا غوث الاعظم انا مکون المکان والاکوان ولیس لی مکان فی سوے قلب الانسان الخ اس کلام قدسی میں زیادہ پچاس بار سے خطاب اور کلام حضرت رب العزت جل شانہ کا جناب غوث الاعظم سے بلفظ یا غوث الاعظم واقع ہوا اور کلمات اور خطابات عنوانات دیگر سے اس کلام میں بکثرت واقع ہیں اور اس کلام قدسی نظام کے شرح بہت ہیں مگر جو نزدیک فقیر کے موجود ہے مولف اسکا نقل اور سند اس کلام قدسی میں کہتا ہے ان مرشدیه فی تلك الطریقة منورا لاله بادیه هو ینقل تارة من الغوث الاعظم وتارة منه بواسطة الدوقه انتهی اور یہی شارح مذکور نے بعد لفظ یا غوث الاعظم کے کہا الغوث الاعظم فی الاصطلاح من کلمه الله تعالی بالالهام انتهی پس کلام اور خطاب حدیث قدسی مذکور کا محتمل ہے کہ بطور الہام قلبی ہو اور محتمل ہے کہ بطور استماع ہو اس واسطے کہ عارف کامل جب بکمال مشاہدہ کو پہنچتا ہے کلام حق بلا واسطہ سنتا ہے چنانچہ فتوحات سے مذکور ہوا اور دیکھو عبد مقبول نے سوالات اور حضرت رب العزت نے جوابات ہیں اسکا نام مکالمہ ہے عارف نامی مولینا عبد الرحمن جامی قدس سره خطبہ شرح فصوص الحکم میں لکھتے ہیں فاعلم ان

الحکم الفایضہ علی قلوب کل عبادہ و خلص عبیدہ علی انواع
منها ما یفیض علیهم بواسطۃ الملئکۃ المقربین بالفاظ معبرۃ
محفوظۃ عن التغییر والتبدیل مرادۃ تلاوتها وهو القرآن
المنزل علی نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بواسطۃ الروح
الامین ومنها ما تفیض علیهم بواسطۃ او بغیر واسطۃ
ملعات صرفۃ او معبارۃ بعبارات مختصۃ غیر متلوۃ ومن
هذا القبیل الاحادیث القدسیۃ فهی لما ما فاضت علیہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معانی صرفۃ لکنہ کساها الکسیہ
عباراتہ الخاصۃ والعبارات مخصوصۃ غیر مراد ضبطها و
تلاوتها وهذا النوع لیس مخصوص بالانبیاء بل یعم الاولیاء
وصالحی المومنین ومنها ما یفیض من بعض الکمل علی بعض
کما یفیض من روح نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی خواص متابعیہ
ما یفیض بقدر متابعتهم وقوت مناسبتهم انتهی اس عبارت
کو سمجھنا چاہیے کہ نوع ثانی کلام الہی کو شامل اولیاء اللہ اور صالح مومنین کے کیا اور تصریح
فرمائی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے نہیں ہے باقی رہے نوع اول کہ وہ مخصوص انبیا
علیہم السلام کے ہے اور مراد قول عارف مذکور رحمہ وهو القرآن المنزل الخ قرآن اور
امثال اسکی ہیں جیسی توراۃ اور انجیل اور زبور اور مانند اسکی جیسی صحف ابراہیم
و موسی علیہما السلام اور غیر اوسکی جیسی اور صحف انبیاء مرسلین علیہم السلام کے معلوم
ہو جیو کہ وحی کبھی مستعمل ہوتی ہے بمعنی الہام کے خواہ جاگتی ہو یا سوتی اور کبھی
مستعمل ہوتی ہے بیچ اوس معنی کی کہ مخصوص انبیا علیہم السلام کے ہے چنانچہ سابقا

معلوم ہوا الحمد اعلامہ قیصری نے شرح فصوص الحکم میں کہتی بین الفرق
بین الالهام والوحي ان الالهام قد یحصل من الحق تعالی من
غیر واسطة الملك بالوجه الخاص الذی له مع کل موجود والوحی
یحصل بواسطة ولذلك لا یسمی الاحادیث القدسیة بالوحی
والقرآن وان کانت کلام الله تعالی وایضا قد ان الوحی
قد یحصل بشهود الملك وسماع کلامه فهو من الکشف الشهودی
المتضمن للکشف المعنوی والالهام من المعنوی فقط وایضا
الوحی من خواص النبوة المتعلقة بالظاهر والالهام من
خواص الولایة وایضا هو مشروط بالتبلیغ دون الالهام
انتهی جاننا چاہیے کہ یہہ وحی اور الہام جسکا فرق بیان کیا ہے علامہ نے یہہ اصطلاح
صوفیہ کی ہے جیسے ظاہر ہے سی معلوم ہوگا اور یہہ وحی خاص ہے اسی لئے احادیث
قدسیہ کو وحی سے نکال دیا والا یہہ احادیث وحی غیر متلو ہے بالاجماع اور وحی
مطلق شامل ہے الہام کو جیسے قرآن اور تفسیروں سے معلوم ہوتا ہے عارف
کامل شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ تعالی روحہ کتاب عوارف المعارف میں
کہ کتاب معتبر مشہور معروف ہے بیچ شرح اس حدیث معنعن مرفوع کے ما انزل
من القرآن آیة الا ولها ظهر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد
مطلع ولقد نقل عن جعفر الصادق انه قال لقد تجلی الله
تعالی لعباده فی کلامه ولکن لا یبصرون فیکون لکل آیة مطلع
من هذا الوجه فالمجد حد الکلام والمطلع الترقی عنه
الکلام الی الشهود المتکلم وقد نقل عن جعفر الصادق انه

الآخر مغشيا عليه وهو في الصلوة نسئل عن ذلك فقال
مازلت ارد والآية حتى سمعتها من المتكلم بها فالصوفي
لما لاحت له ناحية التوحيد والتي سمعه عند سماع الوعد
والوعيد وقلبه بالتخليص عما سوى الله تعالى صار بين
يدي الله تعالى حاضرا عند السماع شهيدا يرى لسانه او لسان
غيره في التلاوة كشجرة موسى حيث اسمعه منها خطابه
اياه باني انا الله فاذا كان سماعه من الله واستماعه الى الله
صار سمعه بصره وبصره سمعه وعلمه عمله وعمله علمه وبعده
اخره اوله واوله اخره ومعنى ذلك الله تعالى خاطب الذر
بقوله الست بربكم فسمعت النداء على غاية الصفاء ثم لم
يزل الذرات يتقلب في الاصلاب وتنتقل الى الارحام قال
الله تعالى الذي يريك حين تقوم وتقلبك في الساجدين
يعني تقلب ذريتك في اصلاب اهل السجود من ابائك الانبياء
فما زالت تقلب الذرات حتى برزت الى اجسادها فاحتجبت
بالحكمة عن القدرة وبعالم الشهادة عن عالم الغيب و
تراكمت ظلمها بالتقلب في الاطوار فاذا اراد الله تعالى بالعبد
حسن الاستماع بان يصيره صوفيا صافيا لا يزال يرقيه في
رتب التزكية والتجلية حتى يتخلص الى فضاء القدرة ويزال عن
بصيرته النافرة سجف الحكمة فيصير سامعا بالست بربكم
كشفا وعيانا وتحفظه وعرفانه تبيانا وبرهانا وتندرج لها

علم الاحبار فی لوامع الانوار قال بعضہم انا افہم خطاب الست بربکم اشارۃ منہ الی ھذا الحال فاذا تحقق الصوفی بھذا الوصف صار وقتہ سرمدا وشہودہ مویدا وسماعہ منہ الیہ انتہیٰ ودا نیسمع کلام اللہ سبحانہ وتعالی وکلام رسولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام حق السماع او کتب الکواکب الدریۃ فی درج السادات الصوفیۃ جو تالیف حضرت شیخ عالم علامہ شیخ عبدالروف تاج العارفین ابن زین العابدین قاضی القضاۃ شیخ الاسلام الشرف الیحییٰ المناوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی اوسمیں حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کی حال میں یہہ عبارت ہی وقال ای الی یزید اوقفنی ای ربی بین یدیہ وقال یا ابا یزید بای شئی جئتنی قلت بالزھد بالدنیا قال انما مقدار الدنیا عندی جناح بعوضۃ فیم زھدت فقلت الٰھی استغفرک من ذالک جئت بالتوکل الیک تعالیٰ عند ذالک قبلناک وقال اوقفت مع العابدین فلم ارلی معہم قدما فوقفت مع المجاھدین فلم ارلی معہم قدما فوقفت مع المصلین والصائمین فلم ارلی معہم قدما فقلت یا رب کیف الطریق فقال اترک نفسک وقال الی اخرہ اب سنو کہ ایا کان لبشر ان یکلمہ اللہ الایۃ سی ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ سوا انبیا علیہم السلام کے اور بشر سی بھی کلام کرتا ہی گو من وراء حجاب ہو اسی لئی لبشر فرمایا النبی یا الرسول نفرمایا اور تفسیر ینبیادی سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی منتہیٰ اور الہام بھی ہوتا ہے اور سفینۃ حاکم سے ثابت ہوا کہ کلام الٰہی متصف بہ حضرت امام حسین سی ہوا رضی

اللہ تعالی عنہ و من اولادہ الکرام علیہ جو ہوا ہے مناجات مین تہا وہ کلام تو
مکالمہ ہوا شرح مثنوی معنوی سے ثابت ہوا کہ عارف کامل کلام الہی بلا واسطہ سنتا ہے
اور شرح مسلم سے تصنیف واقف اسرار الٰہی ملا نظام الدین قدس اللہ روحہ کی ثابت
ہوا کہ حق تعالی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ و عن مریدیہ حضرت سید عبد الرزاق
قدس سرہ سے کلام فرماتا تہا رسالہ غوثیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز و جل
اور عبد مقبول اوسکی کا یعنی حضرت غوث الاعظم کا ثابت ہوا شرح رسالہ
غوثیہ سے ثابت ہوا کہ اصطلاح صوفیہ مین اوسیکو غوث کہتے ہین کہ جس سے
حق تعالی کلام کرے ہے عارف جامی علیہ الرحمہ کے فرمانے سے ثابت ہوا کہ معانی
مرتبہ یا معبر بعبارات غیر مراد الضبط و التلاوہ اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے
انبیا علیہم السلام کے ساتھہ مخصوص نہین اولیاء کرام کے ساتھہ بہی ایسا کلام
آتا ہی علامہ قیصری کی کلام سے شرح فصوص الحکم مین معلوم ہوا کہ کلام الہی دو
قسم ہے ایک وحی کہ بواسطہ ملک ہوتی ہے اور یہہ وحی کبہی ساتھہ شہود ملک
اور استماع کلام اوسکی سے ہوتی ہے وہ کشف شہودی ہی متضمن کشف معنوی
کو اور وحی مخصوص ہے ساتھہ نبوۃ کی اور شرط ہی ساتھہ تبلیغ کی دوسرا
الہام کہ وہ کبہی حاصل ہوتا ہی بلا واسطہ ملک کے حضرت حق تعالی سے ساتھہ
اوس وجہہ کے جو خاص ہے حضرت حق تعالی کو ساتھہ ہر مخلوق اپنی کے اور الہام
فقط شہود اور کشف معنوی ہوتا ہے بغیر کشف شہودی کے اور مشروط بالتبلیغ
بہی نہین جیسے وحی اور نبوۃ کے ساتھہ ہے مخصوص نہین ہے یہہ جو علامہ
قیصری نے فرمایا ہے جو تطبیق دی جاوے تو یہہ ایۃ ما کان لبشر سے مخالف
نہین ہے اور تفرقہ اور مباینۃ درمیان وحی اور الہام کے جو مذکور ہوئے تو

بیہ اصطلاح صوفیہ کرام ہے تفسیر مظہری سی معلوم ہوکا انت اللہ تعالے اور
قطع نظر اس اصطلاح سے الہام ایک مرتبہ وحی کا ہے جیسی مواہب لدنیہ سے
مذکور ہو کا اور قرآن مجید سے بہی ذکر کرین گے انت اللہ تعالی اور عوارف
معارف سی ثابت ہوا کہ بہت صوفیہ کرام کلام الہی سنتی ہین اور حضرت امام جعفر
صادق رضی اللہ عنہ وعن اولادہ الکرام واحباۂ العظام سے صلوۃ مین مکالمہ
بہی واقع ہوا اور کو اکی درتیہ سے مکالمہ حضرت رب العزۃ عزوجل کا بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز سے ثابت ہوا لی سایرہ ذکر نا تو بنظر اس تحقیق کے کسی مسلمان نے
چہ جائیکہ اہل علم ہو پہر اہل سنت کی مذہب سی دعوی مطلق مکالمہ کو کفر نہین
کہا پہر جو خصوصا من وراء حجاب ہو اسی واسطی محقق دوانی علیہ الرحمہ نے مکالمہ
کو مقید ساتہہ شفاہا کے کرکے مبنی تکفیر کا ٹہیرایا اب سنو شفاہا مصدر ہے شافہہ
کا جیسی قتالا قاتلہ کا تو معنی شافہہ زید وعمرو کی یہہ ہین کہ نزدیک کیا زید نے لب
اپنا عمرو کی لب سے قاموس مین ہی شافہہ ادنی شفتہ من شفتہ حضرت رب العزت
عزوجل شفہ اور لب سے پاک اور منزہ ہین تو معنی کلام شفاہا کی یہہ ہین کہ حق تعالے
ایسی قرب شفاہا سے پہر وہ بہی نہ ایسا جیسی قرب مشافہہ بشر کا بشر سے ہوتا ہے
بلکہ وہ جو لایق اوسکی پاک شان کی ہے جو کلام کرے وہ شفاہی کلام ہو کا یہہ خاص
ہی منصب نبوۃ سید الانبیاء کے علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام * اسکا جو کوئی
ادعوے کرے اوسکو فقہا نی کفر لکہا ہے نہ یہہ کہ دعوے مطلق مکالمہ کا کفر
ہا جیسی اس خناس نے کہا اور پہر حمق اسکا دیکہو کہ مطلق مکالمہ کے دعوے
کو کفر کہا اور شرح عقاید جلالی سے جو عبارت نقل کے سند کی لئے اوسمین شفاہا
کی قید ہے ساتہہ نقل کے اس حماقت کو تو دیکہو اب بہلا اس شیطان رافضی

پوچھو کہ تو حضرت غوث اعظم کا اور سارے اولیا اللہ کا تو معتقد نہین اونکی
جناب سے جو بے ادبی کی تجکو اسکا کچھہ باک نہین پر حضرت امام حضرت جعفر صادق
رضی اللہ عنہ جو اونکی شامل ہوی تو اپنی شیعہ امامیہ کو کیا موںہہ دکھاویگا تو بھلا
یہہ تو اونکی سامنی کچھہ بات بنا لیگا مثلا کہیگا کہ حضرت امام کے بات مجکو معلوم نہتی
یا یہہ کہ یہہ روایت سنیون کی ہے ہمارے یہان کے نہین اور تکفیر کے روایت بھی
سنیوں کی ہے یا کچھہ اور کہدیگا پر اب کلام ہے مہر والون سے کہ ان لوگون
نے خناس کے کلام کے تصدیق کرکے تصحیح کیے اور مہرین لگائین اگر اونکی پاس
ایسا جواب ہے کہ عند اللہ موجب مواخذہ کا نہو تو فبہا وگرنہ یہہ تکفیر کہان تک
پہنچی تو بعد دریافت ہونی حال اس تکفیر کے تجدید ایمان کے چاہیے اور توبہ ترتیب
السر بالسر والتوبۃ العلانیۃ بالعلانیۃ تو واجب ہے کہ اس رسالہ پر تصحیح کرکے مہر لگاوین
اور اگلی مہرون کا عذر لکھ دین نہین تو بدون اسکی توبہ نہوگی بر رسولان بلاغ باشد
دلیل ۲ اب سنو کہ مکالمہ پر عالم ربانی نے مسامرہ کا ساتھہ واو کی عطف کیا مسامرہ مشتق
ہے سمر سے اسکی معنی لغت مین لیل اور حدیث اللیل اور ظلمت لیل کے ہین لیل
عبارت ہے ظل مخروطی ارض سے جو راس مخروط کا فلک زہرہ تک پہنچتا ہے اوسکی اوپر لیل
نہین جیسی فن العباد مین علم ہیئت کی ثابت ہوا اور لیل کو حق تعالی نے فرمایا ہے وجعلنا
اللیل لباسا اور لباس پردہ اور حجاب ہے بدن کا تو لیل ہے ایسی حجاب اور پردہ
ہوتا ہے تو یہہ عطف تفسیر ہے مسامرہ کا اوپر مکالمہ کے دلیل ہے اسکی کہ مراد مکالمہ سے
مکالمہ من وراء حجاب ہے تو بھلا یہہ مکالمہ شفاہی اور کفر کہان سے ہوا اوسکو کسی کفر
کہا ہے واللہ تعالی اعلم بالصواب

نزان وسوسہ یہہ قول موسوس کا نزان مقولہ صدیق کی حال مین لکھا ہے لابد اور ایجا فقط

مثل محافظت انبیا، کہ مسمے بعصمت است فایز می کنند جماعت نی کہا کہ بڑا اختلافی
مسئلہ اہل سنت اور شیعہ مین بحث امامت سے عصمت ہے کہ شیعہ واسطے
بارہ امام کے ثابت کرتے ہین اہل سنت اوسی رد کرتے ہین یہہ بات بر
خاص وعام جانتا ہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہی** کہ محافظت
تین قسم ہے ایک محافظت ذنوب سے ساتھہ امتناع صدور ذنوب کی اسکا
نام عصمت ہے اور خاص انبیا علیہم السلام کے دوسرے محافظت ذنوب سے
ساتھہ امکان صدور ذنوب کے مگر صدور ممکن واقع نہو یہہ خاص ہے صدیقین
کے ساتھہ اور اس ثانی محافظت کو کہہ سکتی ہین کہ یہہ مثل اول کے
ہی یعنی عدم صدور ذنوب کے اور مغایر ہے اول سے کہ اول مین صدور
ممتنع ہی اور ثانی مین ممکن تیسرے محافظت ذنوب سے اکثر عمر کہ اکثر کو حکم
کل کا ہوتا ہی ساتھہ وقوع ذنب کے احیانا استقبال مین جیسی اور صلحا مین سوا
صدیقین کے تو یہہ وسوسہ دفع ہوگیا یہہ وسوسہ تب ہوتا کہ عالم ربانی نے یون
کہا ہوتا کہ لابد اور ابعصمتی مثل انبیا یا مثل عصمت انبیا علیہم السلام فایز می کنند یا ان
کہتے لابد اور بمحافظتی کہ مسمی بعصمت است مثل انبیا علیہم السلام فایز می کنند ہر خاص
وعام یہہ جانتا ہے بہلا اگر ثبوت عصمت کا صدیق مین منظور ہوتا تو ان تینون عبارتون
مین سی ایک عبارت لولتی کو کیا مانع تہا اور قواعد مناظرہ سی کہ در نخ اعتراض
بیان کر دینی مراد کی ہے بہی ہوتا ہی سو ہوگیا جملہ وصفیہ مصدر ساتھہ کاف وصفیہ
کی یعنی یہہ قول کہ مسمی بعصمت است صفت ہے محافظت انبیا کی نہ صفت محافظت کی کہ
خط ہی صدیق کا منشا اس وسوسہ کا یہہ ہی کہ قریب کو چہوڑ کی جو محافظت انبیا
ہے بعید کے جو محافظت ہی صفت ڈالی یہہ نہید موسوس کے ہی شل

+اور سکی اور جہنیون کی ہے **وسوان وسوسہ یہہ قول**
موسوس کا دسوان مقولہ صدیق من وجہہ مقلد انبیا می باشد
و من وجہہ محقق در شرایع پس نور جبلی او بسوی کلیات حقہ منعقدہ در
حظیرۃ القدس کہ برائی تربیت نوع انسان عموما متعین گردیدہ او را رہنمونی
می نماید پس علوم کلیہ او را بدو واسطہ می رسد بوساطت نور جبلی و بوساطت
انبیا علیہم السلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت او را شاگرد انبیا می
تواند گفت وہم استاد انبیا و نیز طریق اخذ ان ہم شعبہ ایست از شعب وحی
انزا در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر می فرماید انتہی ملتقطا جماعت فی کہا کہ
یہہ دعوے ہی نبوت کا اور معنی ختم نبوت کا انکار جب کلیات شریعت اور
حکم احکام ملت ایک معصوم کو بواسطہ نبی کی ایک طریق کی وحی سے حاصل
ہوی نبوت مین کیا باقی رہا شیخ ابن حجر نے فتح مکیہ مین نبی کی تعریف یہی کی
ہے وھو حر ذکر من بنی ادم اوحی الیہ لشرع ولم یومر
بتبلیغہ وان امر فہو رسول ایضا وان لم یکن لہ کتاب ولا نسخ شرع
من قبلہ علی الاشہر انتہی **دفع اس وسوسہ کا یہہ ہے**
کہ اس خناس یوسوس فی صدور الناس نے دیکھا کہ بہت لوگون نے صراط مستقیم
نہین دیکھی اور بہتون کو میسر نہین آئی تو ان سی اللہ رب العالمین کے مقبولون
کے تکفیر کرا کی اونکو کفر مین داخل کیجی چنانچہ یہی غایۃ بغیۃ اور مراد شیطان
کی ہے جیسی ہمنی ذکر کیا کہ غایۃ بغیتہ سلب الایمان والخلود الدائم فی النیران
دیکھو عالم ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد ذکر صدیق ذکی القلب ذکی العقل کے فرمایا ہے
پس فرق ما بین این کرام وانبیاء عظام علیہ الصلوۃ والسلام باقامت مثال

واستیاح حکم وصبوتیۃ الی الامم است الی اخرہ قال یہہ دونو وصف انبیا علیہم الصلوۃ
والسلام مین ہوتی ہین اور صدیقیت مین جو نبی ہنو تو معدوم اور جو نبی بہی ہو
جیسی حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام قال اللہ تعالی فیہ انہ
کان صدیقا نبیا تو انمین یہی یہہ دونو وصف موجود ہوتی ہین پر بجہت نبوتہ
نہ حیث الصدیقیۃ اور پہلا وصف دوسرے کو لازم ہے اس لئی سب علما نے پہلی
وصف کو مفہوم اور تعریف مین نبی سکے داخل کیا ہے اور کہا ہے النبی ھو
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ ما اوحی الیہ جیسی شرح
عقاید جلالی وغیرہ مین ہی اور بعضون نے ما اوحی الیہ الاحکام کہا ہی دونون
کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض صدیق کی نبی بنالی کو اپنے
طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت ایک
معصوم کو بی واسطہ نبی سکے ایک طریق کی وحی سے حاصل ہوئی نبوت مین
کیا باقی رہا ہم کہتی ہین یہہ یعنی بعثہ الی الخلق ای الامۃ لتبلیغ ما اوحی الیہ
الاحکام کہا ہے دونون کا ایک ہی مطلب ہے اور اس خناس نے محض
صدیق کے نبی بنالی کو اپنے طرف سی معصوم ٹہیرا کر کہا جب کلیات شریعت
کی اور حکم احکام ملت ایک معصوم کو بیواسطہ نبی سکے ایک طریق کی وحی سے
حاصل ہوسیے نبوت مین کیا باقی رہا ہم کہتی ہین ای یعنی بعثت الی الخلق ای الامۃ
لتبلیغ ما اوحی الیہ ای لتبلیغ الشرع باقی رہا تو وہ صدیق نبی کہان ہوگیا اور شرع
صرف کلیات سے عبارت نہین بلکہ جزئیات سب ہی اجزا شرع کے ہین بلکہ عمدہ مباحث
شرعکی شخصیات ہین جیسی عقاید مین مباحث ذات اور صفات کی اور مباحث
خاص ساتہہ ذات حضرت نبی علیہ الصلوۃ والسلام سکے اور مباحث حضرت

اوسکی اور نہیون کی سبب وسواس خاص ہر ایک کی جاردن لانا مقرب
مسود و مبارک مماکلت اور صراط کی وامثال ذلک کہ اگر اونکی صدیق کو بڑا علم
نبی کے معلوم ہوتے ہین تو صدیق اول تو مبعوث ہے نہین یہ جائیکہ مبعوث ہو
ساتھ شرع کے تو نبی ہونا صدیق کا کہان سی لازم آیا اور حکمتین احکام ملت کے
تو شرع کا جز او رکن نہین تو اسکو اعتراض مین کیا دخل ہوا یہہ یعنی حکم احکام
ملت مین جو لفظ حکم ہے اوسکو مفرد احکام کا سمجہا ہے اور وہ جمع ہے حکمت کی
جیسی امم جو جمع ہے امت کا دوسرے حکمہ دلیل ہے سلیقہ عبارت فہمی کا یہہ
نہین جو مفرد ہوتا احکام کا تو اوسکو ذکر کرتے اور کہتی اور احکام ملت بلفظ
لفظ اور معنی جیسی ظہور سے معلوم ہوتا ہے اور یہہ قید معصوم ہے کے اسنی اپنے
نزدیک وسوسہ کی ہے اور ہم اوسکی دفع مین ثابت کر آئی ہین کہ صدیقون کو بھی حفاظت
ہوتی ہے مثل محافظت انبیا علیہم السلام نہ عصمت وان دیکھ لیا جاہے بالفرض
اگر صفت عصمت کے صدیق کو ثابت بہی ہوتی جیسی نبی کو ثابت ہی تو بہر عصمت
نبی کے مفہوم مین کسنے معتبر کی ہی غایۃ مافی الباب یہہ کہ نبی کو عصمت لازم ہے لیکن
یہہ لازم نہین کہ جو لازم معرفت بالفتح کو ہو وہ اوسکی مفہوم مین معتبر ہو اور
تعریف مین داخل دیکھو جیسی معجزہ نبی کو لازم ہے اور مفہوم مین اوسکی کسنی
معتبر نہین کیا پہر یہہ ابجد خوان مدرسہ علم اور تحصیل تمام کتب جہل سمجہا ہے
کہ قید بعثت کی سب یا بعض کے نزدیک نبی اور رسول کے مفہوم مین ماخوذ نہین
تو اسیواسطی اپنے مسند کے لئی نبی کے تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل
کی وھو حر ذکر من بنی آدم اوحی الیہ بشرع ولم یومر بتبلیغہ الی احد
اور یہہ سمجہا کہ اسمین قید بعثت کی تو نہین ہی اور صدیق پر موافق تحریر عالم ربانی کے

یہہ تعریف صادق ہی تو فرق دونون مین یعنی نبی اور صدیق مین ذرا اور
فرق جو صراط مستقیم مین ذکر کیا ہی بسبب صدق اس تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ
علیہ کے اوپر صدیق کے کچہہ کام نہ آیا تو ہم اسکی اظہار جہل کے لئی کہتی ہین
کہ اول تو اس تقدیر پر صفت معصوم کے صدیق کے لیئے ذکر کرنی عبث ہوئے
کیونکہ اس تعریف مین قید عصمت کی مذکور نہین دوسرے یہہ بات ہی کہ اس
تعریف مین بہی قید بعثت کی ذکر کیے ہی پر اور لفظ اور اور حرفون سے نہ
بعثت کی حرفون سے مست شراب قہر الٰہی کو ہوش کہان کہ سمجہی قاموس
مین ہی اوحی الیہ بعثہ تو اوحی الیہ یعنی بعث الیہ بصیغہ مجہول ہوا مطلب یہہ
کہ بعث اور اوحی دونو آپس مین مترادف ہین فرق اس قدر ہے کہ مفعول
بہ کو بعث کی ساتہہ بی واسطہ حرف جر کے ذکر کرتے ہین اور اوحی کے ساتہہ الی
کا مجرور کر کے ذکر کرتے ہین مجہول مین بعث باستتار ضمیر اور اوحی الیہ + کہین گے
جیسی **ابن حجر** نے کہا دونون کی معنی ایک ہی ہین تو اوحی الیہ بشرع کے
معنی بعث بشرع کے ہوئے اور یہہ تعریف بہی سنے کی صدیق پر صادق ہوئے
جیسی تعریف جمہور کے اور عصمت ثابت کرنا صدیق مین اور ذکر کرنا تعریف
ابن حجر کا واسطی بے ادبی کرنے کی اس خناس کو مفید نہوا **اب سنو**
کہ موافق تمہید اس خناس کے اس تعریف مین ایک خلل اور ہے ہی کہ ہر فرد
صحابہ پر بلکہ ہر فرد امت پر جو ذکر ہوا تعریف نبی اور رسول کے جو یہہ ہے
صادق ہوتی ہے اس لئی کہ **بیضاوی** مین اوپر سل رسولا فیوحی
باذنہ ما یشاء کی دو معنی لکہی ہین **ایک یہہ** کہ یا بہیجی اللہ رسول یعنی فرشتہ
کو کہ وحی پہنچاوے اللہ کے اذن سے وہ جو چاہے اللہ یعنی جسکی طرف چاہے

وہ فرشتہ وحی پہنچا دیوے تو وہ موحی الیہ جسکی طرف فرشتہ نے وحی پہنچائی ہو انبیا
کی اذن سے سوائی نبی کی اور کوئے نہو گا **و قولہ** کے معنی یہہ کہ یا بھیجے
اللہ رسول یعنی انسان پہر وہ انسان رسول وحی کریے اللہ تعالی کے اذن
سے یعنی پہنچا دیوے وہ جو چاہے اللہ تعالی یعنی پہنچا دے امت کو قرات
موحی الیہ ہو دے نبی الجملہ تو اس امت میں جو ذکر جو ہوا اوسپر یہہ صادق ہوا
کہ وہ ذکر جو ہے اوحی الیہ بشرع یعنی پہنچایا گیا ہے اوسکو شرع یعنی انسان
رسول نے پہنچایا ہے اوسکو شرع تو اس قدر تعریف جو نبی کے ہی اوس امت
پر صادق ہوے اور وہ مامور تبلیغ کا ہے ہی اسلئے کہ فلیبلغ الشاہد الغائب
حدیث صحیح ہے تو وہ تبلیغ شرع کا مامور بہے ہوا تو یہہ سب تعریف رسول کے
ہو گئے اور لا تعد و لا تحصی امت پر صادق ہوے اگر اس تعریف میں اوحی الیہ
تک بشرع معروف کی صیغہ کے ساتہہ کہا ہوتا تو یہہ تعریف سوائے نبی کے اوس
پر صادق ہوتی اور جب صیغہ معروف سے عدول کر کے صیغہ مجہول کا اختیار
کیا تو یہہ نقض عدم مانعیت کا ثابت ہوا جیسے ہمنے ذکر کیا تو موافق تجویز آر
خناس کے ایسی امت پر جو مصداق اس تعریف کا ہے تو اوسمیں اور نبی
میں یا اوسمیں اور رسول میں کیا فرق رہا عالم ربانی کی تکفیر تو صرف بنظر
صدیق کے کئے لئے اب ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں کیا کہیگا اور ہم نے یہاں
بی ادبی کرین نہ وہان اسی سے کہ ہمنے جو معنی اس تعریف کی بیان کئی ہین وہ
نہ صدیق پر ثابت ہین نہ اور امت پر اور جو یہہ خناس صدیق پر یہہ تعریف صادق
کرتا ہے تو یہہ وہ ہمارے معنے نہین سمجہا ہے تو اوسکی فہمید کے موافق یہہ تعریف
سب امت پر جو جزو کروں صادق ہے تو یہہ صاحب تعریف کی حق مین جیسی کہ

بہت بی ادبی کرے نہیں تو عالم ربانی کی طرف سے توبہ کرے اور پہر کہتی ہیں کہ
یہہ تعریف ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے خوب نہیں اوحی الیہ کے معنی سوا بعث
کی اور بہی ہیں اشیر الیہ کتب الیہ ارسل الیہ الہم القی اور یہہ سب معنے لغوی
ہیں تو یہہ لفظ مشترک ہوا اور لفظ مشترک ذکر کرنا بلا قرینہ کے تعریف میں جایز
نہیں کہ فہم کو مخل ہے ہر کوئی نہیں سمجہتا اس لئے یہہ خناس نہ سمجہا اور اللہ
تعالی کے مقبولوں کی اس تعریف پر اعتماد کرکے تکفیر کرے اور گروہ سے قوم
آپ ہلاک ہوا اور اوروں کو بہی ہلاک کیا شاید ابن حجر نے ماخوذ ہونے قید
بعثت کو مفہوم ہونے کے کہ مشہور ہے اس کے شہرہ کو قرینہ تعیین معنی بعثت کا
لفظ اوحی الیہ میں شرع سے ٹہیرایا ہو تو البتہ قرینہ ہو سکتا ہے بظاہر نہیں اسلئے
ہر کوئی نہیں سمجہہ سکتا ہے بخلاف تعریف جمہور اور محققین کے کہ ایہہ صناعت
علم میزان کی بہی ہیں کہ اونکی تعریف خالی اس نقصان سے ہے ہر کوئی سمجہہ
لیتا ہے **قول موسوس کا** اور اس طرح کی دعوے کرنے والوں کو علما نے
کافر کہا ہے قاضی عیاض نے شفا میں لکہا ہے وکذلک من ادعی منہم انہ
یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل
الجنۃ ویاکل من ثمارہا ویعانق الحور العین فہولاء کلہم
کفار مکذبون للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بعد شفا میں یہہ عبارت
ہے لانہ اخبر علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
الی الناس کافۃ انتہی اس عبارت کو موسوس نے چہوڑ دیا **جواب**
اسکا یہہ ہے کہ مراد موسوس کے اس قول کے سے کہ اس طرح کے

دعوا کرنیوالیکو علما نے کافر کہا ہے کیا ب یا یہہ ہے کہ جو کوئی یہ
دعوے کرے کہ مجکو کلیات شریعت کی اور حکم احکام ملت کی بی واسطے
نبی کی ایک طریق کے وحی سے حاصل ہوتے ہین یا اور کوئی یہہ مضمون
کیسکی حق مین کہی اور منبر سے یا یہہ ہے کہ کوئی دعوا کرے کہ مجکو
ایک طرح سے یا اور کوئی کیسکی حق مین کہے کہ اوسکو ایک قسم کے وحی ہوتی
ہی لیکن اول مراد نہین ہوسکتی اس لیئے کہ اول تو وہ پہلی کہچکا ہے اور تیز
اسکو استیصال یہہ ایسے کردیا ہے دوسرے وجہ اوس اول کے مراد نہونی
کی یہہ ہے کہ دلیل جو اوسنے شفا کی عبارت ذکر کی ہے وہ دلیل اول کے
نہین ہوسکتی اسلئے کہ عبارت منقولہ شفا مین صرف ذکر دعوے وحی کا
ہی تو اس سے ثابت ہوا کہ مراد اوسکی دوسرا احتمال ہے نہ پہلا **دفع**
وسوسہ کا موقوف ہے اوپر ذکر کرنے اقسام وحی کے اور بیان کرنے عدم
اختصاص مطلق وحی کے ساتھہ نبوت کی **مواہب لدنیہ** مین ہے
الکمل الله تعالی ذمن الوحی مراتب عدیدة **احدها** الرؤیا الصادقة
الثانیة ما یلقیه الملک فی روعه وقلبه من غیران یراه **الثالثة** کان یتمثل
له الملک رجلا فیخاطبه حتی یعی عنه ما یقول له فقد کان یاتیه فی صورة دحیة الکلبی
الرابعة کان یاتیه مثل صلصلة الجرس **الخامسة** ان یری الملک فی
صورته التی خلق علیها له ستمائة جناح فیوحی الیه ما یشاء ان یوحی **السادسة**
ما اوحاه الله تعالی الیه وهو فوق السموات من فرض الصلوة وغیرها **السابعة**
کلام الله منه الیه بلا واسطة کما کلم موسی وقد زاد بعضهم مرتبة ثامنة وهی تکلیم الله تعالی
کفاحا بغیر حجاب وزاد ایضا کلامه تعالی له فی المنام ثم مرتبه اقرے وہی العلم الذی

يلقيه الله تعالى في قلبه و على لسانه على الاجتهاد في الاحكام
وذكر الحكيم الوحي كان هاية على ستة وعشرين نوعا انتهى با
الاختصار وحذف الفوايد اور اسى طرح سے بى مدارج مين اب سنو ہم
كہتے ہين كہ جميع مراتب اور ہر مرتبہ وحى كا خاص نہين ہے ساتھ انبيا عليہم
السلام كے قران مجيد مين ہى **واوحى ربك الى النحل** الهمها و
قذف في قلبها بيضاوى ومظہر ہے وغيرهما اور قران
مجيد مين ہى **واوحينا الى ام موسى** با لہام آور دیا بیضاوی اور مظہرے
مین ہی ہی یو خابذبنت لاوی ابن یعقوب علیہم السلام كذا ذكر البغوى ہے اجمعوا
على انه ليس بوحي نبوة وان النبي لا يكون الا رجلا قال قتادة
قذف في قلبها وهو الالهام في اصطلاح التصوف ومن
جنسه المقام الصادق الموجب لليقين واطمينان القلب و
هو ايضا من قبيل الالهام وهذه الاية تدل على ان الالهام
ايضا من اسباب العلم وان كان علما ظنيا والمعتبر الهام
القلوب الزاكية والنفوس المطمئنة والفرق بين الوسوسة
والالهام بحصول الاطمينان انتهى اور مجمع البحار مين ہى اوحى
الى الحواريين امرتهم اوحى لها الهمها فاوحى اليهم اوحى
وقيل كتب بيده على الارض ليوحون الى اوليائهم يلقون في
قلوبهم تو دیکھو ان نصوص قطعی كتاب الله سے ثابت ہوا كہ كوئی مرتبہ ہر آپ
وحی ہی اور آدمی مین سوائی انبیا علیہم السلام کے بلکہ بعض حیوانات مین بلکہ
بعض جمادات مین پایا گیا اور وہ الہام ہے اور منام اور اوسکی تعبیر خیر

قرآن مجید مین وحی ہے تو اب کوئی کہے کہ الہام یا منام کو تب وحی کہیں سکیے
کہ وہ الہام یا منام نبی علیہ السلام کو ہو اسلئی کہ اللہ تعالی نے وہ جو غیر نبی
مین ہیے ہو تو اوسکو بہی وحی فرمایا اب سنو احادیث نبوی جمع الجوامع
مین ہی لم یبق من مبشرات النبوۃ الا الرویا الصالحۃ یراھا
المسلم او تری لہ ق عن ابی الطفیل عن حذیفۃ لم یبق من
النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرویا الصالحۃ
ح عن ابی ھریرۃ لم یبق بعدی من المبشرات الا الرویا الصالحۃ
یراھا الرجل او تری لہ ھب عن عائشۃ رویا صادقہ اور صالحہ
کو کہ دونون سے مراد ایک ہے ہی نزدیک محدثین کے اول مرتبہ اور الہام
کو یعنی القا فی القلب کو دوسرا مرتبہ وحی کا مواہب لدنیہ مین کتنی مین لکہا
ہی تفسیر جلالین مین یون ہی واذ قلتم وقد خرجتم مع موسی علیہ
السلام لتعتذروا الی اللہ من عبادۃ العجل وسمعتم کلامہ لغیر
مظہرے مین یون ہی واذ قلتم حین امر اللہ موسی ان یاتیہ فی ناس
من بنی اسرائل معتذرین الیہ من عبادۃ العجل فاختار سبعین رجلا
من خیارھم وقال لھم صوموا وتطھروا وطھروا ثیابکم ففعلوا
فخرج بھم الی طور سینا فقالوا لہ اطلب لنا نسمع کلام ربنا فلما دنی
موسی الجبل وقع علیھم عمود الغمام وتغشی الجبل کلہ فدخل
فی الغمام وقال لھم ادنوا ودخلوا الغمام وخروا سجدا وکان موسی
اذا کلمہ ربہ وقع علی وجھہ نور ساطع لا یستطیع احد ان ینظر
الیہ فضرب دونھم الحجاب یسمعونہ وھو یکلم یامرہ وینھاہ

و

واسمعهم الله انی انا الله لا اله الا انا وتكلمة اخرجتكم من
ارض مصر بيد شديدة فاعبدونی ولا تعبدوا غيری فلما
فرغ موسى وانكشف الغمام قالوا يموسى الآية بچنين است در ديگر تفاسير
معتبره پس کاه موسے علیہم السلام کے اصحاب نے کلام حق تعالی کا سنا اور باوجود
اسکی کہ خیار بنی اسرائیل کے تہے تو بہی انکار کیا اور یہہ امت مرحومہ کہ خیر
الامم ہے خیار اونکی کہ کبہے اونسی ایسی گستاخی عمل میں نہین آئے اگر کلام
الہی سنین تو بعید نہین چہ جائیکہ ممتنع ہو چنانچہ تفسیر بیضاوی مین اور سفینہ
حاکم اور شرح مثنوی اور شرح مسلم تصنیف واقف اسرار الہی ملا نظام الدین
قدس سرہ اور رسالہ غوثیہ اور شرح رسالہ غوثیہ اور کتاب الکواکب الدریۃ فی
درج السادات الصوفیہ اور شرح فصوص الحکم تصنیف علامہ قیصری اور عوارف
المعارف سی بہ تفصیل تمام دفع تزین وسوسہ مین اور مواہب لدنیہ سابقا مذکور
ہو چکا یہانتک یہہ مقدمات دفع وسوسہ موسوس کے تہے اب بہ تفصیل
اور توضیح دفعہ اس وسوسہ کا سنو عالم ربانی نے کہان فرمایا ہی کہ صدیق کو وحی
ہوتی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ طریق اخذ ان ہم شعبہ است از شعبہ وحی اس عبارت
کی معنی یہہ ہین کہ جیسی وحی سے علم حاصل ہوتا ہی طریق اخذ صدیق مین بہی
ایسا ہی ہوتا ہی کہ جس سے علم حاصل ہوتا ہی تو گویا وحی ہی کانہ الوحی نہ یہہ
کہ حقیقت مین وحی ہے اور عین وحی ہے تاکہ عبارت شفا کی بر تقدیر صحت وعدم
خطا دلیل ہو تکفیر کے اب سنو حضرت افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہی الحیاء شعبۃ من الایمان الشباب شعبۃ من الجنون اسکی معنی محدثین
کے نزدیک یہہ ہین کہ حیا مانع ہوتی ہے معصیت سے جیسی ایمان تو گویا حیا ایمان ہی جیسے

اور جنون مانع نہیں ہوتا ہے ارتکاب گناہ سے جوانی ہے بسبب غلبہ قوائے شہوانیہ
اور غضبانیہ کے موردے ہوتی ہے طرف قلت عقل کے تو اس لئے تشبیہ
مانع نہیں ہو سکتی دیسے تو گویا شباب جنون ہے نہ یہہ کہ حیاء علین ایمان
ہے اور شباب عین جنون مجمع البحارین ہے حدیث الحیاء شعبۃ من
الایمان ای طائفۃ من کل شی والمستحیی منقطع عن المعصیۃ بحیاۂ و
ان لم یکن لہ تقیۃ فکانہ ایمان یتنعہا نہما والشباب شعبۃ من
الجنون لانہ قد یسرع الی قلۃ العقل لما فیہ من کثرۃ المیل الی
الشہوات والاقدام علی المضار انتہی یعنی فالشباب کالجنون
پہر کہتی ہیں ہم کہ جو کوئے کہی کہ شعبہ ہر شی کا عین اوس شئے کا ہوتا ہے تو
یہہ مستلزم کفر کو ہوتا ہے بیان لازمہ کا یہہ ہے الشباب شعبۃ من الجنون
حدیث میں ثابت ہوا تو یہہ اگر علین جنون ہو تو کسی شباب پر تا وقت شباب کوئی
گناہ مکتوب اور ثابت نہو بسبب حدیث رفع القلم عن ثلث کہ او سپر اجماع تمام
امت کی بھی ہے اور یہہ کفر ہے بالاجماع اور بالنصوص القطعیہ اور بھی یہہ
لازم آیا کہ عقل اور بلوغ تکلیف شرعی کے لئے کافی نہو اور یہہ بہی کفر صریح
ہے بالاجماع القطعی والنصوص کذلک اور اوپر تقدیر تنزل اور تسلیم کے کہ ینہ
عبارت مذکورہ عالم ربانی کے یہہ ہون کہ طریق اخذان ہم وحی ہمت کلام سے دلیل
ہیں اور پوچہتی ہیں ہم قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک شخص نے بغیر اسکے
کہ دعوے کرے نبوت کا یہہ کہا کہ مجکو ایک طریق کے وحی ہوتی ہے اور وہ
شخص کہے کہ مراد میرے وحی سے الہام ہے یا منام یا سماع کلام حضرت
ملک العلام عز و جل من وراء حجاب مبہت سے نہ کلام شفاہی کہ وہ خاص ہے منصب

سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جیسی شرح عقاید مین ہے اور یہ ہو
ملک کہ وہ خاص ہے نبوت کی ساتھہ جیسی یہہ ہے مذکور ہوا اور حال اونکا
بہی قرینہ صدق کا ہو مثلا وہ شخص بایزید بسطامی ہون جیسی کو اکب دریہ مین ذکر ہوا
یا حضرت امام جعفر ہون رضی اللہ تعالی عنہ وعن آبائہ الکرام یا اور عارف کامل
کہ کلام ازیشے وہ سنی ہو جیسی عوارف مین مذکور ہوا یا وہ صدیق اکبر
ہون رضے اللہ تعالے عنہ جیسی شرح مثنوی مین فصوص سے منقول ہوا یا
حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ وعن اتباعہ جیسی رسالہ غوثیہ سے
مذکور ہوا یا مثل شاہ عبد الرزاق کی قدس سرہ جیسی شرح مسلم سے مذکور ہوا یا
اور کاملین اس امت مرحومہ کے مانند ان بزرگون کی یا قریب اور مانی اونکی
کہ حدیث مین آیا ہے مثل امتی کمثل الغیث لا یدری اولہ خیر ام آخرہ جیسی
جیسی حضرت امام مہدی ہونگی مثل اور ان کاملین کی ہدایت اور ارشاد پر لاکہون
آدمی گواہی دین اور پہر یہہ مقبول درگاہ الہی سندین کہین کہ حق تعالی نے
وحی کرے والدہ حضرت موسی علیہ السلام کو اور نحل کو جیسی قران مجید مین
مذکور ہے اور وحی کی معنی اور ہے ہین جیسی صحیح البحار اور قاموس اور
مواہب لدنیہ سے مذکور ہوئے اور وہ وحی جو خاص ہے انبیا علیہم السلام کے
جیسی شرح نصوص اور شرح عقاید سے معلوم ہوا وہ ہمارے مراد نہین اور حال
بہی ان مقبولون کا اسپر قرینہ ہے کہ اونکو اجتناب صغایر سے بہی ہے
چہ جائیکہ کبایر اور نعوذ باللہ کہ ایسون کو محفوظ کہتی ہین اور قطع نظر
بیان مراد اور قرینہ سے اگر ایک مسئلہ مین بہت وجوہ کفر کے ہون اور ایک وجہ
اسلام کے ہو تو ہے واجب ہے مفتی کو کہ فتوے اسلام کا دی نہ کفر کا جیسی بحر الرائق

مین ہی عبارت بحر الرائق کے یہ ہے وفی الخلاصۃ وغیرہا اذا کان فی مسئلۃ وجوہ
توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی
یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم اور حدیث مین ہے من قال لمومن یا
کافر فقد باء بہ تو تم ایسی بڑے محدث اور وہ بڑے فقیہہ ہو کر تمنی کس طرح
حکم کفر کا کر دیا اور اس ہمارے کلام مین تو تصدیق اللہ اور اللہ کے رسول کے ہے
جیسی قران مین مذکور ہے تمنی تکذیب کس طرح کہدیے تمنی دلیل تکذیب کے یون
کہی ہے کلانہ اخبر علیہ والہ الصلوۃ والسلام انہ خاتم النبیین
ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ خاتم النبیین وانہ ارسل
للناس کافۃ تو اس دلیل سے تکذیب ثابت ہوتی جو دعوا نبوت کا ہے ہوتا اور
تمنی نفی دعوے نبوۃ کے کرتے ہی اور کہا ہے وان لم یدع النبوۃ تو اس دلیل
سے تم کچھ ثابت نکلا اگر کوئی کہی کہ دعوے وحی کا مستلزم ہے دعوے نبوۃ کو
تو ہم کہتی ہین کہ مطلق وحی کو مستلزم نبوۃ کہنا یہہ خود کفر ہی اور تکذیب کلام
الہی اسلئی کہ ملزوم یا مساوی ہے یا خاص ہوتا ہی اور لازم مساوی ہے یا عام تو تمہارے
کلام سے ثابت ہوا کہ وحی عام نہین ہے نبوۃ سی حالانکہ قران سے عموم ثابت ہوا
ہے کیونکہ ام موسی علیہ السلام مین اور نحل مین وحی پائی گئی بغیر نبوۃ کی اگر
کوئی کہی کہ وحی کا تو اس نبوۃ سے ہوتا ہے تمنی علامہ قیصری سی آپ نقل کیا
ہی تو دعوے وحی کا مستلزم دعوے نبوۃ اور تکذیب اور تکفیر کا کیون نہو گا
جواب اسکا یہہ ہی کہ مواہب لدنیہ مین مراتب وحی کے آٹھہ تو بلکہ چھیالیس ذکر
کئی ہین اور بعض اونکی جیسی الہام یا منام یا کلام متحقق ہو تو اس نبوۃ سے نہین
بلکہ اولیاء کرام امت مین سے ہوتے ہین جیسی مکرر مذکور ہوا اور وہ جو علامہ

بعوہ

تعبیرے لی ذکر کیا ہے وہ وحی خاص ہے اور موافق اصطلاح صوفیہ کرام کے یہ
کہ وحی اولیا اللہ کو الہام کہتے ہیں اور وحی انبیا علیہم السلام کو وحی کرکے
تعبیر کرتے ہیں تاکہ نافہم لوگ وہم فاسد کو پیدا نکریں تو مجرد دعوے وحی کا جو
بالفرض والتقدیر اگر کسی سے پایا جاوے وہ محمول اوپر مراتب غیر مختصہ نبوت
کی ہو کا کفر کیونکر ہو کا نظیر اسکی یہہ ہے کہ لفظ رسول کا عرف شرعین بمعنی
انسان بعثہ اللہ تعالی الی الخلق لتبلیغ الاحکام الشرعیہ ہے اور فقہا قاطبۃ لفظ رسول
کو بمعنی فرستادہ ذکر کرتے ہین اور مقابلہ مین وکیل کے اور احکام مختلف ان
دونون کی ذکر کرتے ہین اور کوئے تکفیر العیاذ باللہ فقہا کی نہین کرتا ہے +
حاصل یہہ ہی کہ سماع کلام آلہی اور مکالمہ حضرت رب العزۃ کا عز وجل بتبعیت
انبیا علیہم السلام کے خواص امت مین بہے پایا گیا ہے اور وحی کا دعوے اپنے
یا اور کے واسطے اول تو کسی نے یہان نہین کیا بالفرض اگر کیا ہے ہوتا تو
بنظر اقسام ثلثہ مذکورہ کے تکذیب حضرت شارع کے اور کفر لازم نہین آتا العیاذ
باللہ تعالی اور جو کوئے بسبب مغلوب ہونی اپنے کی شیطان علدو سے ایسی مقام
پر اپنی زبان ناپاک سے تکفیر کرے اولیاء اللہ کے تو اوسکی حق مین خوف ہے
حضرت عظیم کا دیکھو قاضی عیاض صاحب نے باوجود اس علو مرتبہ کے علم حدیث
اور فقہ مین بسبب اسکی کہ علماء ظاہریہ سے تہے علوم باطنہ سے حظ نرکہتے تہے
بلکہ منکر تہے علماء علوم باطن کے اور گستاخی کرتے تہے کیسی مضرت اس انکار اور
گستاخی کے پائی سنو کو **اکب در یہ فی درج السادات الصوفیہ**

مین بیچ حال محمد بن محمد الطوسی الامام حجۃ الاسلام الغزالی کے لکہا ہے قالوا ولما

افتی القاضی عیاض باحراق کتاب احیاء العلوم للغزالی فدعا علیہ فمات

وقت الدعوة فی حمام نجاة وقیل بامر المهدی یقتلہ
الحمام بعد ان ادعی علیہ اصل بلدہ وزعموا انہ یھودی لانہ
کان لا یخرج یوم السبت لکونہ کان یصنف الکتاب الشعام کما ذکرہ
فی کتاب لواقح الانوار واخبر الیافعی عن ابن الملیق عن یاقوت
القرشی عن ابی العباس المرسی عن ابی الحسن الشاذلی ان الشیخ
ابن حازم خرج علی اصحابہ ومعہ کتاب فقال اتعرفونہ قالوا
ھذا الاحیاء وکان الشیخ المذکور یطعن فی الغزالی وینہی عن
قراءۃ الاحیاء فکشف لھم المذکور عن جسمہ فاذا ھو مضروب
بالسیاط فقال اتانی الغزالی فی النوم ودعانی الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما وقفنا بین یدیہ فقال یا رسول اللہ
ھذا یزعم انی اقول علیک مالم تقل فامر بضربی فضربت وقال
العارف ابن عربی عن نفسہ انہ کان یقرء کتاب الاحیاء
فی المسجد الحرام تجاہ القبلۃ الشریفۃ وقال العارف الشاذلی و
رایت المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام باھا بالغزالی موسی
وعیسی علیہما السلام وقال ھل فی امتکما مثلہ قالا لا واخرج لہ
الموسی بالصدیقیۃ العظمی قال ونقل الیافعی عن بعض العلماء
الاکابر والعلماء الجامعین بین علم الظاھر والباطن انہ قال
لو کان نبی بعد النبی لکان الغزالی ابہجی تو اور برا دیت تا ئی اکی موت
کی دفن انکا مقابر میں ہوا ہو کانہ مقابر مسلمین میں تو مومنین سکے دعا سے جو
وقت زیارت قبور ہوتی ہے اوس سے محروم رہے ہو نگی العیاذ باللہ تعالی ہمارے

انکی آخرت اللہ تعالی نیک کرے **قول موسوس کا** اور تاویل کیے تقدیر یہہ ہے
قایل ایسا ہی جیسے رافضی وغیرہ **جواب اسکا یہہ ہی** کہ جو تاویل کو متعین نہیں
کیا تو معلوم ہوا کہ نفس تاویل موجب رقص وغیرہ کی ہے اور یہہ محض غلط ہی اسلئی
کہ مادل عبارت ہی مشترک ہی جو مترجح ہوں بعضی معنی اوسکی بالرای تشنیع کی
یہہ عبارت ہی ثمہ المشترك ان ترجح بعض معانیہ بالرای لیسمی ماولا
تو دیکھو امام اعظم صاحب ثلثہ قروا کی تاویل کرتے ہیں تین حیض کرکے اور امام
شافعی صاحب تین طہر کیے اور دونوں امام ہیں اہل سنت کے **قول موسوس**
کا تمام ہوے گفتگو جماعت کی قایل کے مقولات پر **جواب اسکا یہہ ہی**
کہ یہی تمام ہوا بیان تحقیق اس جماعت حمقا کا بتفصیل تمام و توضیح ما لا کلام اگر زہر
قہر الہی سے بدمست نہیں ہوا اور الو کا گوشت کہا کر اگر الو نہیں بن گیا تو ہمارے
سب کلام کا جواب دیکر اپنا سب کلام صحیح کردی نہیں تو یا تایب ہو جیسی بہر پانی
میں ڈوب مرے **قول موسوس کا** اب سایل سوال کرتا ہی علماء دیندار دین
سی کہ موافق مذہب اہل سنت اور جماعت کی دسوں باتیں قایل کے باطل اور
قایل اور جو اوسکو حق پر سمجھی اہل سنت سی خارج ہیں مانند شیعہ اور معتزلہ اور
خارجیہ کے جیسا کہ جماعت نی کہا یا نہیں اگر ہیں تو اونکی پیچھی نماز اور اونسی
مناکحت وغیرہ کا کیا حکم ہے **جواب** دسوں باتیں قایل کی باطل ہیں مخالف
حق کے اور قایل ان مقولات کا اور جو ان مقولات کو حق سمجھی سب خارج ہیں
اہل سنت سی اور جماعت نی جو کہا ہی حق اور صواب ہے اور نماز میں اقتدا اور
مناکحت وغیرہا اونسی مثل اقتدا اور مناکحت وغیرہا ساتھ رافضی اور خارجی اور
معتزلہ وغیرہم کے اہل ہوا اور بدعت سے ہے واللہ تعالے اعلم بالصواب

خاتمہ حال مقولات عالم ربانی کا اور اوسپر جو گفتگو جماعت حقانی کی ہوئی ہے سب مذکور ان اوراق مین ہے اوس سے حال اون سوال جواب کا واضح ہو جاتا ہے اب یہان ایک لطیفہ غیبی ہے اوسکو سنا چاہیے عالم ربانی نے اپنی مالک حضرت عزوجل کے رضا ہوئے مین تا مقدور اعتصام کتاب اور سنت مین اور تاسی اور پیروی مین حضرت سید المرسلین کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعی بلیغ کیے اور فروگذاشت نکیا یہان تک کہ اپنا وطن اور آبرو اور مال اور جان اوس مالک جل وعلا کے راہ مین صرف کیا پر ایک تشبہ بہ تبعیت اور تاسی اور پیروی کہ اوسکی حصول مین اپنا اختیار نہ تہا اوکی بعد شہادت کی اونکے اتباع اور محبین مین اللہ تعالی نے اپنی فضل سے وہ شرف اور سعادت اعدا کے ہاتہ سے اونکی نصیب کے جیسی حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو بہائیون کے ہاتہ کس کمال کو پہنچایا ہے عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد خمیر مایہ دوکان شیشہ گر سنگ ست تا یہہ عبارت مدارج کے ہی جو ہم نقل کرتے ہین وہ لطیفہ غیبی ظاہر ہوتا ہے عبارت مدارج کے یہہ ہی وصل و در سال ششم چون دیدند قریش عزت وقوۃ دین اسلام را با سلام حمزہ وعمر وہجرت صحابہ بجبشہ وفشو اسلام در قبایل نایرہ حسد وعداوت ایشان بلند شد و در مقام قتل وہلاک آن حضرت ایستادند ولیکن چون آن حضرت در حمایت وکفایت ابو طالب بودند نتوانستند اظہار آن ضمن ونقاد دل کردہ پس نزد ابو طالب آمدند وگفتند برادر زادہ خود را با ما بسپار یا جنگ را آمادہ باش یا بکو او را کہ از سب وشتم آلہہ ما باز بایستد ابو طالب آنحضرت را طلبید وگفت قوم تو آمدہ بودند واین چنین گفتند اکنون بر نفس خود بہ بخشای کہ جنگ ایشان در طاقت من وتونیست سید عالم صلی اللہ

علیه وسلم گفت ای عم تو خیال کرده که من در حمایت تو اینکار میکنم این پروردگار
مرا بست مرا پروردگار من امر کرده است باینکار تا این مهم بآخر نرسد دست ازین کار بر
نمیدارم واز پای ننشینم اگر مرا تقویت کنی و بمن موافقت نمائی سعادت تست والا
عون ربانی وتائید آسمانی مرا بس است این بگفت واز مجلس برخاست ابوطالب
را از سخنان آنحضرت رقتی وهمتی پیدا آمد گفت تو بکار خود مشغول باش برب
کعبه تا من زنده باشم نتوانند که بر تو دست یابند وشعری درین باب گفته که
مضمونش این است بخدا سوگند هرگز نمی توانند بسوی تو دید بجمع خود تا من در
زیر خاک دفن کرده نشوم آشکارا کن وظاهر کن تو کار خود را وهیچ اندیشه مکن و
خوش باش خنک باد چشم تو بدان پس ابوطالب بنو هاشم را جمع کرد وبنو مطلب
نیز با ایشان اتفاق کردند همه بحکم عصبیت اگرچه کافر بودند بعادت جاهلیت در شعب
خود آنحضرت را درآوردند الا ابولهب اگرچه از بنی هاشم بود نه درآمد وموافقت نکرد
وسایر قریش در میان خود اتفاق کردند وعهد بستند که با بنی هاشم وبنی مطلب
مناکحت ومبایعت ومخالطت ومصاحبت ومکالمت ننمایند وقطع رحم نمودند وطلعًا
که دران زمین هیچ چیز نفع گیرند واهل اسواق را بر داشتند که هیچ چیز بدست ایشان
نفروشند وگاهی که در موسم حج بیرون می آمدند واز مردم اطراف چیزی می
خریدند ازان نیز منع میکردند وخود بهای گران می خریدند ودرین باب عهدنامه
نوشتند ومهر کردند ودر خانه کعبه بیاویختند که صلح نشود در میان ایشان مگر قتل
محمد صلی الله علیه وسلم وگویند آنکه نوشت این نامه را دست او شل شد ولنعم ما قال
شعر یار کو دوست شود جمله جهان دشمن باد ✦ بخت کو پشت مده روی زمین لشکر
گیر ✦ یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو

بوده الکا قصه وقت واین واقعه در هلال محرم بود سال هفتم از نبوة وسه سالی
هم برین منوال گذشت وچون ضیق وعسرت از حد گذشت جماعتی از قریش که قرابت
نزدیک با بنی هاشم وبنی مطلب داشتند شفقت ورقت دامن گیر حال ایشان شد
حق تعالی در دل ایشان انداخت که نقض آن عهد کنند وآن صحیفه
قاطعه ظالمه را پاره کنند وبعد از وقوع نزاع وخصومت میان قریش اتفاق
بران افتاد که صحیفه را حاضر ساختند ابو طالب گفت مرا اخبار کرده که حق تعالی
ارضه را برین صحیفه برگماشته تا عبارت ظلم وجور وقطیعت را ازان خورده
ونام خدا ورسول را گذاشته اگر وی درین اخبار کاذب برآید با وی هر چه
خواهید بکنید واگر صادق باشد همین بس که از مضمون این صحیفه درگذرید
پس صحیفه را گشادند همچنان بود که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده بود قریش
شرمنده شدند وسرها در پیش افگندند وبا وجود آن ابو جهل وتابعان او ابا
کردند که نقض عهدنامه نکنند ابو طالب با یاران خود در میان استار کعبه درآمد
ودعا کرد اللهم انصرنا علی من ظلمنا وقطع ارحامنا واستحل ما یحرم علینا وشیب
بازگشتند وان جماعه که در نقض عهدنامه سعی داشتند غالب آمدند وسلاح پوشیدند
وبشعب درآمدند وبنو هاشم وبنو مطلب را بیرون آوردند تا در منازل خویش قرار
گرفتند ومخالفان هیچ نتوانستند گفت واین صورت در سال دهم واقع شد
انتهی ازینی شرف اور سعادت اونکی جنکو نسبت تھی حضرت سید المرسلین سے
حاصل ہوئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوراہ وادی شقاوت اور بدبختی اونکی
جنکو متابعت اور پیروی ابو لہب اور ابو جہل اور تابعین سے نصیب ہوئی نعوذ
باللہ تعالی یا ارحم الراحمین اپنی کفار مکہ سے کہ نادر بود کفر سے اونکی دلسی منفور

بائی

اپنے حبیب کا صلی اللہ علیہ وسلم اور بنے ہاشم اور بنے مطلب کا دور کرکے
اونکی دلمین برہم ڈالا کہ اونہون سینے اپنے تئین اس شقاوت سے بچایا یہہ کلمہ کو
بسبب حسد اور بغض کے اونہون سینے یہہ گناہ کیا اونکی دلمین سے بچا یہہ بغض دور
کرکے اونکو نہ یہہ بغضب کردہ اور ہار سے اونکی عاقبت بخیر فرماؤ اور یہہ بات یہہ سنا
چاہیے کہ یہہ عاجز گنہ کار اپنے تئین موافق مسئلہ علم اخلاق کے کسے سے
بہتر نہین جانتا جو مسلمان کہ آپ سے عمر مین چھوٹا ہے اوسکو کہتا ہے کہ
اسکی گناہ مجھسی کم ہونگی اور جو بڑا ہو تو اوسکی عبادت مجھسی زیادہ ہونگے
اور جو برابر ہے تو کہتا ہے کہ تیرا حال گناہون کا مجکو یقینی معلوم ہے اور
اوسکا حال مشکوک تو پہر مجھسی اچھا ہوا اور جو قطعی برے لوگ ہین تو یہہ
عاجز کہتا ہے کہ برا ہے اونکی بسبب نافرمانی حق تعالے کی ہوئی ہے تو تو بڑا ہے
نافرمانیان کرتا ہے اگر مجکو تیرا مالک عز وجل بخشش دیے تو تو بہہ ایسا ہو جائیگا
تو تو کسی سے اچھا اپنے تئین سمجان باوجود ان سب باتون کے پہر بغض کفار
اور عصاۃ سے اور اونکو ضرب اور تادیب واسطے نہی منکر کے یہہ بہی مستلزم
اونکی کمی اور اپنے بڑائے کو نہین اسکی نظیر یون ہے جیسی اتالیق اور معلم
شاہزادہ کا بادشاہ کے حکم سے اوسکو مارتا ہے اور کلام سخت کہتا ہے
پر یہہ جانتا ہے کہ یہہ بادشاہ کی حکم سے ہے مین اس سے بہتر نہین ہون تو یہہ
کلام درشت جو اس عاجز گنہ گار نے اس معترض کو پر لکھہ کہا ہے تو یہہ صرف بسبب
ضرورت ہی الضرورات تبیح المحظورات وہ ضرورت یہہ ہی کہ عوام پر اوہام غالب ہو
ہین عقل اونکی مغلوب وہم کے ہوتے ہی غایب کو قیاس اوپر حاضر کہیں کرکے حکم غلط
کرتے ہین تو بعضے اہل علم جو کسی عالم حقانی پر اپنے نافہمی یا حسد سے اعتراض

غلط کرتے ہین تو عالم حقانی کو برا ہے کہتی ہین تو عوام جانتے ہین کہ معترض ادہر
عالم سے علم مین زیادہ ہے جیسے کوئی کسی حاضر کو جو سخت کہے اور وہ باوجود قدرت
کے اوسکو جواب نہ دے تو جانتے ہین عوام کہ یہہ حاضر اس متکلم سے مغلوب
اور رتبہ مین کم ہے اور اگر جواب دیدے تو یہہ وہم نہین ہوتا تو اسی لئے
ہمنی باوجود جوابات دیدینے کی معترض کو ہے کلام سخت کہا جواب مین اوسکی
کلام سخت کے اگر اوسنی سوالات اس طرح سے کئی ہوتے جیسے طلبا یا اہل علم
واسطے اظہار حق کے سوالات کرتے ہین تو ہم اوسکی سب سوالات حل کر دیتے
اور ہرگز کلام سخت نکرتے هذا اخر ما اردنا ایراده فی دفع الوساوس

والشکوک فلیتفق الطالب للرحمة هذه
الفکوک ثم اقول استغفر الله من جمیع ما
کره الله والحمد لله والصلوة والسلام
علی رسول الله وآله وصحبه
هذا عبد الله تمت
بالخیر فقط

خاتمة الطبع یہہ چند سطرین بطریق تنبیہ اور اطلاع کے خدمت مین مسلمانو
مین دار کے کہ فریب اور دغا مین نہ آجاوین اس دجال براونی نامعقول الفضل رسول کی کہ لکھے
جاتی ہین کہ یہہ پہلے بڑودہ مین جاکر حکیم کاظم علیخان کے پاس کہ وہانکی سردار کا پیشکار تھا
اوسکا ہم مشرب یعنی رافضی بن کر زر خطیر حاصل کیا اور اسی طرح شرف الدولہ جکو تا ہم

لکھنو کے پا نو داب کر مطلب اپنا کہ کھینچنا زر کا تھا عمل مین لایا یعنی کئی سو روپیہ لیکے یہہ دونو
وصف اوسکی زبانی اون لوگون کی جو اوسوقت بڑودی اور لکھنو مین موجود تھے معلوم
ہوے اور دلالی عملہای صدر اکبر آباد کے مشہور ہے کہ اسی سبز قدم کے کندا پن سے پیشکار
اور وکلا صدر کے تباہ ہوے یعنی اکثر عملون نے اسی کے معرفت رشوت لی تہے مراد
آباد کے حاکم انگریز نے بہت تدبیر سے مقدمہ کا حال نہین معلوم ہوا آخر کو اسی دجال
سیرت کو بلا کر اپنے یہان دم دیکر مقدمہ کو پوچہا اور کہا ہمکو بڑا کام دین گے اس مقدمہ
سے ہمکو اطلاع کرو تب طمع دنیا سے اوسنے سب عملون کے رشوت گیرے ظاہر کیے
اب غور کیا چاہیے کہ یہہ شیطان مردود آپہی واسطہ بن کر سبکو رشوت دلوائی پہر
آپ نے اوس رشوت کو ظاہر کر کے سب سے بری ہوگیا مطابق اس آیہ کریمہ کے کمثل
الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک انی
اخاف الله رب العالمین پہر جب سب عملون کو تباہ کیا کم کو سے اوسکی طرف اپنے
عزت کی ڈر سے رخ کرتا تہا ناچار سه فحجہ چون پیر شود پیشہ کند دلالی ✤ اس عقرب سیرت
نے شہر شاہجہان آباد مین جاکر شیوہ رفض لعن طعن بزرگان دین کا وہان کی امیرون کے
دربار کا تحفہ ٹہیرایا اور بہت سی سادہ لوحون کو اپنی فریب کے جال مین کہینچا چنانچہ
بوارق کتاب اپنی مین جناب حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی سے پدر جناب مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب کو اور شاہ صاحب ممدوح کو خارجی لکہا ہے جو چاہے اوسکی کتاب بوارق مین دیکہی اور
حقیقت مین رافضی ہے تقیہ کرتے کے خاندان سنی نامدار عالی تبار کو خارجی کہتا ہے کہ لوگ خوام الشے
بیزار ہوجادین اور یہہ دوسرا عبد الله بن سبا ہی کہ مکر اور فریب سے محبت اہل بیت کی خلفا راشدین
کو اور جو اوسکی پیرو ہین برا کہنا شروع کیا اور اندنون ایک استفتا چند سوال و جواب بناکر کہہ اقبال
پرداز کی کہ سب لوگون سے فریب دیکر مہرین کرائین اور طبارارت ان لوگون کی مین جعل کیا کہ

کم وبیشی کرکے اوسکو چھپوایا اور یہ بات ثقہ لوگوں سے معلوم ہوئے اور نیز یہ ایک نسخہ
محمد مظہر خلف الصدق شاہ احمد سعید صاحب کے ہیں اور اسمیں جسکو شک وشبہ ہو اونسے
جاکر تحقیق کرے اور زیادہ تر اسکی بیدینی اور خبث باطن کا حال ساکنان سیوان او
بداؤں کے لوگوں سے خوب معلوم ہوتا ہے الغرض یہاں تو مسلمانوں اس سے حذر کرتے رہو کہ یہ
رافضی ہے اور سنی کے شکل بناکر اپنی فریب مین لاتا ہے اور موجب اس حدیث کی الدین
النصیحۃ تم سبکو مینے آگاہ کردیا آگے تم جانو تمہارا کام واسطے خدا کی ہمنے تمکو اطلاع کردی
اللہ تعالی سب مسلمانوں کو ایسے شیطان کے مکر اور فریب سے پناہ دے آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی محمد سید المرسلین وآلہ
واصحابہ اجمعین سنہ ۱۲[illegible] ہجری مقدسہ علی صاحبہا چھپ کر طیار ہوا

جدول شناخت صفحات وساوس